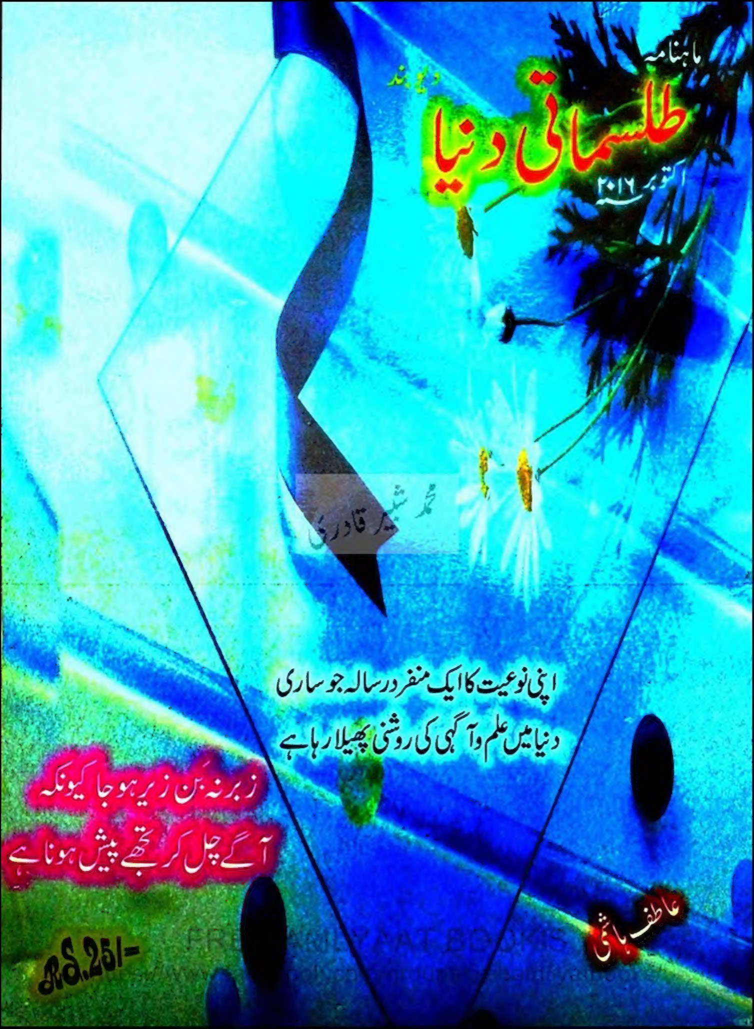
ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دنیا
اکتوبر ۲۰۱۶
محمد شبیر قادری
اپنی نوعیت کا ایک منفرد رسالہ جو ساری
دنیا میں علم وآگہی کی روشنی پھیلا رہا ہے
زبر نہ بن زیر ہو جا کیونکہ
آگے چل کر تجھے پیش ہونا ہے
عاطف ہاشمی
RS.25/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۱۰
اکتوبر ۲۰۱۶ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی ملکیت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جزکو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

https://www.facebook.com/groups/amliyatbooks/

کیا اور کہاں

- ایک التجا ایک گذارش ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
- اسم اعظم ۱۱
- ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ۱۳
- روحانی ڈاک ۱۷
- عکسِ سلیمانی ۲۳
- باب الجفر ۳۰
- اسلام الف سے ی تک ۳۱
- دنیا کے عجائب و غرائب ۳۴
- بچے اور ستارے ۳۷
- پراسرار مخلوقات ۳۹
- ذخیرۂ عملیات ۵۱
- اس ماہ کی شخصیت ۵۵
- ہمزاد النور ۵۹
- اللہ کے نیک بندے ۶۳
- ملک کہاں جا رہا ہے؟ ۶۷
- اذانِ بت کدہ ۶۹
- چالیس کا عدد ۷۴
- انسان اور شیطان کی کشمکش ۷۷
- سورۂ غاشیہ سے خادم جن کی حاضری کا عمل ۸۱
- خبرنامہ ۸۲

FREE AMLYAAT BOOK'S

☆☆☆

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

اداریہ

بقلم خاص

ایک التجا۔ ایک گذارش

ماہنامہ طلسماتی دنیا گذشتہ بائیس (۲۲) سالوں سے مسلم معاشرے میں اپنی روشنی پھیلا رہا ہے۔ گمراہی اور ضلالت کے اندھیروں میں یہ ایک روشن چراغ کی مانند ہے۔ جہاں جہاں اس کے اُجالے بکھرتے گئے وہاں وہاں گمراہی، جہالت اور دین اسلام سے لاپرواہی کی تاریکیاں چھٹ گئی ہیں۔ بظاہر یہ رسالہ روحانی عملیات کا رسالہ ہے لیکن درحقیقت یہ رسالہ بھٹکے ہوئے بندوں کو اپنے خدا سے ملوانے میں اہم رول ادا کر رہا ہے۔

کتنے ہی لوگ جو کفر، شرک اور ارتداد کے قریب پہنچ گئے تھے وہ اس رسالے کا مطالعہ کرکے دینِ اسلام سے نزدیک ہوگئے ہیں۔ بلکہ ان میں روحانی طور پر غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

لاریب یہ رسالہ دعوتِ دین وحق کا ایک ترجمان بن چکا ہے، اس رسالہ کا مسلسل مطالعہ کرنے کی برکت سے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی اصلاح ہوئی ہے بلکہ بے شمار ہندو بھائی بھی اس رسالے کو پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے ہیں۔ کتنے ہی غیر مسلمین نے اس رسالے سے استفادہ کرنے کے لئے اردو زبان سیکھی ہے۔ اس رسالے کی مدد کرنے کا مطلب ہے کہ آپ حق وباطل کی کشمکش میں حق کی سرپرستی کر رہے ہیں اور دعوت دین اسلام کو بڑھاوا دینے کی جدوجہد میں مصروف ہے اور اردو نوازی کا حق بھی ادا کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے التجا کر رہے ہیں کہ اس چراغ کے اُجالے دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے برائے تعاون اپنا ہاتھ بڑھائیں اور اس چراغ کو آندھیوں کی زد میں نہ آنے دیں۔ ہمیں آپ کا تعاون درکار ہے۔ تعاون کی مختلف شکلیں ہوسکتی ہیں۔ صرف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔ لائف ممبری، ایک دو سال کا چندہ، مہذب قسم کے اشتہارات کی فراہمی، حلقۂ احباب میں طلسماتی دنیا کو پھیلانے اور اپنے دوستوں کو ہمارے ایجنٹوں سے خرید کر طلسماتی دنیا ہدیۃً پیش کرنے کی جدوجہد، جگہ جگہ اس کے ایجنٹوں کا قیام اور اگر اللہ نے آپ کو وسعت دی ہے اور آپ حق وصداقت کے اس ترجمان کی مدد کرنے کے اہل ہیں تو جو بھی ممکن ہو اس کی مدد کرکے ثواب دارین کے حق دار بنیں، طلسماتی دنیا کا اکاؤنٹ نمبر کو یاد رکھیں۔

TILISMATI DUNYA — **AC. NO. 019105000253**

BRANCH : SAHARANPUR — **IFSC CODE : ICIC0000191**

مختلف پھولوں

اقوالِ زریں

☆لوگوں سے دعا کی التماس کرنے سے بہتر ہے کہ انسان خود ایسا ہو جائے لوگوں کے دل سے خود بخود اس کے لئے دعائیں نکلیں۔

☆اگر مفلسی وغربت مجھے کسی شکل یا وجود میں نظر آئے تو ہر کفر وباطل سے پہلے میں اسے قتل کروں گا کیوں کہ افلاس وغربت ہی وہ چیز ہے جو انسان کو سب سے زیادہ کفر کی طرف لے کر جاتی ہے۔

☆گفتگو سے سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے لیکن تنہائی وہ مدرسہ ہے جہاں پر عظیم ذہین بنتے ہیں۔

☆اگر کسی کا بننا چاہتے ہو تو پوری حقیقت سے اس کے بن جاؤ۔

☆اپنی ذات میں ایسی حقیقت پیدا کرلو کہ دوسرے حقیقت میں تمہارے بن جائیں۔

☆عقل مند ہمیشہ غم وفکر میں مبتلا رہتا ہے۔

☆آدمی کے چہرے کا حسن خدا تعالیٰ کی عمدہ عنایت ہے۔

☆خاموشی عالم کا زیور ہے اور جاہل کی جہالت کا پردہ۔

☆دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ ہے۔

☆لوگ بیماری کے خوف سے غذا پہلے چھوڑ دیتے ہیں مگر عذاب الٰہی کے خوف سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

☆دنیا کی سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

☆انسان کے لئے کتنا برا ہے کہ باطن بیمار اور ظاہر حسین ہو۔

☆علم دولت سے بہتر ہے تم دولت کی حفاظت کرتے ہو اور علم تمہاری حفاظت کرتا ہے علم حاکم دولت محکوم، دولت خرچ ہونے سے کم ہوتی ہے اور علم بڑھتا ہے۔

☆آزادی کی حفاظت نہ کرنے والا غلامی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

☆دن کو رزق کی تلاش کرو اور رات کو اسے تلاش کرو جو رزق دیتا ہے۔

☆لمبی (دنیوی) امیدوں سے پرہیز کرو کیوں کہ یہ (عمل) دیگر نعمتوں کو تمہاری نظر میں حقیر بنادے گا اور تم ناشکری کروگے۔

☆جب تم پر رزق کی تنگ دستی آجائے اور معاش کا کوئی ذریعہ نہ نکلے تو (اللہ کی راہ میں) صدقہ دے کر اللہ تعالیٰ سے تجارت کرو۔

☆رحمت کے زیادہ مستحق یہ تین شخص ہیں (۱) وہ عالم جس پر جاہل کا حکم چلے (۲) وہ شریف جس پر کمینہ حاکم ہو (۳) وہ نیکوکار جس پر کوئی بدکار مسلط ہو۔

☆احمق کی عقل اس کی زبان کے پیچھے اور عقل مند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔

☆دوسروں کو عزت سے دیکھوگے تو خود ان کی نظروں میں معزز بن جاؤگے۔

☆جو شاگرد اپنے استاد کی سختیاں نہیں جھیلتا اسے زمانہ کی سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔

☆سچائی دنیا میں سب سے قیمتی شئے ہے۔

☆خوشی صرف ایک دفعہ آکر دروازہ کھٹکھٹاتی ہے مگر مصیبت دن اور رات میں کئی مرتبہ تم پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔

☆جب تک انسان علم حاصل کرتا رہتا ہے وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے یہ خیال آجائے کہ اب میں علم سیکھ چکا ہوں وہ جاہل تصور کیا جاتا ہے۔

محمد شبیر قادری
FREEAMLIYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

روشنی ہی روشنی

☆اگر تم وہ دیکھتے ہو جسے روشنی ظاہر کرتی ہے اور وہی سنتے ہو جس کا اقرار آواز کرتی ہے تو دراصل نہ تو تم دیکھتے ہو اور نہ ہی سنتے ہو۔

☆اندھیرا کتنا ہی کیوں نہ ہو، روشنی کی ایک کرن اسے ختم کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

☆دانش مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ تفصیل پر اختصار کو ترجیح دی جائے، تفصیل ہمیشہ صبر آزما ہوتی ہے۔

☆ایک انسان وہی کچھ ہے جو وہ تمام دن سوچتا ہے اس لئے آپ وہ نہیں جو آپ سمجھتے ہیں بلکہ وہ ہیں جو سوچتے ہیں۔

☆ضرورت واحد چیز ہے جو قانون نہیں دیکھتی۔

☆مشکل ایسا عذر ہے جسے تاریخ کبھی تسلیم نہیں کرتی ہے۔

☆اچھے ثمرات محنت سے حاصل ہوتے ہیں، قسمت سے نہیں۔

☆دعائیں اس وقت کارگر ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ جدوجہد کی جائے۔

☆خواہ کچھ بھی ہو مصیبت کے دن گزر ہی جاتے ہیں۔ اگر یہ نہیں گزرتے تو آخر انسان خود ہی گزر جاتا ہے۔

☆ایک گھر میں پیدا ہونے والے ایک دسترخوان پر کھانے والے ایک ذائقہ اور ایک جیسی فطرت نہیں رکھتے۔

☆انسان شکل سے صرف جانا جاتا ہے، پہچانا کبھی نہیں جاتا۔

☆جو تمہارے چہرے سے تمہاری خواہش پڑھ لے تم سمجھ لے کہ وہ تمہارا سچا دوست ہے۔

☆جو شکل دیکھتے رہتے ہیں عقل پر ان کی نظر نہیں جاتی۔

☆جو عقل دیکھ لیتے ہیں ان کو شکل دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆عقل مند دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں جب کہ بیوقوف اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں۔

☆لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت، تعلیم کا مقصد علم حاصل کرنا نہیں بلکہ عمل کی قوت بیدار کرنا ہے۔

☆قلت عقل کا اندازہ کثرت کلام سے ہوتا ہے۔

☆جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

☆جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے، علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

☆جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔

☆بعض اوقات اللہ کا بندے کی درخواست کو قبول نہ کرنا بندے پر شفقت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆دین کی اصل عقل، عقل کی اصل علم اور علم کی اصل صبر ہے لہٰذا صبر کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوڑو۔

دل سے نکلے ہیں الفاظ

☆رشتے کا تقاضہ اس بات میں نہیں کہ کوئی تمہیں مکمل کردے لیکن کوئی تو ایسا ہونا چاہئے جس کے ساتھ تم اپنے ادھورے پن کو بانٹ سکو۔

☆کسی کے برا کہہ دینے سے نہ ہم برے ہوجاتے ہیں نہ وہ اچھے، ہر شخص اپنی زبان سے اپنا ظرف دکھاتا ہے نہ کہ دوسرے کا عکس۔

☆انسان تب سمجھ دار نہیں ہوتا جب وہ بڑی بڑی باتیں کرنے لگے بلکہ تب سمجھ دار ہوتا ہے جب وہ چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھنے لگے۔

FREE AMLIYAAT BOOK'S
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

انمول موتی

☆ انسان محبت صرف ایک بار کرتا ہے اور باقی محبتیں اس کو بھلانے کے لئے کرتا ہے۔

☆ محبت اور نفرت اگر حد سے بڑھ جائیں تو جنون کی حد میں داخل ہوجاتی ہے۔

☆ ہم خیال لوگ ہم سفر ہوتو زندگی آسان ہوجاتی ہے۔

☆ خوب صورتی چند دن کی حکومت ہے۔

☆ اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ بتاؤ زندگی کیا ہے؟ ہتھیلی پر ذرا سی خاک رکھنا اور اڑا دینا۔

اچھی باتیں

☆ اگر غلط فہمیاں دور نہ کی جائیں تو وہ نفرتوں میں بدل جاتی ہیں۔

☆ اہمیت دکھ کی نہیں بلکہ دکھ دینے والی کی ہوتی ہے، دور بھاگیے ایسے دوستوں سے جو کھیل ہی کھیل میں زندگی سے کھیل جاتے ہیں۔

☆ کسی ایک انسان کو متاع کل سمجھنا زندگی برباد کرنے کے مترادف ہے کیوں کہ توحید کی صفت صرف اللہ کے لئے ہے۔

☆ ایسا ادب جو صرف برائیوں کے بارے میں باتیں کرے، اس ماں کی مانند ہے جو اپنے بچوں کو ادب نہ سکھائے اور صرف اس کے بارے میں بولتی رہے۔

☆ جذبات انسانی میں سب سے زیادہ کارآمد جذبہ امید ہے۔

کڑوا سچ

☆ انسان ماں کے پیٹ سے برائی نہیں سیکھ کر آتا بلکہ اس کے اردگرد بسنے والے لوگ اور اس کے حالات ہی اسے برا بنادیتے ہیں۔

☆ اگر ہم کسی شخص سے صرف اس لئے تعلق ترک کرتے ہیں کہ وہ برے کام کرتا ہے تو اس کے آدھے گناہوں کے ذمہ دار ہم ہوتے ہیں کیوں کہ ہم نے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش نہیں کی۔

ذرا غور کیجئے

☆ ہم اندھیرے سے ڈرنے والے بچے کو بہ آسانی درگزر کرسکتے ہیں لیکن زندگی کا حقیقی المیہ یہ ہے کہ لوگ روشنی سے ڈرتے ہیں۔

☆ اپنی خوشی کے لئے دوسروں کی مسرت کو خاک میں نہ ملاؤ۔

☆ مجھے بتاؤ کہ تمہارے دوست کون ہیں میں تمہیں بتاؤں گا تم کون ہو۔

☆ انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔

زندگی کے رہنما اصول

بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوجائیں۔

☆ خونی رشتوں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ اس شخص پر دوزخ حرام ہے جو نرم مزاج اور نرم خو ہو۔

☆ دولت مت جمع کرو، کفن میں جیب نہیں ہوتی۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

احساس

☆ کائنات کی سب سے مہنگی چیز ''احساس'' ہے جو دنیا کے ہر انسان کے پاس نہیں ہوتی۔

عشق و محبت

☆ عشق جب پتلا ہوتا ہے تو خامیاں گاڑھی ہوجاتی ہیں۔

☆ عشق کا اہل آدمی کے دل کا بہلاوا ہے۔

☆ محبت کبھی مطالبہ نہیں کرتی، وہ تو ہمیشہ دیتی ہے نہ کبھی جھنجلاتی ہے نہ انتقام لیتی ہے۔

☆ سزا دینے کا حق صرف اسے ہے جو سزا دینے والے سے محبت کرتا ہے۔

☆ نفرت شیطان کا حصہ ہے، معافی انسان کا وصف ہے اور محبت فرشتوں کا۔

☆ محبت میٹھا زہر ہے۔

☆ محبت نہ ملے تو انسان جی لیتا ہے لیکن جسے وہ محبت سمجھتا ہے اگر وہی شخص آپ کا مان نہ رکھے تو انسان ایسے بکھرتا ہے کہ پھر ریزے بھی نہیں ملتے۔

FREE AMLIYAAT BO
https://www.facebo

☆ محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔

☆ محبت کبھی بے سبب نہیں ہوتی، کبھی اس کا سبب انسان کی کوئی خواہش ہوتی ہے، کبھی کسی پر ترس کھا کر محبت کی جاتی ہے اور کبھی انسان محبت کی طلب میں محبت کرتا ہے۔

☆ محبت دل اور جسم چاہتی ہے جب کہ عشق بس روح۔

کھٹے میٹھے ٹوٹکے

☆ اگر آپ کا وزن زیادہ ہے اور لوگ آپ پر ہنستے ہیں نیز آپ پتلا ہونا چاہتی ہیں تو نیوز چینل باقاعدگی سے دیکھیں، امید ہے وزن کم ہوگا۔

☆ اگر آپ کو خوشگوار خواب نظر نہیں آتے اور ڈر لگتا ہے تو سونے سے پہلے آئینہ ضرور دیکھیں، کبھی ڈر نہیں لگے گا۔

☆ اگر آپ میٹھے خواب دیکھنا چاہتی ہیں تو سونے سے پہلے آنکھوں میں چینی ڈال لیا کریں اس سے آپ کو میٹھے خواب نظر آئیں گے۔

☆ اگر آپ کے شوہر گھر سے زیادہ تر باہر رہتے ہیں بلکہ اکثر راتوں کو بھی غائب ہو جاتے ہیں تو فکر نہ کریں، اپنے آپ کو خوش رکھیں اور ہر وقت خوب بن سنور کر تیار رہیں، شوہر گھبرا کر گھر پر رہنا شروع کردیں گے۔

☆ اگر آپ کھانا بناتے ہوئے اکثر جلا دیتی ہیں اور گھر والوں کے طعنے سننے پڑتے ہیں تو گھبرائیں نہیں، جلے ہوئے سالن کو برنال لگا کر پیش کریں اس طرح گھر والوں کی جلن بھی ختم ہوگی اور سالن کی بھی۔

خیال میرا خوشبو سا

☆ کمزور انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا، معاف کرنا مضبوط لوگوں کی صفت ہے۔

☆ گناہوں کی بدبو کی وجہ سے ہماری دعائیں مردہ ہو جاتی ہیں۔

☆ تم اچھا کرو اور زمانہ تم کو برا سمجھے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے بجائے اس کے کہ تم برا کرو اور زمانہ تم کو اچھا سمجھے۔

چند نصیحتیں

☆ تمہارا چال چلن اس بات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ تم کس چیز کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔

☆ عمدہ چیز کا حاصل کرنا خوبی نہیں بلکہ اس کو عمدہ طریقے سے استعمال کرنا خوبی ہے۔

☆ عقل مند کے سامنے زبان کو، حاکم کے سامنے آنکھ کو اور بزرگوں کے سامنے دل کو قابو میں رکھنا چاہئے۔

☆ حقیقی خوبصورتی کا سرچشمہ دل ہے اور اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھ کچھ کام نہیں دیتی۔

☆ دولت اس کی ہے جو اسے کھاتا ہے اس کی نہیں جو اسے کماتا ہے۔

منتخب اشعار

روز ہی بھول جاتے ہو تم ہمیں
ہم تمہارے دوست ہیں کوئی سبق تو نہیں

☆

بدن سے روح جاتی ہے تو بچھتی ہے صرف ماتم
مگر کردار مرجائے تو کیوں ماتم نہیں ہوتا

☆

وہ بے رخی سے دیکھتے ہیں دیکھتے تو ہیں
میں خوش نصیب ہوں کہ کسی کی نظر میں ہوں

☆

تصویر شاہکار تھی لاکھوں میں بک گئی
جس میں بغیر روٹی کے بچہ اُداس تھا

☆

بوند گری تو آنکھوں میں آنسو بھی آگئے
بارش کا اس کی یاد سے رشتہ ضرور تھا

☆

مزہ برسات کا چاہو تو ان کی آنکھوں میں آبیٹھو
وہ برسوں میں نہیں برسے یہ برسوں سے برستی ہیں

☆

یوں در پردہ رقیبوں سے گلے شکوے نہیں اچھے
تمہیں جو بھی شکایت تھی ہمارے روبرو کرتے

FREE AMLYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔

ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554　فون نمبر 09897916786

FREE AMLIYAAT BOOK'S
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر:۵

اسم اعظم

حسن الہاشمی

تقدیر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) تقدیر مبرم (۲) تقدیر معلق۔

تقدیر مبرم جو نہ ٹلنے والی ہو جیسے موت، یا رزق انسان کو ایسے ڈھونڈتا ہے جیسے موت، دوسری تقدیر معلق جیسے آپ حضرات میں یا آپ بہ ذات خود جتنے عامل کامل جفار ہیں سب تقدیر معلق کے لئے کام کرتے ہیں، آپ صرف دعا کریں گے۔ دعا کے معنی ہیں پکارنا، کیوں کہ دعا عبادت کا مغز ہے، کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا جیسے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سب سے عاجز شخص وہ ہے جو دعا نہ کر سکے جیسے ایک بچہ رو رو کر ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ امیر کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہو گے آخر ایک دن کھل کر رہے گا۔ اللہ خود فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو عاجزی خلوص دل ودماغ صاف ہو، ادارہ قوی ہو، مانگنے کا ڈھنگ ہو جو بھی ارادہ ہو جائز نیک حلال کے لئے ہو، الحاح وزاری سے دعا کرو، محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم اعظم رب پاک کے اسماء الحسنیٰ کائنات کے شہنشاہوں کے وسیلہ سے چہاردہ معصومین، امام زمانہ علیہ السلام کے وسیلہ سے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ امام زمانہ حجت خدا کے وسیلہ سے مانگو ہمارے بارہویں آقا امام زمانہ موجود ہیں، کائنات ایک منٹ بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ امام زمانہ کا واسطہ دینا دعا کی قبولیت کے لئے شرط ہے، ان کے وسیلہ سے کچھ مل جائے تو وہ مقام فکر کی ادنیٰ منزل پر فیض ہو جاتا ہے۔ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ حرف الف سے شروع ہو اور کسی بھی حرف میں نقطہ نہ ہو ایسا لفظ صرف اور صرف اللہ ہی ہے جیسے (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) یہ اسم اعظم ہے۔

اسم اعظم: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آپ کو اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں جو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھا۔(لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) حضرت خضر علیہ السلام نے عالم خواب میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا یہ اسم اعظم ہے۔(یَاھُوَ یَامَنْ لَّا ھُوَ) لَیْلَۃُ الْحَرِیْر کی آپ رضی اللہ عنہ کے لبوں پر یہ اسم اعظم جاری تھا۔

حضرت امام خمینی علیہ الرحمہ کا بھی یہی فرمان ہے میرا خود آزمودہ ہے۔ ابوالائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو آپ (کٓھٰیٰعٓصٓ یَا حٰمٓ عٓسٓقٓ) ورد کا کثرت سے تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔(کٓھٰیٰعٓصٓ) اسم اعظم ہے۔

اسم اعظم عمل مصطفائی

پیغمبر اعظم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسم اعظم باری تعالیٰ یہ ہے۔ کسی بھی اہم حاجت کے لئے بعد نماز فجر یا عشاء کے بعد پڑھیں، یہ نہایت ہی مجرب ہے۔

(۱) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. (سورۂ آیت الکرسی)

(۲) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا رَیْبَ فِیْہِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا. (سورۂ نساء)

(۳) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (سورۂ طٰہٰ)

(۴) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (سورۂ نمل)

(۵) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (سورۂ تغابن) ۱۱ مرتبہ درود شریف، ۱۱ مرتبہ آیت تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ. ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جتنی بھی اہم حاجت ہو ۴۱ دن عمل کریں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ ۱۲ روپے کسی سادات غریب عورت کو صدقہ دیں۔

اسم اعظم (یا علی)

یہ بھی ایک اسم اعظم ہے، اپنے نام کے عدد کے مطابق یا اللہ کے

FREE AMLYAAT BOOK'S
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

اس نام کو ایک ہزار مرتبہ پکارے یا دن رات میں ایک ہی وقت میں بارہ ہزار مرتبہ پکارا جائے تو جو بھی حاجت مشروع رکھتا ہو انشاء اللہ پوری ہوگی۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اکسیر اعظم سریع الاثر

جناب حضرت آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ہے، عجیب اثرات کی حامل ہے، کسی بھی اہم ترین حاجت کے لئے نہایت ہی مجرب اور پرتاثیر ہے، بعد از نماز عشاء ورد جاری رکھیں، اس دعا اسم اعظم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الطَّاھِرُ الْمُطَھِّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا کَذَا.

یہاں بجائے کذا کذا کے اپنی حاجت اور آخر میں درود شریف پڑھیں۔

اسمائے اعظم

یہ اسمائے اعظم مختلف پیغمبروں اور مختلف ائمہ طاہرین و معصومین وامہات المؤمنین سے منسوب ہیں۔ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے وظیفہ جاری رکھیں جو بھی حاجت طلب کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

(۱) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اسم اعظم ہے، روزانہ ۷۸۶ مرتبہ حاجت کے لئے پڑھیں۔

(۲) اَللّٰھُمَّ فَاِنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا اَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْکَبِیْرِ.

(۴) یَا فَارِجَ الْھَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا ھُوَ فِی الْعَھْدِ وَیَا حَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ.

(۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا زوجہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا اَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا اُعْطِیْتُ بِہٖ وَاَحْیَیْتُ وَاِذَا اَسْئَلُکَ بِہٖ اَعْطَیْتُ فَاِنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ وَالْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

(۶) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ یہ بہت ہی مجرب ہے اور پرتاثیر ہے۔ کسی بھی حاجت کے لئے اپنا ورد رکھیں، دنیا میں انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَذَاالْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ وَذُوالْعِزِّ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. ☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ

ہاشمی روحانی مرکز

کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

FREE AMLIYAAT BOOK'S

قسط نمبر:۵

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

معصیت سے بچنے کے لئے اللہ کی یاد

میرے بندو! تم معصیت سے بچنے کے لئے وقت مجھے یاد کرنا، معصیت سے بچانے کے لئے میں تمہیں یاد کروں گا۔ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھئے اپنے گھر سے چلے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا اور جب کنوئیں میں ڈالا تو پھر کنوئیں سے نکالا گیا اس کے بعد ان کو چند کھوٹے سکوں کے عوض بیچا گیا۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ. یہاں ایک عجیب علمی نکتہ ہے، تفاسیر میں لکھا ہے، فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کا حسن بے مثال ہے، ضرب المثل ہے، مثال ہے دنیا میں اور یہ مادر زاد تھا یہ ماں کے پیٹ سے ملا تھا تو جب ماں کے پیٹ سے یہ حسن ملا اور اس وقت بھی حسین تھے تو قیمت کتنی لگ رہی ہے۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ. چند کھوٹے سکے ہوتی ہے، عبرت ہے حسن کے پیچھے مرنے والوں کے لئے جو چند کھوٹے سکوں کی متاع کے پیچھے بھاگے پھر رہے ہیں۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ. لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا کیا۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهُ وَاسْتَوٰى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ.

اور پھر ان پر امتحان آیا اللہ نے کامیاب فرمایا، بالآخران کو جیل میں جانا پڑا، پھر اللہ تعالیٰ نے جیل سے نکالا، تختے سے اٹھایا اور ان کو تخت عطا فرما دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے معصیت سے بچنے کے وقت میں اللہ کو یاد کیا اور بچ گئے۔ پروردگار نے بچالیا، پردیس ہے، کوئی اپنا نہیں رشتہ دار نہیں، کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جوان کا خون کا رشتہ دار ہو لیکن اس پردیس میں جہاں بندہ بے سہارا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جیل سے ان کو اٹھاتے ہیں اور پورے کے پورے ملک کا ان کو والی بنادیتے ہیں تو فرمایا کہ تم معصیت سے بچنے کے لئے مجھے یاد کرو گے تو میں معصیت کے وقت میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور فرمایا کہ میرے بندو! تم راحت کے وقت میں مجھے یاد کرو گے میں پروردگار رحمت کے وقت میں تمہیں یاد کروں گا۔

ایک اور واقعہ

بنی اسرائیل کی ایک عورت کا واقعہ ہے، وہ اپنے بچے کو لے کر جارہی تھی ایک بھیڑیا آیا اور بھیڑیئے نے جو اس پر حملہ کیا تو بچہ نیچے گر گیا، بھیڑیئے نے بچے کو اٹھالیا اور بھاگا، جب ماں نے دیکھا کہ یہ بچے کو لے جارہا ہے تو ماں کے دل سے آہ نکلی اب وہ کیا دیکھتی ہے کہ ایک نوجوان سوار سامنے سے آیا، بھیڑیئے نے جب اس کو آتا ہوا دیکھا تو وہ گھبرا گیا اور بچہ اس کے منہ سے نیچے گر گیا اس نوجوان نے بچے کو اٹھالیا اور آکر ماں کو دیدیا تو وہ بڑی خوش ہوئی کہنے لگی تو کون ہے جس نے میرے بچے کی حفاظت کی اور مجھے بچے سے ملادیا، وہ کہنے لگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں، ایک مرتبہ تو گھر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی ایک فقیر نے تیرے دروازے پر آکر اللہ کے نام پر مانگا تھا تیرے گھر میں اور کھانا نہیں تھا تو نے اپنی روٹی اٹھا کر اس کو دیدی تھی چونکہ تم نے اپنے منہ کا نوالہ نکال کر سائل کو عطا کردیا تھا، اللہ نے بھیڑیئے کے منہ کا نوالہ نکال کر تمہیں واپس عطا فرمادیا۔

تم راحت میں مجھے یاد کرو گے میں پروردگار رحمت کے وقت میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ کے سامنے معذرت

فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ. اس کا ایک معنی یہ بھی بنے گا، او میرے بندو! تم معذرت کے ساتھ مجھے یاد کرو گے میں پروردگار مغفرت کے ساتھ تمہیں یاد کروں گا۔ چنانچہ جب انسان اللہ سے معافی مانگتا ہے پروردگار پھر اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت یونس علیہ

FREE HMSTAAT BOOK'S
https://www.facebook.com/groups/...

الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ میں ہیں، انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کی آواز سنی پوچھا اے اللہ! یہ کیسی آواز ہے؟ فرمایا کہ اے میرے پیارے یونس علیہ السلام یہ سمندر کی تہہ کی کنکریاں ہیں جو ہماری تسبیح پڑھ رہی ہیں، لا الٰہ الا اللہ کہہ رہی ہیں، ادھر یونس علیہ السلام کے دل میں اور اللہ کی طرف رجوع ہوا، انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. اب جب انہوں نے یہ پڑھنا شروع کیا پروردگار نے اس آیت کی برکت سے مچھلی کو حکم دیا اس نے آپ کو سمندر کے کنارے پر ڈال دیا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرما دی، اب دیکھئے! قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ عجیب انداز سے اس کو فرماتے ہیں ذرا توجہ کے ساتھ سنئے گا! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں۔ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. اگر یونس علیہ السلام ہماری تسبیح وہاں بیان نہ کرتے تو قیامت کے دن تک وہ اسی طرح مچھلی کے پیٹ میں رہتے تو معلوم ہوا وہ مچھلی کے پیٹ میں گھر گئے تھے اب اس سے بچنے کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت پیش کی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. پروردگار نے اس سے نجات عطا فرمادی۔

اب یہ چیز ہمارے لئے بھی سبق ہے، ہم بھی تو مچھلی کے پیٹوں میں گھرے ہوئے نا، ہر ایک کی مچھلی جدا جدا ہے، کسی کی دوکان اس کے لئے مچھلی بنی ہوئی ہے، نکل ہی نہیں سکتا بے چارہ صبح سے شام تک اسی کی فکر، سارا دن یہ دوکان کے اندر اور جب رات آتی ہے تو دوکان اس کے اندر، دوکان میں گھرا ہوا ہے، کہتے ہیں جی کیا کروں دوکان سے فرصت ہی نہیں ملتی اور کسی کے لئے گھر مچھلی کا پیٹ بن جاتا ہے گھر کے معاملات میں الجھ جاتے ہیں، بیوی کی وجہ سے، بیٹے کی وجہ سے، بیٹی کی وجہ سے وہ ان مصیبتوں میں پڑ جاتا ہے کہ وہ بچ نہیں سکتا، یہ بھی مچھلی کا پیٹ ہے، کسی کے لئے اس کا دفتر مچھلی کا پیٹ تو ہر ایک کا مچھلی کا پیٹ جدا جدا ہے اور کسی کے لئے کوئی انسان مچھلی کا پیٹ بن جاتا ہے، کسی انسان سے ایسا تعلق ہو گیا اس کی محبت دل میں ایسی آئی کہ اب اسی کی محبت میں گرفتار ہے اب نجات ہی نہیں ہوتی تو ہر انسان کے مچھلی کا پیٹ مختلف ہے اگر ہم چاہتے ہیں ہم بھی مچھلی کے اس پیٹ سے باہر نکلیں تو ہم استغفار کثرت کے ساتھ کریں اور اگر نہیں کریں گے تو اس مچھلی کے پیٹ میں پھنسے رہیں گے،

پروردگار نے کیا فرمایا۔ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. قیامت کے دن تک وہ مچھلی کے پیٹ کے اندر رہتے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگیں تو پروردگار ہمیں یہ چیزیں عطا فرمادیں گے، اس سے نجات عطا فرمادیں گے، ہر طرف پریشانی ہوگی لیکن جو نیکوکاری کی زندگی گزارنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو سکون کی زندگی دیدیں گے اور یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کئی مرتبہ آدھے گھر میں بارش ہوتی ہے اور باقی آدھے گھر میں دھوپ چمک رہی ہوتی ہے، ایک ہی درخت کی دو شاخیں، ایک مردہ ہوتی ہے دوسری کے اوپر پھل لگے ہوتے ہیں، ایک ہی باپ کے دو بیٹے، ایک بے اولاد ہوتا ہے اور دوسرے کو اللہ تعالیٰ کثرت سے اولاد عطا فرمادیتے ہیں، ایک ہی دریا ہے، سمندر ہے لیکن اس کے ادھر کا پانی لیں تو میٹھا ہے اور ادھر کا پانی لیں تو کڑوا ہے، سمندر کے اندر بھی میٹھے پانی کے دریا چلتے ہیں تو ایک ہی سمندر ادھر کا پانی لیں میٹھا، اُدھر کا لیں کڑوا، ایک گھر آدھے میں بارش آدھے میں دھوپ، ایک ہی درخت آدھا پھل کڑوا اور آدھا پھل میٹھا، کیا مطلب؟ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں، اگر ان پریشانیوں کے دور میں ہم یہاں رہ کر اللہ کو راضی کریں گے تو اللہ پریشان حالات کے اندر بھی ہمیں سکون کی زندگی عطا فرمادیں گے وہ اس پر قادر ہے، وہ عطا فرماتا ہے۔

اللہ کا اپنے پیاروں کے ساتھ معاملہ

اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے بندوں کے ساتھ جدا ہوتا ہے اس لئے جو بندہ اللہ رب العزت کے ساتھ محبت کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ جدا ہوتا ہے، اب اس ساری بات کا لب لباب اور نچوڑ وہ ذرا سمجھ لیجئے! جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی دیتا ہے دوسروں سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس کے ساتھ جدا ہوتا ہے۔

اب ایک علمی نکتہ ہے کہ قرآن میں کئی دفعہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال پوچھے گئے، اللہ تعالیٰ نے ان سوالوں کے جواب اپنے محبوب کی زبان سے دلوائے تو یہ ایک قرآنی اسلوب ہے، مثلاً پوچھا گیا۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ. یہ سوال بیان کیا اے میرے پیارے محبوب یہ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ

وَالْحَجِّ آپ فرما دیجئے۔

تو اسلوب قرآنی یہ ہے کہ پہلے سوال پھر محبوب کی زبان سے اس کا جواب۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ. یہ ہے سوال۔

قُلْ. آگے ہے اس کا جواب۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ. یہ ہے سوال۔

قُلْ هُوَ اَذًى. یہ ہے اس کا جواب۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى. یہ ہے سوال۔

قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ. یہ ہے اس کا جواب۔

تو اللہ تعالیٰ نے سوال بھی نقل کیا اور پھر جواب محبوب کی زبان مبارک سے دلوایا، سارے قرآن میں یہی دستور رہا، لیکن ایک سوال ایسا تھا کہ پوچھنے والوں نے پوچھا تو پروردگار کو بھی جواب دینے کا مزہ آیا اور وہ کیسا تھا؟ کہ پوچھنے والوں نے پوچھا ہی سوال کچھ ایسا تھا، پوچھنے والوں نے اللہ کے بارے میں پوچھا کہ اے اللہ کے محبوب ذرا بتا دیجئے؟ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سے دور ہیں یا قریب ہیں تو جب اپنا معاملہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیتے ہوئے پورا اسلوب بدل کے رکھ دیا، انداز بدل کے رکھ دیا، قرآن پاک میں سوال کا تذکرہ اور انداز سے فرمایا۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. یہ نہیں کہا کہ آپ سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ بتا دیجئے، چونکہ اب اپنے تعلق کا مسئلہ تھا، اب انداز بدل دیا اب سوال کا (Pattern) بدل دیا، اب سوال کیسے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. اور جب آپ سے پوچھیں گے یہ بندے میرے بارے میں فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. میں تو بالکل قریب ہوں، سبحان اللہ! تو دیکھئے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب بندوں نے محبت کی وجہ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً خود جواب عطا فرمادیا، یعنی وہ ''قل'' کے لفظ کا فاصلہ جو درمیان میں بن جاتا تھا وہ بھی پسند نہ فرمایا۔ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. میں تو ان کے قریب ہوں، فوراً جواب عطا فرمادیا۔

اور دوسری بات ایک ضابطہ ہے کہ جب بھی کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں، وہ نیک ہو، زاہد ہو، عابد ہو، قاری ہو، حافظ ہو، عالم ہو، ولی ہو، غوث ہو، قطب ہو، ابدال جو کچھ بھی ہو ملک الموت روح کو قبض کرتے ہیں لیکن ایک بندہ ایسا جس نے اللہ کے نام پر جان دینے کے لئے دشمن کے سامنے سینہ کھولا اور اللہ کے نام پر جان دی چونکہ نسبت اللہ کی ہوگئی، اب یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنا ضابطہ بدل دیا۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں لکھا ہے جب کوئی عام آدمی فوت ہوتا ہے تو ملک الموت اس کی روح قبض کرتے ہیں لیکن جب شہید کی شہادت کا وقت آتا ہے تو اس وقت اللہ رب العزت ملک الموت سے فرماتے ہیں، ملک الموت! یہ بندہ میرے نام پر جان دے رہا ہے، اب تو پیچھے ہٹ جا! اس کی روح میں پروردگار قبض کروں گا لہٰذا شہید کی روح کو اللہ تعالیٰ خود قبض فرمایا کرتے ہیں، سبحان اللہ! ☆☆

گولی فولا داعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولا داعظم ہے جہاں عیش وعشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ''فولا داعظم'' استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہوجاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکتی۔ گولی -/17 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/500 روپے ہے (علاوہ محصول ڈاک) رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔

موبائل نمبر:09756726786

فراہم کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رد راکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

جلالت کی ابتری

سوال از: علاؤالدین ——— نئی دہلی

میرا نام علاؤالدین، میری والدہ کا نام شادی سے پہلے زبیدہ تھا، شادی کے بعد حبیبا ہوگیا۔ میری پیدائش ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ہوئی۔

میرا سوال ہے، اب سے تین سال پہلے میں خوش تھا، میرے سارے کام چل رہے تھے، کسی چیز کی پریشانی نہیں تھی، لیکن اب جب میں دین کے کام میں ہوں اور میں نے بہت عمل بھی کئے لیکن کچھ نہیں ہوا اور میرے اوپر بہت قرضہ بھی ہوگیا اور میں بہت پریشان ہوں میں نے بہت مولانا کے پاس جاکر ان سے اپنی پریشانی بتائی اور کچھ کہتے ہیں کہ اثر ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ تم پر کسی نے جادو کرار کھا ہے، آپ بتائیے کہ میں کیا کروں، میں بہت پریشان ہوں اب میرا کوئی کام بھی نہیں چل رہا ہے اور پہلے میں مالک تھا، اب میں نوکر بن گیا ہوں۔ اگر مجھے کوئی کام ملنے والا ہوتا ہے تو کوئی اور اس کام کو لے لیتا ہے، اب گھر کا خرچہ بھی بہت مشکل سے چلتا ہے۔

آپ سے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں آپ میری رہنمائی کریں کوئی عمل یا وظیفہ تجویز کریں تاکہ جلد از جلد میرا قرض ادا ہوجائے اور کوئی اچھا روزگار مل جائے، آپ کا میری زندگی پر بڑا احسان ہوگا۔

اس خط کا جواب جلد از جلد دینے کی کوشش کریں۔ اس خط کو لکھنے میں اگر کچھ گستاخی ہو تو مجھے معاف کریں۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر افسوس ہوا، آپ نے لکھا ہے کہ آپ کبھی مالک ہوا کرتے تھے اور اب آپ نوکر بن کر رہ گئے ہیں۔ دنیا اور زمانہ کی اُلٹ پھیر بہت سے انسانوں کو بہت سے کرب اور زخم عطا کرتی ہے، گردش لیل ونہار نے بادشاہوں کو فقیروں اور فقیروں کو بادشاہ بنادینے کا ہنر اس دنیا کو دکھایا ہے، جن مغلوں نے صدیوں ہندوستان پر حکومت کی ہے آج ان کی اولادیں دہلی میں سیخ کے کباب بیچ رہی ہیں اور حیدرآباد میں رکشے چلارہی ہیں، بلندی سے پستی پر آنے میں تخت نشین بن کر فرش نشیں بننے میں اور مالداری کے بعد تنگ دست ہوجانے میں بے شک بہت تکلیف ہوتی ہے، اس کا اندازہ صحیح طور پر وہی لوگ کرسکتے ہیں جو کسی دور میں سب کچھ ہوں اور پھر کسی دور میں کچھ نہ رہیں۔

قرآن حکیم کہتا ہے۔ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاس. رب العالمین دنوں اور راتوں کی لوٹ پھیر اس دنیا کے انسانوں پر جاری رکھتے ہیں تاکہ صبر وشکر جیسی عبادتوں کا سلسلہ جاری رہے۔ اگر اس دنیا کے اچھے برے امیر وغریب شاہ وفقیر وغیرہ ایک سی حالت میں رہا کرتے تو پھر اس دنیا میں نہ شکر ہوتا اور نہ صبر۔

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ کچھ بن جانے کے بعد جب انسان بگڑتا ہے تو اس کو جو تکلیف ہوتی ہے اور جو اذیت پہنچتی ہے اس کا اندازہ ہر صاحب عقل اور ہر صاحب نظر کو ہوتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ تین انسان ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر جتنا بھی رحم آئے

کم ہے۔ ایک انسان تو وہ جو پہلے تندرست ہو، توانا ہو، قوی ہو اور اس کے بعد وہ بیمار ہو جائے، ناتواں ہو جائے، معذور ہو جائے ایسا انسان ہمیشہ اپنے اس دور کو یاد کرتا ہے جب وہ صحت مند اور توانا تھا، بیمار ہونے کے بعد زندگی کا سارا کیف اور ساری لذتیں ختم ہو جاتی ہیں، بیمار آدمی دستر خوان پر ہوتا ہے، اہل خانہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے لذتیں اٹھاتے ہیں اور بیمار آدمی ان نعمتوں کو اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے ڈرتا ہے، لرزتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دوسرا وہ شخص بھی قابل رحم ہے جو صاحب مال ہو اور پھر تنگ دست ہو جائے، تنگ دستی کے دور میں اس کو وہ زمانہ یاد آتا ہے جب اس کی جیبیں پیسوں سے بھری رہتی تھیں اور اس کے دل میں جو خواہشیں پیدا ہوتی تھیں وہ اس کو بہ آسانی پوری کر لیتا تھا، غربت، افلاس طاری ہو جانے کے بعد اس کو دورِ فراخی کا ایک ایک لمحہ یاد آتا ہے اور اس کو بے چین کرتا ہے، کس قدر اذیت ناک بات ہوتی ہے کہ کوئی دینے والا ہاتھ دوسروں کے سامنے پھیلانے لگے۔

سرکار عالم صلی اللہ نے فرمایا تھا کہ تیسرا وہ شخص بھی قابل رحم ہے جو صاحب علم ہو لیکن جاہلوں میں پھنس جائے، یہ بھی آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ علماء جاہلوں کی جہالتوں کا شکار ہیں اور کسی وجہ سے اُف بھی نہیں کر سکتے، یقیناً قول رسولؐ کے مطابق ایسے علماء بھی اور ایسے پڑھے لکھے بھی رحم کے مستحق ہیں۔

آپ کا یہ فقرہ کہ پہلے آپ مالک تھے اور اب نوکر بن گئے، بہت تکلیف دہ ہے اور ہم نے اس تکلیف کو اپنے دل میں محسوس کیا ہے۔ لیکن ہم آپ سے یہ درخواست کریں گے کہ آپ ہمت اور حوصلے سے کام کریں اور روزگار کے سلسلہ میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں، جس طرح اس دنیا میں ہر موسم خواہ وہ سردی ہو یا گرمی یا برسات بس ایک معین وقت کے لئے آتا ہے، کسی بھی موسم کو استقرار اور دوام نصیب نہیں ہوتا۔ گرمی بھی جانے کے لئے آتی ہے اور سردی بھی کچھ دنوں اپنی شدت دکھا کر رخصت ہو جاتی ہے، تقدیر کے موسم بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں، انہیں بھی ہمیشگی اور دوام نصیب نہیں ہوتا۔ جس انسان کی زندگی میں دکھوں کی دھوپ ہوتی ہے اسی انسان کی زندگی میں راحتوں کا سایہ بھی ہوتا ہے۔ جن گھروں سے ایک دن جنازے نکلتے ہیں ان ہی گھروں میں کچھ دنوں کے بعد باراتیں بھی آتی ہیں، کبھی دھوپ، کبھی چھاؤں، کبھی غم، کبھی خوشی، کبھی رونا، کبھی ہنسنا اس دنیا کا چلن ہے۔

ہمارا دین یہ کہتا ہے کہ ہمیں کسی بھی حال میں اور کسی بھی صورت میں اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ مایوسی ایک طرح کا کفر ہے اور کسی بھی صاحب ایمان کو کسی بھی دور میں کفر کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارا قرآن کہتا ہے لَا تَيْـئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْـئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ. اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہ ہو، اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ ایمان ویقین کا تقاضہ تو یہ ہے کہ حالات کتنے بھی ابتر ہو، بندے کو امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہئے۔

بے شک آپ آسمان پر اُڑتے اڑتے فرش پر آ گرے ہیں اور بیشک آپ نے اچھے دنوں سے وابستہ ہونے کے بعد اب یہ برے دن دیکھے ہیں، جو ایک اذیت ناک بات ہے کہ لیکن ہم پھر بھی آپ سے یہی کہیں گے کہ آپ موجودہ صورت حال سے دل شکستہ نہ ہوں، اللہ کی رحمتوں سے ناامید نہ ہوں اگر آپ نے جدوجہد جاری رکھی اور خود کو مایوسیوں کے ناپسندیدہ بھنور میں گرنے سے بچالیا تو انشاء اللہ آپ کی زندگی کے چمن میں ایک دن پھر بہاریں آئیں گی، خوشیوں کے پھول پھر کھلیں گے اور مسرتوں کی کلیوں سے ایک دن پھر آپ کی زندگی کا صحن مہک اٹھے گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ حوصلہ نہ ہاریں، جدوجہد کو جاری رکھیں اور اللہ کے فضل وکرم کے امیدوار رہیں، جوان پر یقین رکھتا ہے جس کی امیدیں ہمیشہ شاداب رہتی ہیں وہ ایک نہ ایک دن ضرور کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

ہم نے بڑوں سے سنا ہے کہ جس کا پیسہ برباد ہو جاتا ہے اس کا کچھ چلا جاتا ہے، جس کی ساکھ خراب ہو جاتی ہے، اس کا بہت کچھ ضائع ہو جاتا ہے اور جس کا حوصلہ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کا سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ آپ کا پیسہ بھی برباد ہوا اور آپ کی ساکھ بھی متاثر ہوئی، لیکن خدانخواستہ آپ کا اگر حوصلہ ہی پامال ہو گیا تو پھر سمجھو کہ آپ کا سب کچھ ہی برباد ہو گیا۔ اس لئے خدارا آپ اپنے حوصلوں اور ولولوں کو اس مشکل ترین دور میں بھی باقی رکھیں اور اپنے حوصلوں اور اپنے اقدامات پر بدنصیبی کا زنگ لگنے نہ دیں، ورنہ پھر زندگی ناگہانی موت سے بھی بدتر

ہو کر رہ جائے گی۔

ہم نے آپ کے کہنے پر یہ بھی چیک کرلیا ہے کہ آپ کسی اثر کا شکار نہیں ہوئے ہیں، آپ پر جنات کی کارروائی ہے نہ آپ پر کسی نے سحر کرایا ہے، نہ آپ کی بندش کی گئی ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آج کل جو لوگ بغض وعناد اور حسد وجلن میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ کرنے کرانے سے باز نہیں آتے جو رشتے دار اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتے وہ حسد وجلن کا شکار بھی ہوتے ہیں وہ دوسروں کے ہرے بھرے چمن کو آگ لگانے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ آج کل بازاری اور سفلی عاملین کی کمی نہیں ہے، آپ ان عاملین سے کسی کا قتل کرادیں، کسی کا گھر برباد کرادیں، کسی کی آبروریزی کرالیں، ان کو صرف اپنی لوٹ مار سے غرض ہے، انہیں نہ دنیا کی شرم ہوتی ہے اور نہ احتساب آخرت کی فکر۔ انہیں تو پیسے دو اور کچھ بھی کراؤ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ کسی پر بھی جو کارروائی ہوتی ہے وہ اپنے رشتے داروں کی طرف سے ہوتی ہے یا پھر احباب اور آس پاس کے رہنے والے لوگ بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں، لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ آپ پر نہ جادو ہے اور نہ ہی آپ آسیبی اثرات کا شکار ہوئے ہیں، آپ کو آپ کی تقدیر کی گردش نے ہی بے حال کیا ہے، آپ کی تقدیر کے ستارے الٹی چال چل رہے ہیں، آپ کو اللہ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ آپ کو اس گردش سے نجات ملے اور آپ کی قسمت کے ستارے سیدھی چال چلنے لگیں، ستارے راہ استقامت پر ہوتے ہیں تو انسان اگر مٹی کو ہاتھ میں اٹھاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور جب بھی ستارے رجعت میں چلے جاتے ہیں اور ان کی چال الٹی ہوجاتی ہے تو انسان اس وقت اگر سونے کو بھی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ آپ چونکہ اسی طرح کی گردشوں کا شکار ہیں اس لئے آپ جو بھی قدم اٹھارہے ہوں گے آپ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا۔

لیکن بڑے لوگوں کا یہ جملہ آپ حرز جاں بنالیں۔ ہمت مرداں مدد خدا

جی ہاں جو لوگ ہمت کرتے ہیں، حوصلہ رکھتے ہیں، اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہیں اللہ ان ہی کی مدد کرتا ہے اور پھر ایک دن ان ہی پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں برساتا ہے۔

چند وظائف کی پابندی کریں، تاکہ آپ کی نیا جلد از جلد مصائب کے بھنور سے نکل کر ساحل مقصود تک پہنچ سکے۔ دن میں کسی بھی وقت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف اور رات میں کسی بھی وقت نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۳۰۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر ۷ مرتبہ درود شریف اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں، انشاء اللہ بہت جلد آپ کی زندگی کے افق پر خوشیوں کا آفتاب طلوع ہوگا اور بدنصیبی کی گھنگھور گھٹائیں چھٹ جائیں گی۔ ہم بھی دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو مصائب اور مسائل سے نجات دے اور آپ کو پہلے سے بھی زیادہ مالدار بنائے تاکہ آپ خود کفیل ہو کر اللہ کے دوسرے ضرورت مند بندوں کی مدد کرسکیں۔

کچھ فنی معلومات

سوال از: احمد ابراہیم ——— پٹنہ

مکرمی! سلام مسنون۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ میں "طلسماتی دنیا" کا قاری ہوں مگر ان میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو میرے دائرہ فہم سے باہر ہوتی ہیں، مثلاً نقوش کی چالیں، نقوش کی اقسام، آبی، آتشی، بادی وغیرہ نقوش بنانے کی ترکیب۔ مثلاً "مصور" کا نقش عددی بنانا ہو تو کس طرح بنایا جائے گا، حالانکہ اس کا کل عدد ۳۳۶ ہوتا ہے، اب اس کل میزان ۳۳۶ کو کل سولہ خانوں میں پر کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اور ساعت کا تعین کس طرح پہچان سکتے ہیں؟ دیگر اینکہ "طلسماتی دنیا" میں چھپنے والے عملیات وتعویذات سے ہم دوسرے حضرات کا علاج کرسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہر نقش لکھتے یا استعمال کرتے وقت باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑے گی؟ یا اذن عام ہے، نیز نقش بناتے وقت چال کی رعایت ملحوظ رکھنی پڑے گی؟ یا کیف ما اتفق لکھ سکتے ہیں، مزید برآں عامل بننے کے لئے اگر آپ سے اجازت لی جائے تو آپ کی اجازت کا دائرہ کہاں تک محدود ہوگا اور اس کے لئے کون کونسی کتب مستند معتبر ہیں۔

براہ کرم نشان دہی فرمائیں، نیز صنم خانہ عملیات معرض اشاعت میں آئی ہے یا نہیں؟ اگر شائع ہوچکی ہے تو اس کی کیا قیمت ہے؟ تحریر فرمائیں، بصورت دیگر کس وقت شائع ہوگی؟ تمام مسئولہ تفصیلات کے

جواب کا انتظار رہے گا۔ امید ہے کہ آپ تمام سوالات کا تشفی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

جواب

انسان کو قدرت خداوندی نے ۴ عناصر سے مرکب کر کے بنایا ہے، مٹی، آگ، پانی، ہوا، ان چاروں عناصر سے انسان کا خمیر تیار کیا گیا۔ انسان کے اندر مٹی بھی ہے اور انسان کے جسم پر وقتاً فوقتاً جو میل جم جاتا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس خمیر میں مٹی کی آمیزش ہے، بلکہ اصلاً یہ مٹی ہی سے بنایا گیا ہے اس لئے انجام کار اس کے جسم کو مٹی ہی کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس کے جسم میں پانی کی آمیزش بھی ہے، روتے وقت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ پڑتا ہے جو اس کے اندر سے آنکھوں کے راستے باہر آتا ہے اور یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان میں پانی کی بھی آمیزش ہے، علاوہ ازیں مختلف بیماریوں کی صورتوں میں کان، ناک اور جسم کے دوسرے حصوں سے پانی نکلتا ہے جو انسان کی آبی فطرت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انسان کے جسم میں پانی موجود ہے، انسان جب سانس لیتا ہے تو اس کے منہ سے ہوا خارج ہوتی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان کے خمیر میں ہوا بھی شامل ہے۔ انسان بخار کی حالت میں خاص طور سے گرم ہو جاتا ہے اور بھی بعض امراض کی صورت میں اس کا بدن تپنے لگتا ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ انسان کے جسم میں آگ کی آمیزش بھی ہے، اس کی فطرت سے بھی ان چاروں عناصر کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً کبھی انسان حد سے زیادہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی خاکی فطرت دوسرے عناصر پر غلبہ پالیتی ہے۔ مٹی کی فطرت میں سرنگوئی ہے، مٹی کو اگر آسمان پر بھی اچھالو گے تو وہ زمین پر آگرے گی، کیوں کہ سر اُبھارنا مٹی کو پسند نہیں ہے اس لئے جب خاکی عنصر کا غلبہ ہوتا ہے تو انسان میں حد سے زیادہ جھکاؤ اور دبنے کی ادا پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کی فطرت میں جب آتشی عنصر غالب ہوتا ہے تو انسان غیض وغضب کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس وقت وہ آگ کی طرح سر اُبھارتا ہے۔ آگ کی فطرت یہ ہے کہ اگر اس کو زمین پر روشن کرو تو یہ آسمان کی طرف لپکتی ہے اور اس کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں۔ انسان کی فطرت میں چوں کہ آگ کی آمیزش بھی ہے اس لئے اس میں تکبر اور غرور بھی، کبھی کبھی سر اُبھارتے ہیں اور اکثر یہ انسان سرکشی اور تمرد کی راہ اس طرح اختیار کر لیتا ہے جس طرح ابلیس نے اختیار کی تھی جو خالصتاً آگ سے بنایا گیا تھا۔

انسان کی فطرت میں پانی کا عنصر بھی موجود ہے، اس لئے بسا اوقات وہ پانی پانی بھی ہو جاتا ہے اور جب آبی عنصر اس کی فطرت میں غالب ہو جاتے ہیں تو انسان شرمساری کا اظہار بار بار کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کی فطرت میں جب ہوا کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرتا ہے اور ہوا کی طرح ساری دنیا کے لئے فیض رساں بننے کی کوشش کرتا ہے۔

عاملین نے گہرے تجربات کے بعد انسانی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعویذوں کی تقسیم چار عناصر کے مطابق کی ہے۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی، جن لوگوں کی فطرت آتشی ہوتی ہے ان کو آتشی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں، جن کی فطرت بادی ہوتی ہے ان کو بادی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں، ان تعویذوں کی زکوٰۃ کے طریقے بھی خاص اصول کے تحت بنائے گئے ہیں، بہ نیت زکوٰۃ آتشی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو آگ میں جلایا جاتا ہے۔ آبی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو پانی میں بہایا جاتا ہے، خاکی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں ان کو زمین میں دبایا جاتا ہے، بادی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں ان کو درختوں پر لٹکا دیا جاتا ہے۔

مربع کے نقوش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ کا نقش چاروں چالوں سے لکھ کر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل میں لائے جائیں گویا کہ کل نقش ۱۳۶ روزانہ بنائے جائیں گے، ان میں ۳۴ نقش آتشی چال سے ہوں گے اور ان کو آگ میں جلایا جائے گا۔ ۳۴ نقش آبی چال سے ہوں گے، ان کو پانی میں ڈالا جائے گا۔ ۳۴ نقش خاکی ہوں گے ان کو زمین میں دفن کیا جائے گا۔ ۳۴ نقش بادی چال سے ہوں گے ان کو درخت پر لٹکا دیا جائے گا اور اس سلسلہ کو لگاتار ۳۴ دن تک کیا جائے گا، اس طرح ان چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اس کے بعد عامل جب کسی بھی چال سے نقش لکھے گا باذن اللہ اس میں خاص اثر ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے۔

آگے ملاحظہ فرمائیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

آبی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۰ وضع کر کے ۴ سے تقسیم کردیں، خارج قسمت سے نقش شروع کریں۔ اگر تقسیم برابر ہوجائے تو ایک سے ۱۶ تک نقش بھرتے چلے جائیں اور تقسیم کے بعد ایک بچے تو ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کردیں اور اگر تقسیم کے بعد ۳ بچیں تو پانچویں خانہ میں ایک کا اضافہ کریں اور اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو نویں خانہ میں ایک کا اضافہ کریں، مثلاً مصور کے کل اعداد ۳۳۶ ہوتے ہیں اس میں سے ۳۰ وضع کئے تو ۳۰۶ باقی رہے، ان کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۳۰۶(۷۶
۲۸
۲۶
۲۴
۲

۴ سے تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے اور خارج قسمت ۷۶ آیا تو نقش ۷۶ سے شروع ہوگا اور نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کرکے نقش مکمل کیا جائے گا، اس طرح (یہ نقش آتشی چال سے پر کیا جارہا ہے)

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

ساعت کی تعین کے لئے آپ کو علم نجوم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے روزمرّہ کی ساعتوں کو سمجھنا پڑے گا کہ کون سے دن کونسی ساعت سے دن شروع ہوکر کونسی ساعت پر ختم ہوتا ہے، ستارے کل ۷ ہیں اور دن میں ساعتیں ۱۲ اور دن رات میں کل ساعتیں ۲۴ ہوتی ہیں، ان کو سمجھنے کے لئے نجوم کی کتابوں کا مطالعہ کریں، اگر ہم اس کی تفصیل میں آپ کو سمجھائیں گے تو جواب بہت لمبا ہوجائے گا۔

اب رہی اجازت کی بات تو دنیا کا کوئی بھی علم ہو وہ بغیر استاد کے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اگر آپ جوتے پر پالش کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیں گے تو اس کے لئے بھی آپ کو کسی کی رہنمائی حاصل کرنی ہوگی، تب آپ کو جوتے پر پالش کرنے کی مہارت حاصل ہوگی۔ جوتے پر صرف برش پھیر دینے کا نام پالش نہیں ہے۔

روحانی عملیات کا فن تو ایک عظیم الشان فن ہے، اس فن کو بغیر کسی رہنما اور بغیر کسی استاد کے کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے، عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ پہلے کسی کی رہنمائی میں اس فن کا مطالعہ کریں اور باقاعدہ الف بے سے مطالعہ شروع کریں اور استاد کی رہنمائی میں مختلف

ریاضتوں اور مشقتوں سے گزرنے کے بعد پھر استاد سے اس فن عملیات کی اجازت طلب کریں۔

اب رہے اپنی ذات کے لئے یا اپنے گھر والوں کے لئے تعویذ کرنے کی بات تو اس کو آپ بغیر اجازت اور بغیر سیکھے بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنے کی ٹھانیں تو پہلے باقاعدہ اس فن کا علم حاصل کریں پھر کسی معتبر عامل سے اجازت لیں، تب اس میدان میں قدم رکھیں۔

اکثر لوگ اپنے گھر میں ہنگامی اور وقتی طور پر کام آنے والی دوائیں رکھتے ہیں اور انہیں بوقت ضرورت خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی استعمال کراتے ہیں اور ان سے فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن اس فائدے سے لوگ خود کو ڈاکٹر نہیں سمجھنے لگتے اور باقاعدہ مطلب اور کلینک کھول کر نہیں بیٹھ جاتے لیکن عملیات کی لائن بے چاری ایسی لائن۔ کہ اس میں اگر کوئی شخص کسی پر کچھ پڑھ کر دم کر دے اور وہ مریض اتفاقاً دم کرنے سے ٹھیک ہو جائے تو دم کرنے والا خود کو عامل سمجھنے لگتا ہے اور تعویذ گنڈے اور جھاڑ پھونک شروع کر دیتا ہے جو سراسر ظلم اور جہل کی علامت ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ سمجھیں کہ اگر آپ طلسماتی دنیا کے نقوش سے ذاتی طور پر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جاسکتی جب تک آپ کو مختلف ریاضتوں سے نہ گزارا جائے۔ مختلف ریاضتیں کرانے کے بعد ہی آپ کو اہم عملیات کی مشق کرائی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو عمل کی اجازت دی جائے گی، تب ہی آپ باضابطہ عامل بن سکیں گے۔

آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں اس کے علاوہ آپ اس فن کی دیگر کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہیں لیکن مشق آہستہ آہستہ کریں اور بتدریج اس راستے پر قدم اٹھائیں، عجلت ہرگز ہرگز نہ کریں اور ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی بھی آرزو نہ کریں، ورنہ رجعت اور نقصان کا خطرہ رہے گا۔

"صنم خانہ عملیات" کی طباعت میں کچھ وقت لگے گا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر انشاء اللہ مکمل کتاب ثابت ہوگی اور اس کو عاملین کی طرف سے خراج عقیدت موصول ہوگا، اس کی طباعت کا انتظار کریں اور دعا کریں کہ اس کتاب کو ہم اپنی آرزو کے مطابق بہتر سے بہتر اور مفید سے مفید تر بنا کر پیش کرسکیں۔

کامران اگربتی
موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد
ہاشمی روحانی مرکز دیوبند
کی ایک اور شاندار پیش کش
☆ کامران اگربتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی نحوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد کرتی ہے، انہیں نحوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔
☆ کامران اگربتی ایک عجیب وغریب روحانی تحفہ ہے، ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو مؤثر اور مفید پائیں گے۔
ایک پیکٹ کا ہدیہ پچیس روپے (علاوہ محصول ڈاک)
ایک ساتھ ۱۰ پیکٹ منگانے پر محصول ڈاک معاف
اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیر وبرکت روزانہ دو اگربتی اپنے گھر میں جلا کر روحانی فائدے حاصل کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔
ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے
ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)
پن کوڈ نمبر 247554

قسط نمبر: ۴۰

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

سورۂ یٰسین پڑھنے کا ایک نادر طریقہ

اگر اسی طرح سورۂ یٰسین کی تلاوت نوچندی جمعرات میں عروج ماہ کی کسی بھی جمعرات میں ایک بار کر لی جائے یعنی ہر قمری مہینے میں ایک بار اور ایک سال میں بارہ مرتبہ پڑھ لی جائے تو ساری دنیا عامل کے قدموں میں آجاتی ہے۔ اس سے دنیا کی ہر چیز مسخر ہو جاتی ہے اور انسان تو انسان چرند و پرند بھی اطاعت اور احترام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسلاف اسی طرح کے اعمال سے دنیا کو مطیع کرتے تھے اور ان کا رعب سارے عالم پر قائم رہتا تھا۔ اس طریقہ سے جب بھی قلب قرآن کی تلاوت کریں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ حیرتناک بشارتیں ہوں گی اور حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ. اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ. لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ م بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ. اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ.

اس کے بعد ایک بار سورۂ شمس پڑھیں اور اپنے کسی بھی خاص مقصود اور تسخیر خلائق کی نیت کریں اور اپنے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی طرف موڑ لیں اور دس مرتبہ یہ پڑھیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اور دس مرتبہ کہیں اَنَا الْفَقِيْرُ ذُوالْحَاجَتِ پھر کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتِ. اگر کسی خاص شخص کی تسخیر مطلوب ہو تو اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لیں، اس کے بعد کہیں كَمَا سَخَّرْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السلام وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗد عليه السلام لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَةٗ فِيْ قَبْضِكَ وَ فِيْ يَدِكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اجْذِبْ قَلْبَ فلا ابن فلان كَمَا يَجْذِبُ الْحَدِيْدَ الْمَقْنَاطِيْسُ وَجَذْبُ رُوْحَهٗ وَ جَسَدَهٗ وَ جَمِيْعَ اَعْضَائِهٖ بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ بِحَقِّ يٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ. وَ بِحَقِّ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. وَ بِحَقِّ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. وَ بِحَقِّ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَارَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَ حٰمٓعٓسٓقٓ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا. قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ

الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا. وَ بِحَقِّ طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی. اِلَّا تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی. وَ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَ بِحَقِّ طٰہٰ وَالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ. فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ. وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ. وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ. وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ. وَ بِحَقِّ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ. وَ بِحق جمیع سورۃ القرآن العظیم و بحقِ اسمائِکَ الْحُسنیٰ المدینۃ المنورۃ وَالْمُتَطَھَّرَۃ وَ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وبحرمۃ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَالْاَرضِیْنَ السَّبعِ وَمَافِیْھِنَّ وَالْکَوَاکِبُ الشَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ. وَشَاھِدٍ وَّمَشْھُوْدٍ. وَبِحَقِّ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ. النَّجْمُ الثَّاقِبُ. اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ. وَالْفَجْرِ. وَلَیَالٍ عَشْرٍ. وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ. وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ. وَالتِّیْنِ. وَالزَّیْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ. وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ. و بحرمۃ بیت الحرام و بیتُ المقدس و بحرمۃ انبیائِکَ وَ اَوْلِیَائِکَ وَ اَصْفِیَائِکَ وَ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ وَ یَا قَاضِیَ حَوَائِجَ الطَّالِبِیْنَ وَ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ وَ یَا مُقْبِلَ الْعثیرات و یَا وَلِیُّ الْحَسَنَاتِ وَ یَا دَافِعُ السَّیِّئَاتِ اِقْضِ حَاجَتِیْ بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمۃ الطَّاھِرِیْنَ برحمتِکَ یا ارحمَ الراحمین. وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ اِذْجَآءَھَا الْمُرْسَلُوْنَ. اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْھُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ. قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ. قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ. وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ.

اس کے بعد پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. حَصِّلْ مُرَادَاتِیْ اس کے بعد پڑھیں سورۃ کافرون اور چھوٹی انگلی کے برابر والی انگلی کو بھی بند کرلیں اور گیارہ مرتبہ کہیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. انا الفقیر ذو الحاجۃ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ کُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی خاص شخصیت کی تسخیر کرنی ہو تو کہیں اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ فلان ابن فلان کَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰی وَ لَیِّنْ قَلْبَہٗ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لداؤد فَاِنَّہٗ لَا یَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِکَ حَیْوتَہٗ وَ نَاصِیَہٗ وَ فِیْ قَبْضِکَ وَ قَلْبُہٗ فِیْ یَدَیْکَ جَلَّ ثَنَاءُکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ. اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا. العجل العجل العجل اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَاخُدَّام ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ اَنْ تَأتُوْنِیْ طَائِعِیْنَ مُبِیْنَ فِیْ مُبِیْنٍ وَ بِحَقِّ صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمِ اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ. کُلٌّ آمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ. لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ. اهيا اشراهيا اهيا آتونى الساعة بالف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. يَامُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا مُقِيْلَ الْعثراتِ يَا دَافِعَ السَّيِّئَاتِ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِمُحَمَّدٍ برحمتك ياارحم الراحمين. یہاں اپنی حاجت و خواہش کا تصور کرے۔

فَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ. قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ. وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ. اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ. وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ. اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. اس کے بعد سورہ کوثر پڑھیں اور درمیانی انگلی کو ہتھیلی کی طرف موڑلیں اور ۱۵ مرتبہ کہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انا الفقير ذو الحاجة اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی خاص شخصیت کی تسخیر کرنی ہو تو کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ فلان ابن فلان كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لداؤد فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَهٗ وَ فِيْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِيْ يَدَيْكَ جَلَّ ثَنَائُكَ. وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ. وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ. اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ. وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا. اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ. كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ. قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ. بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ. وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ. اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ. يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ. اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ. وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ. لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ. وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ. وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ. لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ. وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ. وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ. وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ. وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ. اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

FREEAMLIYAATBOOKS

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. وَمَا تَأْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ. اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. اب شہادت کی انگلی کو موڑلیں اور کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. یا سریعُ الحِسابِ یا قریبُ یا مجیبُ اَجِبْ اَنْتَ یا بُرْهَانُ سَامِعًا مُطِيْعًا بحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی خاص شخصیت کی تسخیر کرنی ہو تو کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ فلان ابن فلان كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لداؤد فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَهٗ وَ فِيْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِيْ يَدِيْكَ جَلَّ ثَنَاءُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ. اَعْزَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَرْوَاحَ النَّارِ وَ يَا اَرْوَاحَ اترابی وَ يَا اَرْوَاحَ الْمَائِيْ لِعَزَائِمِ اللّٰهِ اِنْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ خٰمِدُوْنَ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا. وَ بِحَقِّ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا. بحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ سُبْحٰنَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّ وَارِثَهٗ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَفِيْعٌ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا اللّٰهُ الصَّمَدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ (یہاں دعا کرے قرض اور قید سے نجات کے لئے اور تمام رنج والم سے نجات کے لئے)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ. فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ. وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ. قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ. اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ. هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ. لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ. سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ. اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ. اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. یہاں تک پڑھ کر انگوٹھے کو موڑے اور کہے اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی فرد واحد کی تسخیر کرنی ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ فلان ابن فلان كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لداؤد فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَهٗ وَ فِيْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِيْ يَدِيْكَ جَلَّ ثَنَاءُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. الٓمّٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. اس کے بعد آیت الکرسی خالدون تک پڑھیں، پھر کہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اَوْلِيَائِكَ وَ اَصْفِيَائِكَ وَ بِدَمِ ظَهْرِ شُهَدَائِكَ اِقْضِ لِيْ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (یہاں چاہے تو بلندی مرتبہ کے لئے دعا کرے) وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ. وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ. هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ. اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ. وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. اس کے بعد کہے بِحَقِّ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَتْقِيَآئِكَ وَ بِدَمِ اَطْهَرِ شُهَدَآئِكَ اِقْضِ حَاجَتِىْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرحم الرَّاحِمِين. (بلندی مرتبہ کا تصور کرے) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ. اس کے بعد ۱۵ مرتبہ کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انا الفقير ذو الحاجة اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ دُعَائِىْ كَمَا قُلْتَ اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ وَ اَنْتَ وَعْدُكَ صَادِقٌ فَنَجِّنِىْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غِيَاثُ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَ اَنْتَ قُلْتَ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ لَيْسَتْ بِمُكَذِّبٍ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْاٰهَاتِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تَفْضَحْنِىْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِى الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا ضِدَّ لَكَ وَ نِدًّا لَهٗ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ اَسْئَالُكَ يَاعَزِيْزُ يَاعَزِيْزُ اَنْ فِىْ مَقَامِىْ مَا يَقْرُبُ مِنْكَ وَ تُكْرِمُنِىْ بِمَغْفِرَةٍ وَ خَطِيْئَتِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ. وَ اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ. يَا رَبُّ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَابُرْهَانُ يَاعَلِيْمُ يَاحَكِيْمُ يَاشَهِيْدُ يَامَجِيْدُ يَارَءُوْفُ يَارَحِيْمُ كُلُّ مَعْبُوْدٍ مِمَّا دُوْنَ عَرْشِكَ اِلٰى قَرَارِ الْاَرْضِيْنَ بَاطِلٌ مَا خَلَا وَجْهَكَ الْكَرِيْمُ اٰمَنْتُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلَا اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ (۳ بار کہے) يَاثُلِيْثًا بَعْدِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ. اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ. وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ. وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ. وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ. لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ لا وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ. فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ. اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ. اس کے بعد ۱۵ مرتبہ کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انا الفقير ذو الحاجة اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ خَيْرِكَ وَ فَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَرحم الرَّاحِمِين. وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ. اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ. قَدْ نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَىْءٍ. وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ. اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ. عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ. وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ. وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا

فِيهِ يَعْرُجُوْنَ. حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ. حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَآءِ. ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. وَالسَّلَامُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا. وَادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ. وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا. لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا. اِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا. وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا. وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا. قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجَاهِلِيْنَ. تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا. سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ. اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ. سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ. اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ. سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ. سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ. فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ. سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ. قَالُوْا سَلَامًا. قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ. اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلَامًا. فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ. قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ. اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ. اس کے بعد سجدے میں جائے، ۹ مرتبہ کہے بَلٰى قَادِرٌ اَنْ يَّقْضِىْ حَاجَتِىْ اور اپنے مطلب کا اظہار کرے، پھر سر کو سجدے سے اٹھائے اور کہے بَلٰى قَادِرٌ اَنْ يَّقْضِىْ حَاجَتِىْ اور اپنے مطلب کا اظہار کرے پھر سر کو سجدے سے اٹھائے اور کہے بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ. اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ. فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ. لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَارَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا. ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاعْبُدُوْهُ. وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

فوائد : اکابرین نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص سورۂ یٰسین کو مذکورہ طریقہ سے ۲۷ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرے، پھر اس پانی کو آدھا خود پی لے اور بقیہ آدھا جس کو بھی پلائے گا وہ اس سے اندھی محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔

☆ اگر کوئی غائب ہوگیا ہو تو سات مرتبہ اسی طرح سورۂ یٰسین پڑھ کر اس کا تصور کرے اور مشرق کی طرف تھوک دے تو وہ واپس آجائے گا۔

☆ اگر سورۂ یٰسین اس طرح سات مرتبہ پڑھ پانی پر دم کر کے کسی بھی مریض کو پلائے تو وہ مریض کیسے بھی شدید مرض میں مبتلا ہو اس سے نجات پالے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے لکھ کر ایک کاغذ اپنے پاس رکھے تو ہر قدم پر قدرت کے عجائب دیکھے اور قلب پر طرح طرح کے انکشافات ہوں اور ہر شخص اطاعت کرنے پر مجبور ہو۔

☆ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے دشمن کو کھلادے تو دشمن مہربان ہوجائے گا۔

☆ اگر اس سورت کو بغرض اولاد ایک گلاس پانی پر دم کر کے میاں بیوی دونوں پی لیں تو بفضل خدا عورت حاملہ ہوگی اور صالح اولاد پیدا ہوگی۔

☆ اس طرح تین بار سورۂ یٰسین پڑھ کر پیاز پر دم کر کے پیاز کو کوئلوں پر رکھے اور اس کا دھواں اس شخص کو دیں جو جادو کا شکار ہو تو جادو ختم ہوجائے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو تین بار پڑھ کر اس کے لئے دعا کریں جو گھر سے فرار ہوگیا ہو تو ایک دو دن کے اندر گھر واپس آجائے گا۔

☆ اس طرح سورۂ یٰسین کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی غبی اور کند ذہن بچوں کو پلائیں تو ان کو کند ذہنی سے نجات ملے، اس کے بعد وہ جو کچھ بھی یاد کریں گے ان کے یاد ہوگا اور یاد کیا ہوا کبھی نہیں بھولیں گے۔

☆ عشاء کی نماز کے بعد اگر اس سورۃ کو اس طرح ایک بار پڑھے اور اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو روزی اس قدر فراخ ہوجائے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑجائیں گے۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس عمل کو سات جمعراتوں تک جاری رکھنا چاہئے اور اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہئے۔

☆ جن میاں بیوی کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ دونوں اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور جب تک حمل نہ ٹھہر جائے دونوں یہ پانی پیتے رہیں تو انشاءاللہ بہت جلد حمل قرار پائے گا۔

☆ اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے اگر وہ لڑکا اور لڑکی جن کی شادی ہونے والی ہو صرف ایک بار پڑھ کر اپنی شادی کی کامیابی کی دعا کریں تو ان کی شادی کامیاب ہو اور انہیں عمر بھر ازدواجی زندگی کا حقیقی سکون میسر رہے اور عورت کے بطن سے صالح اولاد پیدا ہو۔

☆ سورۂ یٰس کے اس طرح پڑھنے سے کشف والہام کی دولتیں عطا ہوتی ہیں اور انسان بصیرت اور فراست کا حقدار بن جاتا ہے۔

☆ اس سورۃ کے فضائل وخواص بیان کرنا ممکن نہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے جس مقصد کے لئے بھی پڑھا جائے گا اُس مقصد میں کامیابی انشاءاللہ یقینی طور پر ملے گی اور پڑھنے والا دین ودنیا کی دولتوں سے یقیناً سرفراز ہوگا۔

☆☆☆

FREE AMLYAAT BOOK'S
https://www.facebook.com/groups/freeamlyaatbooks/

باب الجفر

اوجِ مشتری

سید سلطان قادری

۹ ستمبر شام ۴ بجکر ۴۷ منٹ سے ۳۱ دسمبر رات ۱۲ بجے تک ستارہ مشتری سعد اکبر ہے، ہر برج کو تقریباً ایک سال میں طے کرتا ہے اور تمام فلک کو یعنی بارہ برجوں کو گیارہ سال ۲۷ روز میں طے کرتا ہے۔ روز جمعرات کا حاکم ہے۔ جب مشتری برج میزان کے دو درجہ پر پہنچتا ہے تو مشتری کو اوج کی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا قارئین سے میری گذارش ہے کہ اس وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اس وقت کو گنوانا کفِ افسوس ملنا ہوگا۔

جو لوگ غریبی، تنگی، مفلسی کی زندگی بسر کرتے ہوں اور دولت کے پیچھے دوڑ کر تھک چکے ہوں ایسے حضرات مندرجہ ذیل اعمال ونقوش میں سے کسی ایک عمل کا انتخاب کریں اور ان چودہ دنوں کے بیچ جو جمعرات آئے اس جمعرات کی پہلی ساعت میں عمل کریں۔ بخور جو ہم آگے بتائیں گے اسے کوئلوں کی آگ میں روشن کریں اور نقش تیار کریں، انشاء اللہ تاحیات اس فقیر کو دعاؤں سے یاد کریں گے۔ دنیا بھر کے ماہرین جفر وعاملین شرف یا اوج مشتری کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ ہر قسم کی بدبختی دور کرنے اور خوش بختی کے حصول ونصیب یاوری کا وقت ہے۔ یاد رکھئے یہ وقت آپ کو دوبارہ بارہ سال بعد میسر آئے گا۔

عمل نمبر ۱: پہلے نام مع والدہ، آیت اور اسم الٰہی ذوالکتابت سے پر کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام محمد جعفر ہے، جو آئندہ مالی وسعتوں کے لئے اس موثر وقت سے تاثیر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

طالب محمد جعفر کے اعداد ۴۴۵
آیت یغنیھم اللہ من فضلہ کے اعداد ۲۱۸۶
اسم الٰہی یامنعم کے اعداد ۲۱۱
میزان ۲۸۴۲

کل میزان سے ذوالکتابت کا نقش تیار کیا جائے گا تا کہ نقش کے اندر آیت نام اور اسم اللہ قائم رہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار خانے کا نقش بنائیں جس کے اضلاع قولہ الحق ولہ الملک کے ہو اور پر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ لکھیں، چاروں کونوں پر ملائکہ کے اسماء لکھیں، لوح کے اوپر صرفیائیل موکل مشتری کا نام لکھیں اور نیچے اعوان کا نام لکھیں، السید شمھورس اب خانوں کو پر کریں۔

۷۸۶

محمد جعفر (۱	یغنیھم اللہ (۶	من فضلہ (۱۱	یامنعم (۱۶
۱۰۰۶ (۱۲	۲۱۰ (۱۵	۴۴۶ (۲	۱۱۸۰ (۵
۲۰۹ (۱۳	۱۰۰۳ (۹	۱۱۸۳ (۸	۴۴۷ (۳
۱۱۸۲ (۷	۴۴۸ (۴	۲۰۸ (۱۴	۱۰۰۴ (۱۰

السید شمھور

خانہ اول میں طالب کا نام بجائے عدد کے لکھیں۔ خانہ ۲ میں ۴۴۶ خانہ ۳ میں ۴۴۷، خانہ ۴ میں ۴۴۸، اب پہلا دور مکمل ہوگیا، پھر خانہ ۵ میں ۱۱۸۰ لکھیں، خانہ ۶ میں بجائے ۱۱۸۱ کے یغنیھم اللہ لکھیں۔ خانہ ۷ میں ۱۱۸۲، خانہ ۸ میں ۱۱۸۳، دوسرا دور مکمل ہوگیا۔ پھر خانہ ۱۰،۹، ۱۱، ۱۲ بھی اسی ترتیب سے پُر کریں۔ پھر خانہ ۱۳ مین ۲۰۸، خانہ ۱۴ میں ۲۰۹، خانہ ۱۵ میں ۲۱۰، خانہ ۱۶ میں بجائے اعداد کے یامنعم لکھیں۔ چار دور نقش کے مکمل ہوگئے۔ اس کو جس طرف سے میزان کریں گے تو وہ ۲۸۴۲ ہی آئے گا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ نقش صحیح پر کیا گیا ہے، چوں کہ اس لوح کی کل اعداد ۲۸۴۲ ہیں، اس لئے اس لوح کا موکل بمضغفائل ہوا، لہٰذ س لوح کے دوسری طرف لوح کا موکل، طلسم مشتری اور موکلات کے نام لکھیں گے جو خدام ہیں اور اسباب مال پر متعین ہیں۔

☆☆☆

قسط نمبر:۵۱

اسلام الف سے ی تک

(زا)

مختار بدری

زنجبیل: سونٹھ، جنت کے ایک چشمہ کا نام۔ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝

اور وہاں ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے۔ جس کا نام سلسبیل ہے۔

(۷۶:۱۷،۱۸)

زہد

زہد کے معنی تقویٰ کے ہیں، یعنی دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا، جب خوف الٰہی کمال کو پہنچتا ہے تو دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے اسی کو زہد کہتے ہیں، یہ عشق الٰہی کی وہ منزل ہے جہاں انسان اپنی نفسانی خواہشات سے آزادی حاصل کرتا ہے۔ عامر بن سعد کا بیان ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ اپنے اونٹوں میں تھے کہ ان کا بیٹا عمرؓ ان کے پاس آیا۔ سعدؓ نے انہیں دیکھ کر کہا کہ میں اس سوار سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ عمرؓ نے سواری سے اتر کر کہا، آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں آپڑے، اور لوگوں کو حکومت کے معاملہ میں لڑنے جھگڑنے پر چھوڑ دیا۔ سعدؓ نے عمرؓ کے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا۔ "خاموش رہو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ پرہیزگار، بے پروا (یعنی لالچ سے نفرت کرنے والا) اور گوشہ نشیں آدمی سے محبت کرتا ہے (مسلم)

زیارت

کسی قبر پر جانے کو زیارت کہتے ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ کسی عقیدت کے تحت کسی کے مزار پر جانا غلط ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور روئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کی مغفرت طلب کرنے کی اجازت چاہی مگر نہیں ملی، میں نے ان کی زیارت کی اجازت چاہی جو مل گئی، قبروں کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ سرور جہاں صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبروں پر گزرے، ان کی طرف منہ کیا اور فرمایا۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ ويغفر الله لنا ولكم وانتم سلفنا ونحن بالاثر (اے اہل قبور، آپ پر سلامتی ہو، ہم آپ کی مغفرت مانگتے ہیں، آپ لوگ آگے گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں، ترمذی)

زیتون

ایک درخت کا نام جس سے تیل نکلتا ہے، ایک پہاڑ کا نام جو بیت المقدس سے متصل ہے۔ قرآن کریم میں خدا نے زیتون کی قسم کھائی ہے۔ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔ یعنی قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔

زید

ان کے والد کا نام حارثہ بن شرجیل تھا، بنی کلب کے قبیلہ سے تھے، بچپن ہی میں غارت گروں کے ہاتھ قید ہو گئے، بازار عکاظ میں حضرت خدیجہؓ کے لئے خریدے گئے، انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پرورش اولاد کی طرح کی، پھر ان کی شادی اپنی پھوپھی کی بیٹی زینبؓ بنت جحش سے کر دی مگر نباہ نہ ہوسکا اور طلاق ہو گئی۔ حضرت زید ۷ ہجری میں غزوہ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شریک ہوئے اور وہیں شہادت پائی۔ یہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ

اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۝
اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا، یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ رکھتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو، پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت متعلق نہ رکھی (یعنی طلاق دیدی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا تا کہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹیوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے) میں جب وہ ان سے حاجت نہ رکھیں کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔ (۳۳:۳۷)

زینت : بناؤ سنگھار، یوم الزینہ، عید کا دن
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔ مال اور اولاد صرف دنیوی زندگی کی زینت ہے۔ (۱۸:۴۶)

سین مھملہ

سادة : سردار لوگ واحد، سید۔

ساعت: گھڑی، وقت، قیامت کا دن، قیامت کو ساعت اس لئے کہا گیا ہے کہ خدائے عزوجل اپنے بندوں کا حساب یوں لے گا جیسے معلوم ہو کہ ساعت میں سب کچھ ہو گیا یا لوگوں کو محسوس ہوگا کہ دنیا کی زندگی کی مدت ساعت کے برابر تھی۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۝

قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے، کہہ دو اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دے گا وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی، یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو، اس کا علم خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔
(۷:۱۸۷)

سالک: طریقت کی راہ چلنے والا، جس کی زندگی کدورت بشری سے آزاد اور آفت نفسانیہ سے پاک اور آرزوؤں سے بے نیاز ہو۔

سامری

اس شخص کا نام جس نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف لے جانے کے بعد گوسالہ پرستی میں مبتلا کر دیا۔ مولانا آزاد نے ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ قیاس کہتا ہے کہ یہاں سامری سے مقصود سمیری قوم کا فرد ہے۔ جس قوم کو ہم نے سمیری کہہ کر پکارنا شروع کر دیا ہے وہ عربی زبان میں زمانہ قدیم سے سامری ہی مشہور ہے اور عراق میں اب بھی ان کا بتایا اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہاں پر قرآن میں سامری کہہ کر اسے پکارنا صاف کہہ رہا ہے کہ یہ نام نہیں ہے بلکہ اس کی قومیت کی طرف اشارہ ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ گائے بیل اور بچھڑے کے تقدس کا خیال سمیریوں میں بھی تھا اور مصریوں میں بھی، مصری اپنے دیوتا حورس کا چہرہ گائے کی شکل میں بناتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ کرۂ ارض ایک گائے کی پشت پر قائم ہے، جب سامری نے دیکھا کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں مضطرب ہو رہے ہیں تو اس نے کہا مجھے سونے کے زیور لا دو، پھر انہیں گلا کر بچھڑے کی ایک مورتی بنادی، مصری مندروں کی کاریگریاں اسے معلوم تھیں، اس نے مورتی کے اندر ہوا کے نفوذ و خروج کی ایسی کل بٹھادی کہ اس میں ایک طرح کی آواز آنے لگی۔ (ترجمان القرآن)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نہایت اشتیاق کے ساتھ کوہ طور پر پہنچے، حق تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ تم نے ایسی جلدی کیوں کی کہ اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ آئے ان کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے انہیں بہکا دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام غصہ میں بھرے، پچھتاتے ہوئے اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ۝ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ۝ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰۤی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا۝

پھر (سامری سے کہنے لگے کہ سامری تیرا کیا حال ہے) اس نے کہا کہ میں نے ایک ایسی چیز دیکھی ہے جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی، پھر اس کو (بچھڑے کے قالب میں) ڈھال دیا اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) اچھا بتایا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا جا تجھ کو دنیا کی زندگی میں یہی (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھ کو ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے (عذاب کا) جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا اور جس معبود (کی پوجا) پر تو معتکف تھا اس کو دیکھ ہم جلا دیں گے۔ (۲۰:۹۵،۹۷)

ساہرہ

بعث، یعنی دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خلق کو میدان حشر میں بغرض حساب جمع کرے گا، اسی موافق کا نام ساہرہ ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔

اِذَا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ○ فَاِنَّمَا ھِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ○ فَاِذَا ھُمْ بِالسَّاھِرَۃِ ○

لغت میں ساہرہ روئے زمین کو کہتے ہیں، شاید اس سے مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ شکم زمین سے سب کو روئے زمین پر اکٹھا کرے گا۔

(۷۹:۴۱)

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

موبائل نمبر:09756726786

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل وکرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل وکرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

FREE AMLIYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

قسط نمبر ۱۰

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

نیز ملاحظہ کیجئے قدرت نے رحم میں بچہ کی پرورش کس خوبی سے فرمائی اور اس پر وہ مہربانیاں کیں کہ اگر ان کو زیر بیان لایا جائے تو کلام بہت دراز ہو جائے اور در اصل ان کا صحیح علم تو بس خالق دو جہاں کو ہی ہے اور ان کو دیکھنے والا ان کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے، بچہ کو مطالبہ کی حاجت نہیں، ضرورت کے اظہار کا وہ دست نگر نہیں، طبیعت فطریہ اس کی غذائی خواہش بوقت حاجت خود بخود پوری کرتی ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ماں اس کی مطلب برآری سے اُکتا جاتی اور پرورش سے گھبرا جاتی۔

پھر جب اس کا جسم زور پکڑ لیتا ہے اور اس کے ظاہری اور باطنی اعضاء ہضم غذا کی قوت حاصل کر لیتے ہیں تو دانتوں کا آغاز ہوتا ہے، گویا عین حاجت کے وقت دانت پیدا ہوتے ہیں، نہ پہلے نہ بعد میں ساتھ ساتھ دیکھئے کہ بچہ میں عقل وتمیز دھیرے دھیرے آتی ہے اور یوں وہ درجہ کمال تک پہنچتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے وہ محض جاہل اور عقل وہم سے خالی ہوتا ہے، اگر پیدا ہوتے ہی اس میں عقل آجائے تو وہ وجود ہی میں آنا پسند نہ کرے اور ایک سخت حیرانی کے عالم میں پڑ جائے، پراگندہ عقل ہو جائے کیوں کہ وہ ایسی ایسی چیزیں دیکھے جو اس نے کبھی نہ دیکھی ہوں، ایسے ایسے امور سے دوچار ہو جن کا وہ کبھی عادی نہ رہا ہو، جب وہ اپنے کو ہاتھوں یا گودوں میں اٹھایا ہوا پائے یا گہوارے میں پڑا ہوا، کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھے تو بوجہ سمجھ بوجھ کے وہ اپنی بڑی ذلت وخواری محسوس کرے، حالانکہ پرورشی دور میں اس کا ان حالات سے گزرنا بھی لابدی ہے کیوں کہ ابتدائے آفرینش سے وہ نازک بدن نرم جسم کا ہوتا ہے، ان احتیاطوں کے بغیر چارہ نہیں۔

نیز بڑوں کے دلوں میں اس کے لئے محبت وشفقت کا وہ مادہ باقی رہے جو اب وہ ہر چھوٹے بچہ کے لئے اپنے دلوں میں پاتے ہیں کیوں کہ بچہ اپنی عقل کی بنا پر بڑوں کے کاموں میں اعتراض ونکتہ چینی کا دروازہ کھول دے اور اپنی راہ الگ نکالے اور یوں بڑوں کی ہمدردی کھو بیٹھے، لہٰذا قدرت کی کیا زبردست مصلحت ہے کہ بچہ میں عقل اور سمجھ رفتہ رفتہ بڑھائی جائے یک بیک نہیں۔ جب مصلحت کا تقاضہ ہوا تو عقل ملی، سمجھ کا تکمیلی درجہ پایا اور ہر شئے میں خطا اور صواب کی تمیز نصیب ہوئی، بچہ بڑھتے بڑھتے بلوغ کے درجہ پر جب گامزن ہوا تو نسل چلانے کے اسباب اس میں رونما ہونے لگے، چہرہ پر سبزہ کا آغاز ہوا اور اب صورت میں بچوں اور عورتوں سے جدا ہوا، نیز خوبصورتی کا جامہ بھی پہنا اور اگر بوڑھا ہو جائے تو چہرہ کی سلوٹوں اور شکنوں پر سبزہ نے پردہ کا کام بھی دیا۔

اگر بچی ہے تو قدرت نے اس کے چہرے کو بالوں سے خالی رکھا تا کہ اس کا چہرہ جمال اور خوب صورتی نہ کھو بیٹھے اور اس کی طرف مردوں کی رغبت نہ مٹ جائے اور اس طرح نظام نسل میں خلل پڑ جائے۔ پس ان تمام بیان کردہ حالات کو دیکھ کر سوچئے کہ یہ مصلحتوں سے بھرا قدرت کا نظام خدا کے سوا کسی اور کے ہاتھوں سے کب وجود پا سکتا ہے؟

شکم مادر میں بچہ کی حالت پر ایک اور پہلو سے نظر عبرت ڈالئے، قدرت نے رحم میں اس کے لئے خون کی غذا مقرر فرمائی، اگر اس کو خون نہ ملے تو یہ رحم میں پڑا پڑا سوکھ جائے جس طرح پودا زمین میں پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے، پھر بوقت پیدائش اگر درد زہ نہ اٹھے تو یہ شکم مادر کو نہ چھوڑے اور نتیجہ یہ ہو کہ رحم میں رہ کر خود بھی ہلاک ہو اور ماں کو بھی ہلاکت کے گھاٹ اتار دے۔

پیدا ہونے کے بعد اگر ماں کا دودھ اس کو موافق نہ آئے تو یہ بری طرح بھوک پیاس کا شکار بن جائے اور ہلاک ہو، اگر دوسری غذا اس کو دی جائے تو وہ اس کو موافق نہ آئے اور اس کا بدن اس کو قبول نہ کرے، مقررہ وقت پر اگر دانت نہ پیدا ہوں تو یہ روٹی کو کیسے چبائے اور نگلے، دودھ پر کب تک اپنی گزر بسر رکھے، محض دودھ سے اس کا جسم قوت نہ

پکڑے، چہرہ پر بال نہ اُگیں تو مرد، عورت اور بچہ کے مشابہ ہو جائے اور مذکر و مؤنث، چھوٹے اور بڑے میں تمیز اٹھ جائے نیز بغیر بالوں کے مرد میں ہیبت وجلال شان ووقار نہ پیدا ہو جو مرد کا زیور ہے۔

خیال کیجئے کہ کون سی ایسی ذات ہے جس نے ان سب چیزوں کو ایسے انداز سے پیدا کیا کہ ان سے مذکورہ مقاصد پورے ہوں، لامحالہ یہ وہی ذات ہو سکتی ہے جس نے ہر شئے کو کتم عدم سے نکال کر اس کو وجود کا جامہ بخشا اور پھر اس پر ہر طرح کا احسان و کرم فرمایا۔

ہر امر میں عجیب کرشمہ نظر آتا ہے، دیکھئے آئندہ نسل چلانے کے لئے شہوت کا مادّہ پیدا ہوا اور یہ مادّہ مرد و عورت کے میل ملاپ کا ذریعہ بنا اور مخصوص راہ اور ممتاز اسلوب سے نطفہ نے رحم عورت میں جگہ پکڑی۔ اس نطفہ نے رحم میں پہنچ کر عجیب عجیب رنگ بدلے، انسانی شکل اختیار کی، ہر عضو انسانی خاص، خاص مقصد کے لئے بنا آنکھوں نے صرف دیکھنے کا کام دیا، ہاتھوں نے پکڑنے، کھینچنے اور ضرر کو دور کرنے کا مقصد پورا کیا، پاؤں دوڑنے کے کام میں آئے، معدہ کا کام کھانا، ہضم کرنا قرار پایا، جگر غذا سے خون بنانے کا کام دینے لگا، منہ کا مقصد بولنا ٹھہرا، نیز منہ سے یہ غرض بھی پوری ہوئی کہ یہ غذا کو اندرون بدن پہنچانے کا راستہ بنا اور اسی نے باطن بدن کے فضول مادّے کو نکالنے کا کام بھی دیا، بس اسی طرح آپ اگر ہر عضو بدن کے مقاصد واغراض پر غور کریں گے تو ہر ایک میں بیش از بیش مصالح اور حکم پائیں گے اور حیرت میں پڑ جائیں گے۔

غذا اِدھر معدہ میں پہنچی اُدھر اس نے غذا کو پکانا شروع کیا، غذا کو پکا کر اس سے ایک لطیف رقیق مادہ نکالا اور اس کو باریک باریک رگوں کے ذریعہ جگر میں بھیجا، یہ باریک رگیں اس رقیق مادّے کے لئے چھلنی کا کام دیتی ہیں اور گاڑھے مادّہ کو چھانٹ دیتی ہیں کیوں کہ جگر اس کو برداشت نہیں کر سکتا، یہ چونکہ خود باریک پیدا ہوا ہے رقیق مادّے کو قبول کرتا ہے، پھر ایسے لئے ہوئے مادّہ کو جگر خون کی شکل میں تبدیل کر کے اس کو مقررہ راستوں سے سارے بدن میں بھیج دیتا ہے اور ہر حصہ بدن خواہ خشک ہو خواہ تر اپنے مناسب حصہ لے لیتا ہے، اس غذائی مادّہ میں جو فضلہ ہوتا ہے وہ اپنے مخصوص اعضاء میں پہنچ جاتا ہے۔

یہ فضلات کے اعضاء گندے غلیظ مادّہ کو اپنے اندر لے کر اس کو بدن میں جانے سے روک لیتے ہیں کیوں کہ یہ اگر بدن میں پھیل جائے تو بدن کو بیمار ڈال دے، بدن کے ایک ایک حصہ پر نظر ڈال کر دیکھئے کہ قدرت نے کونسا عضو بیکار پیدا کیا ہے۔ آنکھ پیدا کی تاکہ چیزوں کو دیکھے، رنگوں کا پتہ لگائے۔ اگر رنگ پیدا ہوتے اور آنکھ نہ پیدا ہوتی تو رنگوں کی پیدائش کا مقصد ہی فوت ہوتا یا آنکھ ہوتی مگر اس سے نور خارج نہ ہوتا تو آنکھ سے فائدہ کیا پہنچتا؟ کان آواز سننے کے لئے بنے ہیں، اگر آواز تو ہوتی مگر کان نہ ہوتے تو آوازوں کی خلقت ہی بے کار ٹھہرتی۔

یہی حال سارے حواس بدن کا ہے، ساتھ ساتھ ایک اور فلسفہ بدن پر غور کیجئے کہ ہر حس کے کام کرنے میں دوسری چیزوں کو بھی دخل ہے جن کے بغیر حس بیکار رہتی ہے، مثلاً اگر روشنی نہ ہو تو آنکھ چیزوں کو کیا دکھائے؟ ہوا نہ ہو تو کان آوازیں کیسے سنیں؟ اندھے کو دیکھئے کہ اس کو پتہ نہیں کہ اس کا قدم کہاں پڑتا ہے؟ اس کے سامنے کیا ہے؟ کس رنگ کا ہے؟ کونسا دشمن اس پر حملہ آور ہے؟ کیا آفت اس پر آ رہی ہے؟ اسی طرح اور بہت سی معلومات سے غافل رہتا ہے۔

بہرے کو دیکھئے کہ بے چارہ بات چیت اور گفتگو کے مزے سے محروم رہتا ہے، اچھی خوشگوار آوازوں اور دلنشیں سروں سے ناواقف ہوتا ہے، مخاطب پر بوجھ اور بار ہوتا ہے، آخر وہ ناامید ہو کر اس سے جان چھڑاتا ہے، لوگوں کے حالات نہیں سنتا، موجود رہ کر بھی غائب کی طرح بنا رہتا ہے، زندہ ہو کر بھی مردہ سے بدتر ثابت ہوتا ہے، ہمیں طور اگر انسان عقل ہی سے محروم ہو تو چوپایوں سے بدتر ہے۔

لہٰذا غور کیجئے کہ قدرت نے ان اعضاء سے انسانی مقاصد واغراض کس حسن وخوبی سے حل فرمائے اور یوں انسان کو صلاح وکامرانی کے درجہ پر پہنچایا۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو انسانی نظام سخت خلل پذیر ہو اور انسان بڑی مصیبت میں پڑ جائے، اب جو انسان ان اعضاء میں سے کسی عضو کو کھو بیٹھتا ہے اس کی بھی مختلف مصلحتیں پیش نظر ہوتی ہیں، مثلاً یہ کہ مبتلا شخص اپنی محرومی سے کچھ نصیحت وہدایت حاصل کر لے، نعمت الٰہی کی قدرشناسی کا سبق سیکھے اور مصیبت پر صبر وشکر کر کے آخرت میں اجر وثواب کا مستحق بنے۔

ملاحظہ کیجئے خالق عالم کی طرف سے نعمت کے ملنے اور نہ ملنے دونوں میں کیا کیا مصلحتیں مضمر ہیں، اعضاء میں بعض تنہا اور اکیلے پیدا ہوئے ہیں اور بعض دُہرے اور جوڑے۔ اس عمل میں بھی عجیب حکمت و

راز پوشیدہ ہے۔ مثلاً سر صرف ایک ہے اور وہ سب حواس کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اگر ایک سر نہ ہوتا بلکہ دو ہوتے تو دوسرا سر بدن پر صرف بوجھ ہوتا، حاجت روائی میں اس کو کچھ دخل نہ ہوتا، کیوں کہ اگر تکلم یا گفتگو کا کام مثلاً ایک سر سے لیا جاتا تو دوسرا سر محض بے کار ثابت ہوتا۔ اس کی کوئی حاجت نہ ہوتی اور اگر تکلم کا کام دونوں سے لیا جاتا تو بھی ایک سر فضول ہی ثابت ہوتا، حاجت روائی ایک سے ہوجاتی۔ اگر ایک سر سے ایک گفتگو ہوتی اور دوسرے سے دوسری اس کے مخالف تو بے چارہ مخاطب مقصد کا پتہ لگانے سے عاجز رہتا، مخاطب تو واضح کلام کو سمجھتا ہے، اختلاف کلام میں اس کی عقل کوئی نتیجہ نہیں نکالتی، ہاتھ دہرے پیدا ہوئے، ایک ہاتھ ہوتا تو انسان کو فائدہ نہ پہنچتا اور کارآمد برآری اس کے لئے مشکل ہوجاتی۔

غور کیجئے جس شخص کا ایک ہاتھ سوکھ جاتا تو اس کا کام ادھورا ہی رہ جاتا ہے، وہ کس قدر بھی کوشش کرے اس کے کام میں مضبوطی نہیں آ[تی او]ر ہاتھوں والے کا مقابلہ ہرگز نہیں کرسکتا، دونوں پاؤں کا فائدہ بھی واضح [ہے]، آواز میں کام آنے والے اعضاء کو دیکھئے کہ کیا حیرت کاری دکھارہے ہیں؟ زخرہ کی نالی کی تخلیق آواز نکالنے کے لئے ہوئی، زبان، ہونٹ اور دانتوں کا کام الفاظ کو مختلف سانچوں میں ڈھالنا ٹھہرا، چنانچہ جس شخص کے سارے دانت گرجائیں تو اکثر اس کی گفتگو میں بہت فرق آجاتا ہے۔

حلق کی نالی ٹھنڈی تازہ ہوا کو پھیپھڑے تک پہنچاتی ہے اور پے درپے سانسوں سے دل میں فرحت پیدا کرتی ہے، زبان جیسا کہ بیان ہوا کھانے کو الٹ پلٹ کرتی ہے، کھانے پینے کی چیزوں کو نگلنے میں بہت کچھ مدد دیتی ہے، دانت کھانا کھانے میں زبردست حصہ لیتے ہیں نیز ہونٹوں کے لئے ٹیک کا کام بھی دیتے ہیں کہ ان کو منہ کے اندر کی جانب جھکنے سے روکتے ہیں، ہونٹ پینے کی چیز کو چوستے ہیں اور چیز کو دھیرے دھیرے بقدر خواہش اندر حلق میں پہنچاتے ہیں اور یہ منہ کے لئے دروازے کا کام بھی دیتے ہیں۔ ہمارے اس بیان سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ ہر عضو بدنی بیش از بیش فائدے اپنے اندر رکھتا ہے، نہ اس میں زیادتی کی جاسکتی ہے نہ کمی، کیوں کہ یہ قادر مطلق اور علام الغیوب کی کاریگری ہے۔

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل

تعلیم وتربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ

کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ
A.C.N0
019101001186
ICICI BANK SAHARANPUR
IFSC COD N. ICI000191

تجربات شاہد ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار اور دھندہ عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا اجر وثواب دونوں جہاں میں وصول کریں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

قسط نمبر: ۳

بچے اور ستارے

حضرت کاش البرنیؒ

برج جوزا والے بچوں کی شخصیت

اس کا نشان دو بچے ہیں، لڑکا اور لڑکی جو ہاتھوں میں ہاتھ لئے قدموں کی ہم آہنگی کے ساتھ مصروف ہم سفر دکھائی دیتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے بچے کی شخصیت دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

ظاہری وجاہت

لمبے تڑنگے، متوازن اور دبلی پتلی جسامت کے مالک ہوتے ہیں، نقوش یا تو عقابی ہوں گے یا پھر سادے، خصوصاً منہ کی شکل خوبصورت ہوتی ہے، ناک اور منہ کے درمیانی خدوخال بڑے تیکھے اور خوبصورت ہوتے ہیں، اکثر کی آنکھیں بڑی چمکدار مگر بے سکونی کی مظہر ہوتی ہیں، سر لمبا مگر پیشانی تنگ ہوتی ہے، یہ بچے پھرتیلے ہوتے ہیں کیوں کہ ان کی عادات میں اضطراب کی علامات ہوتی ہیں، لہٰذا کہیں بھی یہ سکون سے نہیں بیٹھ سکتے، انگلیاں گوشت پوست سے ڈھکی ہوئی مگر لمبی ہوتی ہیں، ناخن لمبے مگر خوبصورت ہوتے ہیں۔

عادات وخصائل

جونہی یہ پیدا ہوتے ہیں اس وقت سے اپنا شور وشغف شروع کردیتے ہیں، یہی ان کی فطرت کا کا خاصا ہوتا ہے، ان کے دماغ میں سکون قطعاً نہیں ہوتا، اضطرار اور بے قراری کے ساتھ رونا دھونا، تڑپنا، کسمسانا ان کی عادت ہوتی ہے، مگر حساس ہوتے ہیں، فوراً کسی آواز کی طرف متوجہ ہونا، غور وخوض سے آواز سننا حساس ہونے کی دلیل ہے۔ ابتدائی یادداشت بہر حال اچھی ہوتی ہے مگر بعد میں بے سکونی کا شکار ہوجاتے ہیں، بعض حالات کا اثر ان پر شدید ہوتا ہے، جیسے بے چینی میں بخار اور پریشانی میں تشنجی کیفیت کا اظہار۔

یہ بچے اصول کی پابندی سے بری ہوتے ہیں، ابتدا میں اچھی غور وپرداخت کے سبب بہتر انسان بن سکتے ہیں، کیوں کہ طبع جذباتی اور ہر چیز کے اثر کو فی الفور قبول کرلینے والی ہوتی ہے۔

کمزوریاں

عادات میں بے اطمینانی، بے وفائی، خودغرضی، تضیع اوقات کی عادت اور بری باتوں کی عادت ہوتی ہے اور عامیانہ تصورات کے خالی خولی ڈھانچے بنے رہتے ہیں۔

تربیت

پابندی سے اوصاف حمیدہ سکھانے کی کوشش ہونی چاہئے، ان کے ذہن سے بے سکونی کو نکالنے کا مؤثر طریقہ اختیار کرنا چاہئے چنانچہ یہی کوشش ان کو دوسروں کے ساتھ بھائی چارہ، دوستی اور اخلاق سے پیش آنے پر مجبور کرسکتی ہے، کبھی ان کی حرکات کو نظر انداز نہ کیجئے، ماسوائے اس کے کہ ان میں کوئی اچھی عادات پیدا ہورہی ہوں اور ان کی محرک وہ وجہ ہوسکتی ہے جو آپ کی نگاہ میں ہو، چنانچہ کسی حد تک مناسب موقع دیجئے تاکہ وہ اپنے طور پر کچھ اچھی قوت فیصلہ کے عادی ہوسکیں کیوں کہ اچھی عادتیں جو آپ سکھا رہے ہیں، وہ یقیناً ان کا اثر لیں گے، قبل اس کے کہ کوئی چیز غلط ہوجائے، بنیادی طور پر ان کی نگرانی کیجئے اگر آپ کی باز پرس سے کسی وقت وہ بے سکونی محسوس کریں تو بردباری سے دوسری طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں اور ان کے ذہن سے اس بازگشت کو کسی طرح محو کرادیں، جس کا اثر ان کے ذہن پر بھاری بوجھ بن کر چھا گیا ہوا ہے، کسی دوسری مناسب تفریح کا موقع دیجئے، عین ممکن ہے، آپ کی یہ بردباری ان کی شخصیت میں تعمیری کردار ادا کرجائے۔

پابندیٔ وقت کا عادی بنائیے، مناسب وقت پر مناسب غذا،

FREE AMLIYAAT BOOKS

مناسب ورزش اور مناسب نیند کا بندوبست کیجئے اور جب وہ ہوشیار ہوجائیں تب بھی انہی کا اصول کی پیروی کرائیں، ان کو ہر وقت کتابوں کا کیڑا نہ بننے دیں، بے وقت کھیل کود، بوکسنگ اور لڑائی جھگڑے سے بچائیں، بعض اوقات ان کو سزا بھی دیں اور غلطیوں کا احساس دلائیں، تب ہی وہ اچھی شخصیت میں ڈھل سکتے ہیں۔ اگر وہ بلوغت کی حدود سے آگے بڑھ گئے ہوں تو بھی ان کی نگرانی سے غافل نہ ہوں۔

منازل نشو ونما

ان بچوں کے لئے پانچ سال سے دس اور پندرہ سال کا عرصہ بڑا اہم اور فائدہ مند ہوتا ہے، اس میں آپ کی نگہداشت ان کو بہتر انسان بناسکتی ہے، کیوں کہ یہی عرصہ ان کی شخصیت کی تعمیر کی منزل ہوتی ہے۔

ان کا جوڑ برج دلو (پیدائش جنوری ۲۰ سے فروری ۱۸) والے 'پھر برج میزان (پیدائش ستمبر ۲۴ سے پیدائش فروری ۱۹ سے مارچ ۲۰' ۔) کے ہیں یا پھر برج سنبلہ (پیدائش اگست ۲۴ سے ستمبر ۲۳) کے درمیان پیدا ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆اپنے پڑوسی سے بھی تم اسی طرح پیار کرو جس طرح تم اپنی ذات سے پیار کرتے ہو۔

☆اللہ کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

☆شریفانہ انداز میں گفتگو کرو، ہمیشہ سیدھی اور صاف بات کرو۔

☆دنیا کی ساری نعمتیں کام میں لاؤ لیکن بے اعتدالی سے بچے رہو

☆برائی کو بھلائی سے رفع کیا کرو۔

☆ والدین، رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ سلوک کیا کرو

دھلی میں

طلسماتی دنیا اور طلسماتی دنیا کے تمام خاص نمبرات

اس کتب خانہ سے خریدیں

کتب خانہ انجمن ترقی اردو

نزد مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ والی گلی

دوکان نمبر:4181-اردو بازار جامع مسجد دہلی

فون نمبر:011-23276526

مختلف پھولوں کی خوشبو

مرتب: نازیہ مریم

آج کے دور میں انسان اتنی ڈھیر ساری مصروفیتوں میں مبتلا ہے کہ واقعتاً اسے سر کھجانے کی بھی فرصت میسر نہیں ہے لیکن انسان کو آرام کی بھی ضرورت پڑتی ہے، دل کو سکون اور ذہن کو راحت ملنی بھی ضروری ہے۔ کام سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ تھکن محسوس کریں، جب آپ یہ ضرورت محسوس کریں کہ کوئی لوری سنائے اور کوئی آپ کے دل اور ذہن کو فرحت بخشے اس وقت آپ مختلف پھولوں کی خوشبو کا مطالعہ کریں، نازیہ مریم کی ترتیب دی ہوئی یہ کتاب نہ صرف آپ کو روحانی سکون بخشے گی بلکہ یہ کتاب آپ کی معلومات میں زبردست اضافہ بھی کرے گی۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ وہ سکونِ دل محسوس کریں گے کہ جس سکون دل سے آج کے دور کا ہر انسان دن بہ دن محروم ہوتا جارہا ہے۔ اس کتاب کی پذیرائی ہزاروں لوگوں نے کی ہے اور ہزاروں قارئین اس کتاب کی افادیت کو محسوس کرتے ہیں، ہمارے دور اندیش قارئین نے اپنے حلقہ احباب میں بطور تحفہ پیش کیا ہے۔

قیمت 100 روپے، علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند ۲۴۷۵۵۴ — فون نمبر: 09756726786

پراسرار مخلوقات

مرتب: انتخاب عارف صدیقی امروہہ موبائل:9897863008

آج ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ جب روحانی علوم اور صاحب علم دونوں معدوم ہوتے جارہے ہیں، عوام روحانی علوم سے بدظن اور خواص غیر مطمئن نظریہ رکھتے ہیں۔

ایسا کیونکہ ہے؟ اس لئے کہ وہ لوگ روحانی علوم کی الف سے بھی واقف نہیں تھے، ان شعبدبازی نے روحانی عامل کا لبادہ اوڑھ کر عوام کو خوب لوٹا حصول علم کے لئے ایک عمر چاہئے۔ یہ علوم برسوں اساتذہ کی خدمت اور محنت کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔

عام طور سے ہمارے ذہنوں میں ''پراسرار مخلوق'' کے بارے میں کچھ سوالات جنم لیتے رہے ہیں، خواہ کوئی پڑھا لکھا شخص ہو یا ان سوالوں کے بارے میں ضرور سوچتا ہے اور اکثر محفلوں میں ان سوالات پر بحث تکرار ہو جاتی ہے قصوں، کہانیوں میں بھی ان چیزوں کو مرکزی کردار دے کر ان کو مزید پراسرار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس روحانی مخلوق کی کیا حقیقت ہے، عاملین وکاملین (روحانی اسکالر) کیا فرماتے ہیں ان پراسرار مخلوقات کے بارے میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ **ھواتف** : یہ ایک مخفی مخلوق ہے یہ عمل کے دوران عامل کے گردش ایک معاون ومددگار قوت کے طور پر مامور مقرر کی گئی ہے ہر شخص فکر وذکر اور اپنے مرشد وروحانی پیشوا کی نگرانی ودرجات کے ساتھ ہواتف جیسی نادیدہ مخلوق کی تسخیر کر سکتا ہے، یہ ایک نورانی مخلوق ہے یہ مخفی مخلوق انسان کے جیتے جی یعنی جب تک انسان کے مادی جسم میں اس کی روح موجود رہتی ہے اس وقت تک انسان کے ساتھ ہی رہتی ہے اس سے کبھی جدا نہیں ہوتی، یہ مخلوق روحِ انسانیہ سے ایک مافوق قوت ہے جو روح اور صاحب روح دونوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ (انوار طلسمات ص ۱۶۶)

۲۔ **رجال الغیب** : بعض عاملین نے ان کو فرشتوں کی ایک جماعت کہا یہ اللہ کے بندوں کی غیبی مدد کرتی ہے ان فرشتوں سے عاملین کا سابقہ پڑتا ہے، ماہرین عملیات کا کہنا یہ ہے دوران عمل ان فرشتوں سے عاملیں کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ان فرشتوں کی پشت عامل کے سامنے ہونی چاہئے اگر رجال الغیب عامل کے روبرو ہوں تو عامل کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ ''حیات نظام'' کے مصنف کہتے ہیں کہ رجال الغیب ایک مخلوق ہے جس کو بعض لوگ جن کہتے ہیں، بعض ملائکہ کہتے ہیں، لیکن حیات نظام کے مصنف کی تحقیق یہ ہے رجال الغیب کا تعلق جنوں سے ہے نہ کہ ملائکہ سے ہے، اعلیٰ حضرت بریلوی قدسرہٗ بھی رجال الغیب کو ملائکہ تسلیم نہیں کرتے، آپ فرماتے ہیں رجال الغیب ملائکہ نہیں لفظ ''رجال'' سے واضح ہو رہا ہے ملائکہ پاک ہے رجال اور نساء ہے۔ (الملفوظ کامل حصہ ۴، ص ۱۰)

عاملین نے رجال الغیب کو بیس اقسام میں منقسم کیا ہے۔

(۱) قطب الاقطاب (۲) قطب الارشاد (۳) قطب المدار (۴) غوث (۵) ابدال (۶) اوتاد (۷) امامان (۸) مفردان (۹) مستورین (۱۰) اخیار (۱۱) ابرار (۱۲) نقبا (۱۳) نجبا (۱۴) مکتوبان (۱۵) متوکلان (۱۶) منعمان (۱۷) سابقان (۱۸) مدبران (۱۹) دستگیران (۲۰) محسنان۔

رجال الغیب کو مردانِ خدا بھی کہا جاتا ہے سید الرجال الغیب ''سیدنا خضر علیہ السلام'' کہلاتے ہیں مزید تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی قدسرہٗ کی مایہ ناز تصنیف ''رجال الغیب''

۳۔ **ابدال** : یہ دنیا میں سات اقالیم پر متعین ہیں یہ سات انبیاء کے مشرب پر کام کرتے ہیں یہ لوگوں کی روحانی امداد کرتے ہیں اور عاجز اور بے کسوں کی فریاد رسی پر مامور ہیں۔ اقلیم اول کے ابدال قلب ابراہیم کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالحیٔ ہے، اقلیم دوم کے ابدال قلب موسیٰ کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالمنعم ہے، اقلیم سوم کے ابدال قلب ہارون کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالمرید ہے، اقلیم چہارم کے ابدال قلب ادریس کے تحت کام کرتے

ہیں ان کا نام عبدالقادر ہے، اقلیم پنجم کے ابدال قلب یوسف کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالقدیر ہے، اقلیم ششم کے ابدال قلب عیسی کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالسمیع ہے، اقلیم ہفتم کے ابدال قلب آدم کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالبصیر ہے، ان سات حضرات میں عبدالقادر اور عبدالقاہر کو ان سرکش قوموں پر مسلط کیا جاتا ہے جو ظلم وستم کو اپنی زندگی کا شعار بنالیتی ہیں۔

اخیار : ابدال میں چالیس اخیار کہلاتے ہیں۔

نقبا : یہ تین سو ہیں سب کا نام علی ہے۔

نجبا : یہ تعداد میں ستر ہیں نام حسن ہے مصر میں رہتے ہیں۔

عمد : یہ چار ہیں محمد ان کا نام ہے زمین کے مختلف خطوں میں کام کرتے ہیں۔

مکتومان : یہ حضرات چار ہزار کی تعداد میں ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو پہنچانتے ہیں، مگر لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو نہیں پہنچان سکتے ان پر اپنا حال آشکار نہیں ہوتا۔

۴۔ **قلندر** : صوفیہ کے ہاں قلندر کا مقام بہت بلند مانا گیا ہے یہ لفظ سریانی زبان میں اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے قلندر حالات ومقامات اور کرامات سے تجاوز کرتا ہے عالم ہے مجرد ہو کر اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے، حضرت شاہ نعمت اللہ والی کی رائے میں ''جب ایک صوفی منتہی اپنے مقاصد کو پالیتا ہے تو وہ قلندر کے مقام پر پہنچ جاتا ہے'' اہل شریعت کے نزدیک قلندر وہ شخص ہے جو دونوں جہاں سے پاک وآزاد ہے اگر ذرا بھی اسے کونین سے لگاؤ ہو تو وہ مذہب قلندر سے دور اور صاحبان غرور میں شامل ہیں یہ جو مشہور ہیں دنیا میں ڈھائی قلندر ہوئے ایک بوعلی شاہ قلندر، شہباز قلندر اور حضرت رابعہ بصری، اہل شریعت کے نزدیک یہ غلط ہیں قلندروں کی تعداد شمار سے باہر ہے فقط ڈھائی قلندر کا تصور بے اصل (حقیقت) نہیں ہے۔

۵۔ **غول بیابانی** : عاملین نے فرمایا یہ جنگلوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں ہاتھوں میں شمعیں روشن کر کے جنگل میں دوڑتے ہیں لوگوں کو راستے سے بہکاتے ہیں، غول بیابانی کا جس کسی پر اثر ہو جاتا ہے اس میں یہ علامتیں پائی جاتی ہیں زمین کی مٹی یا درختوں کے خشک دتر پتے کھاتا رکھاتی ہے کبھی جانوروں جیسی آواز نکالتا رنکالتی ہیں، نہ کھانا کھاتا رکھاتی ہے کبھی جانوروں جیسی آواز نکالتا رنکالتی نہ پانی پیتا رپیتی ہے، اگر چہ غول بیابانی کا اثر بہت کم ہوتا ہے جب غول بیابانی کا لشکر نکلتا ہے تو سرخ آندھی آیا کرتی ہے، آسمان سرخ ہو جاتا ہے، آفتاب چھپ جاتا ہے، ایسے وقت میں عاملین وکاملین (روحانی اسکالر) فرماتے ہیں، عورتوں اور بچوں کو ضرور بچایا جائے اس کے بادشاہ کا نام ''عادل شاہ بیابانی'' ہے جو عامل اس بادشاہ کی تسخیر (تابع) کر لیتا ہے وہ آسیب زدہ مریض پر صرف توجہ کے لئے کہتا ہے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

۶۔ **چھلاوہ** : یہ ایک مسخر روح ہے اور انسان کو دھوکہ دے کر اپنا جی خوش کرتی ہے مگر انسان کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے یہ انسان وحیوان کی شکل وصورت اختیار کر لیتی ہے اور پھر اپنا جسم، قد اور وزن مبالغہ کی حد تک بڑھنا شروع کر دیتی ہے، انسان سارے خوف سے ڈر جاتے ہیں، چاندنی راتوں میں پیدال سفر کرنے والے صحرا (جنگل) کے مسافر اکثر اس کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔

۷۔ **بیر** : یہ شیطان کے اقسام میں سے ہوتے ہیں منتر اور سفلی اعمال کے مطیع رہتے ہیں اسمائے باری تعالیٰ سنتے ہی بھاگ جاتے ہیں اور کلمات کفریہ وشرکیہ دل سے سنتے ہیں اہل ہنود کے اعمال میں بارہ بیر اور باون جوگن مشہور ہیں۔

۸۔ **کالی مائی** : کالی مائی سے متعلق بکھرے ہوئے واقعات کا سرے سے انکار نہیں کیا جاسکتا اس کی کچھ نہ کچھ حقیقت ہے، کالی مائی سفلی عمل کو نے والی جادوگرنی کی روح بد ہے اور اس کے کسی بگڑے ہوئے جادو (عمل) کی صورت ہیں جو خوفناک صورت اختیار کر کے اللہ کی مخلوق کو ستاتی پھرتی ہے یہ بات واقعات ومشاہدات سے ثابت ہے کہ سفلی جادو جن کی طرح بولتا ہے گویا کہ یہ اس کا اپنا ایک وجود ہوتا ہے جو دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو گزند پہنچاتا ہے عام لوگ اس بڑابڑاہٹ اور بکواس کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں جن بول رہا ہے جب کہ وہ جادو (سحر) ہوتا ہے اور کسی کا چڑھایا ہوا ہوتا ہے یا پھر کسی کا بھٹکا ہوا عمل ہوتا ہے الحمد اللہ ہم صاحب ایمان، صاحب عقیدہ ہیں ہمارا ایمان ویقین کہتا ہے اس دنیا میں بے شمار ولاتعداد مخلوق ایسی پیدا کی گئیں ہیں جو انسانوں کی ظاہر نظروں سے پوشیدہ ہیں نہ انسانوں کو اس

کا علم ہے ورنہ مشاہدہ ممکن ہے باقاعدہ ''کالی مائی'' کی کوئی نسل بھی اور وہ سب کی سب کالی مائی کے نام سے پہچانے جاتے ہوں۔

لم یلد ولم یولد : تو صرف اور صرف ہمارے رب کی صفت ہے اللہ کے ماسوا کوئی بھی متصف نہیں ہے یہ تو میرے رب کی خاص صفت ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی کو جنیں اس کے علاوہ دنیا میں جتنی بھی مخلوقات ہیں چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ ماسوا فرشتوں کے وہ باذن اللہ پیدا ہوتے ہیں باقی تمام مخلوقات میں توالد و تناسل کا سلسلہ ہے اور حد ہے کہ شیطان کی بھی آس اولاد ہے اور شیطان کی آبادی میں بھی انسانوں کی طرح ترقی ہو رہی ہے کالی مائی۔ کالی مائی کی بدکردار اور نافرمان عورت کی روح ہے جو دنیا میں صبح قیامت تک بھٹکتی رہے گی۔ آسمان وزمین اس کو پناہ دینے کے لئے تیار نہیں جیسے کہ فرعون کو آج تک زمین نے پناہ نہ دی۔ (واللہ اعلم)

۱۰۔ شیخ صدو : ۱۲ رویں صدی ہجری کے نصف آخر کے سنین امروہہ کی قدیم جامع مسجد (مسجد کیقبادی) کا ایک موذن شیخ صدرالدین عرف شیخ صدو تھا، روایات کے مطابق شیخ صدو کو عملیات کا بہت شوق تھا عملیات کے توسل سے شیخ صدو نے ''زین خان'' نام کا ایک موکل اپنے تابع کر لیا۔ زین خان نے شیخ صدو کی کسی بے احتیاطی کی وجہ سے باحالت جنابت (ناپاکی) اس پر قابو پالیا۔ اور اس کو مار ڈالا اس وقت سے شیخ صدو کی روح آوارہ پھرتی ہے، جس طرح پنجاب میں مکار یا بیمار عورتوں پر ''سخی سرور'' آجاتے ہیں، اسی طرح اس صوبہ میں خصوصاً اضلاع ایٹہ، متھرا، علی گڑھ وغیرہ کے ادنیٰ اور جاہل طبقہ کے ہندو و مسلم میں شیخ صدو بدنام ہیں، شیخ صدو کے معتقدین اس پر یقین رکھتے ہیں کہ عامل کی زندگی میں اس کے موکل خوبصورت اور جوان عورتیں اس کے پاس لایا کرتے تھے اس لئے مرنے کے بعد سے اس کی روح خوبصورت اور جوان عورتوں پر آجاتی ہے۔

اولیائے ظاہرین اور اولیائے مستودین : ان کے سپرد انصرام امور تکوینی ہوتا ہے، یہ اغیار کی نگاہوں سے مستور اور پوشیدہ ہوتے ہیں مگر یہ صاحب خدمت ہوتے ہیں انہیں صوفیہ میں رجال الغیب اور مردان غیب کہا جاتا ہے ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی اتباع میں ان کے قدم بہ قدم چل کر عالم شہادت تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور ''مستویٰ الرحمٰن'' کا مقام پاتے ہیں وہ نہ تو پہچانے جاسکتے ہیں اور نہ ہی ان کے وصف بیان کئے جاسکتے ہیں، حالانکہ وہ عام انسانی شکل میں رہتے ہیں اور عام انسانوں کے درمیان صبح شام مصروف رہتے ہیں، بقول کسی شاعر کے۔

نگاہ میں برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
یہ بات کیا ہے؟ انہیں دیکھنے کی تاب نہیں

۱۱۔ اقطاب : ہر زمانے میں صرف ایک قطب ہوتا ہے یہ قطب سب سے بڑا ہوتا ہے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے قطب عالم، قطب کبریٰ قطب الارشاد، قطب مدار، قطب الاقطاب، قطب جہاں اور جہانگیر عالم، عالم علوی اور عالم سفلی میں اسی کا تصرف ہوتا ہے اور سارا عالم اسی کے فیض و برکات سے قائم ہوتا ہے اگر قطب عالم کا وجود درمیان سے ہٹا دیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہو کر رہ جائے گا، قطب عالم براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکام و فیض حاصل کرتا ہے اور ان فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے، بڑی عمر پاتا ہے نور محمدی ﷺ کی برکات ہر سمت سے حاصل کرتا ہے۔

۱۲۔ امامان : قطب القطاب کے دو وزیر ہوتے ہیں جنہیں ''امامان'' کہتے ہیں ایک قطب کے دہنے ہاتھ رہتا ہے جس کا نام عبد المالک ہے دوسرا بائیں ہاتھ بیٹھا ہے ان کا نام عبدالرب ہے۔

۱۳۔ اوتاد : دنیا میں چار اوتاد ہوتے ہیں یہ عالم کے چاروں آفاق (گوشوں) پر متعین ہیں مغربی افق والے اوتاد کا نام عبدالودود ہے۔ مشرقی افق والے کا نام عبدالرحمٰن، جنوبی والے اوتاد کا نام عبدلرحیم اور شمالی والے کا نام عبدالقدوس ہے۔

۱۴۔ بھوت پریت : عاملین کے ارشاد کے مطابق جن وانسانوں کی طرح ایک مخلوق ہے جسے آدمی ہیں اور آدمی مرنے کے بعد کسی اخلاقی خرابی یا بدموت یعنی خودکشی یا ناحق قتل وغیرہ کی وجہ سے ارواح بھٹکتی رہتی ہیں اور ان کو ہی بھوت پریت کہا جاتا ہے (واللہ اعلم) بعض اہل اصحاب کا کہنا ہے کہ بعض زندگی میں انتھک محنت و کوشش کے بعد بھی اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہنے والی ارواح بعد مرنے کے بھٹکتی رہتی ہیں اور عالم سفلی میں بعض انسانوں کو نظر آتی ہیں۔ محنت میں بری طرح ناکام ہونے والی ارواح کے بارے میں یہی کہا

جاتا ہے کہ بعد مرنے کے یہی ارواح کو بھولی بھٹکی اور پیاسی ارواح کہا جاتا ہے جو روحیں اکثر ہوا کے اندر رہتی ہیں انکو بھوت کہا جاتا ہے اکثر یہ روحیں ناپاک ہوتی ہیں اس لئے ان کو بھوت پلید کہا جاتا ہے عاملین نے فرمایا بھوت پریت ایک مشابہ انسان ہیبت ناک چوٹی والا ناک میں باتیں کرتے ہیں بڑے بڑے ہاتھ لمبی لمبی ٹانگیں اور چہرہ بڑا ہیبت ناک ہوتا ہے۔

۱۵۔ **پلید** : اس کے بارے میں عاملین نے فرمایا جو کوئی نجات کی حالت میں ہلاک ہوجاتا ہے یا خودکشی کرتا ہے وہ ایک ہولناک قسم کا وجود اختیار کرلیتا ہے اس کو پلید کہا گیا ہے۔

۱۶۔ **دیو** : یہ عجیب الخلقت بہت جاندار جسم ہے سر پر اس کے دو سینگ اور بدن و پاؤں ہاتھی جسے اور پیچھے ایک دم جانوروں کی طرح جبکہ بازوں پر دو پر ہوتے ہیں یہ مختلف شکل صورتوں میں پائے جاتے ہیں ان کی مونث پری ہوتی ہے۔

۱۷۔ **ڈائن (چڑیل)** : یہ ایک عورت ہے جو چراغ پر سوار بڑے بڑے جوش وخروش میں کسی مقام پر انسانوں وحیوانوں کا کلیجہ چٹ کرجاتی ہے۔

۱۸۔ **موھنی** : عاملیں نے فرمایا اگر سانپ کی مادہ قسم بارہ برس تک پانی نہیں پیئے تو وہ ایک انتہائی خوبصورت کا روپ دھار کر انسانوں کو اپنے دامن میں پھانستی ہے۔

۱۹۔ **شھابہ** : یہ ایک لشکر ہاتھی گھوڑوں اور اونٹوں وغیرہ کے ہمراہ نمودار ہوکر ریگستانی صحراؤں میں یا پہاڑوں پر خیمہ زن ہوتا نظر آتا ہے اوجوں جوں قریب جائے یہ دور ہوتا چلا جاتا ہے اور اکثر مسافر اس کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔

۲۰۔ **شھید** : گردن سے پاؤں تک ایک جسم خن آلود اور سفید پوش ہوتا ہے اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوتا ہے یا آگے آگے الگ چلتا ہے اگر ایسا منظر انسان عالم بیداری میں دیکھ لے تو مارے دہشت کے ہارٹ فیل ہوجائے۔

۲۱۔ **خبیث** : ایک ہیبت ناک شکل وصورت کا شخص ہے جس کے منہ میں انگارے اور ناک کے دونوں نتھنوں سے چنگاریاں نکلتی ہیں سانس کے ساتھ آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور یہ اندھیری راتوں میں جہاں سخت اندھیرا ہو نظر آتا ہے۔

۲۲۔ **بھینسا** : سور کی مانند ایک قوی الجثہ جانور خوفناک شکل میں نظر آتا ہے جس کے منہ سے سور کی طرح دو بڑے بڑے دانت نکلے ہوتے ہیں۔

۲۳۔ **زچہ** : اگر کوئی غیر مسلم عورت جو بچہ جننے کے فوراً بعد چلے کے اندر مرجائے عاملین فرماتے ہیں تو وہ ایک قسم کی ڈائن کا روپ دھار لیتی ہے اور اکثر شیر خوار بچوں کا کلیجہ چٹ کرجاتی ہے۔

۲۴۔ **چڑیل** : اس کے پاؤں عموماً پیچھے مڑے ہوتے ہیں، ایڑیا سامنے اور پنجے پیچھے کو پھرے ہوئے اور ان کے پستان اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ اپنے کندھوں پر سے پیچھے کو لئے ہوئے یعنی لٹکائے ہوئے ہیں۔

۲۵۔ **جوگنا** : یہ ارواح خبیثہ کی اقسام میں سے ہیں سفلی علم والے منتروں کے ذریعہ اس کی تسخیر کرکے کام لیتے ہیں اہل ہنود اور سفلی عاملین کے یہاں بارہ پیر اور باون جوگن کا عامل بڑا طاقتور سمجھا جاتا ہے۔

۲۶۔ **روح** : یہ موضوع بہت ہی نازک اور طویل موضوع ہے، عاملین وکاملین کے منتخب ارشاد پیش خدمت ہیں۔

بہت سے عاملین نے روح کی دو قسمیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (۱) روح سلطانی (۲) روح حانی۔ روح حیوانی۔ بہت سے عاملیں نے تین قسمیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (۱) روح روحانی (۲) روح سلطانی (۳) روح جسمانیہ۔

روح سلطانی۔ اس کا مقام دل ہے، اس سے زندگی قائم ہے یہ موت کے وقت خارج ہوگی۔

روح حیوانی۔ اس کا مقام دماغ ہے جس سے ہوش وحواس بر قرار ہے یہ روح سونے کی حالت میں نکل جاتی ہے اور عالم خواب بن جاتی ہے۔

روح جسمانیہ۔ یہ گوشت خون اور رگوں وہڈیوں میں رہتی ہے، کفار ومشرکین کی ارواح سجین میں ہے عذاب میں مبتلاء ہیں۔

انبیاء اولیاء اہل ایمان کی ارواح علیین میں راحت وآرام والی ہیں آپس میں ملتی ہیں دنیا میں جو واقعات گزرے اور جو بعد والوں کو پیش آئے ان پر گفتگو کرتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کی روح مرنے کے بعد ایک ماہ تک اپنے گھر کے گرد پھرتی ہیں اور یہ دیکھا کرتی ہیں اس کے وارث مال کس طرح تقسیم کرتے ہیں، پھر مہینے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ مرنے والے کے لئے کون کون غمگین ہوتا ہے اور کون دعائیں مغفرت (ایصال ثواب) کرتا ہے پھر سال ختم ہو نے کے بعد یہ روح عالم ارواح میں جاملتی ہیں۔

۲۷۔ پری : اکثر و بیشتر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتی تھی بہت سے مخفی راز بتایا کرتی تھیں ایک آتشی مخلوق نہایت حسین و جمیل اور وجیہہ و شکیل بڑی خوبصورت عورت کی صورت ہے۔ سب کی سب ہوا میں پرواز کرتی ہیں پریاں نورانی و قرآنی عمل کے ذریعہ تسخیر بھی ہو جاتی ہیں۔

۲۸۔ نسادان : شیرخوار بچے ''ام الصبیان'' کے مرض یا خلل آسیب سے مرجاتے ہیں تو مرنے کے بعد ایک ایسی چیز بن جاتے ہیں کہ جب وہ کسی کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں تو ان کا اترنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ نہ تو کسی عامل کی سنتے ہیں اور نہ ان کی کوئی سمجھتا ہے، اس کے زیر اثر مریض کے سر میں شدت کا درد ہوتا ہے کسی میڈیسن سے افاقہ نہیں ہوتا، سر ہر وقت بھاری رہتا ہے۔

۲۹۔ وبلو بلیات : یہ ارواح خبیثہ ہے ہر شکل میں نظر آسکتی ہیں اور قلب میں سما سکتی ہے انسانوں کی دشمن ہیں اور ہلاکت کے در پے رہتی ہیں۔ مختلف اشکال میں سامنے آجاتی ہیں شیخ محقق نے عوثقی مدنی قدسہٗ سے انھوں نے سید محمد یمنی سے روایت کیا۔ حضرت محمد یمنی اپنے گھر سے نماز فجر کے لئے تشریف لے گئے دیکھا مسجد کے منبر پر ایک بچہ بیٹھا ہے، آپ نے نماز ادا کی کچھ سوال نہ کیا گھر تشریف لے آئے وقت ظہر اسی منبر پر ایک جوان بیٹھا ہے آپ نے نماز ظہر ادا کی واپس بغیر کچھ سوال کئے تشریف لے گئے، اس طرح وقت عصر دیکھا وہاں ایک بوڑھا بیٹھا تھا آپ نے نماز عصر ادا کی بغیر سوال کئے گھر تشریف لے آئے، جب وقت مغرب تشریف لائے دیکھا اسی منبر پر ایک بیل بیٹھا ہے اب کہ بار آپ نے نماز مغرب میں پوچھ ہی لیا تو کیا ہے؟ اتنی مختلف حالتوں میں میں نے تجھ کو دیکھا اس نے کہا ''میں بلاء دوبا'' ہوں اگر آپ اس وقت مجھ سے کلام کرتے جب میں بچہ کی شکل میں تھی تو یمن شریف میں کوئی بچہ باقی نہ رہتا، اور اگر اس وقت کلام کرتے جب میں جوان تھا تو یہاں کوئی جوان نہ رہتا، یوہی اگر آپ اس وقت کلام کرتے جب میں بوڑھا تھا تو اس وقت شہر میں کوئی بوڑھا نہ رہتا۔ اب آپ نے اس حالت میں مجھ سے کلام کیا جب میں بیل ہوں اب یمن میں کوئی بیل نہ رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ غائب ہو گئی۔

حضرت محمد یمنی فرماتے ہیں یمن میں بیلوں میں مرگ عام ہو گی اگر اس وقت کوئی تندرست بیل ذبح کیا جاتا اس کو گوشت ایسا خراب ہو تا کہ کوئی کھا نہیں سکتا تھا، اس میں گندھک کی بوآتی۔ یہ رب کا حضرت محمد یمین پر خاص کرم تھا آپ نے پہلی دوسری اور تیسری حالتوں میں اس سے کلام نہ فرمایا۔ وبا و بلا کا ذکر حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا صدقہ ستر بلاؤں کو روکتا ہے، صبح تڑکے میں دیا گیا صدقہ بلا کو آگے نہیں بڑھنے دیتا، جب بندہ صدقہ دیتا ہے آنے والی بلا و با میں جنگ ہوتی ہے بلا و با کہتی ہے مجھے جانا ہے، صدقہ روکتا ہے یہاں تک کہ صدقہ بلا و وباء پر غالب آجاتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا دعاؤں سے آنے والی بلا و وبا دفع ہو جاتی ہے موجودہ بلاء و وبا بھی دفع ہو جاتی ہیں۔ (او کم قال رسول ﷺ)

۳۰۔ ہمزاد : انسان کے سایہ کو ہمزاد کہا جاتا ہے یہ ہر انسان کے ساتھ ہے، عاملین و کاملین عمل و اجازت کے ذریعہ اس کو تابع کرتے ہیں اور اس سے کام لیتے ہیں۔ ہمزاد کا وجود حدیث نبویؐ سے ثابت ہے۔

۳۱۔ جنات : قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے اس مخلوق کا وجود ثابت ہے بے شمار آیت مبارکہ اس مخلوق کے وجود پر شاہد ہیں، ۲۵ سورتوں میں جنات کا تزکرہ موجود ہے، ایک پوری سورت کا نام ہی سورۂ جن ہے، جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی، ان کا وجود انسانوں سے پہلے سے ہے، جس طرح حضور علیہ السلام انسانوں کے نبی ہیں اسی طرح جنات کے بھی۔ اسی لئے آپ کو نبی الثقلین کہا جاتا ہے۔

نبی کریم نے ان کے لئے گوبر، ہڈی، کوئلہ غذا مقرر کی کہا تمہیں اس میں لذت ملے گی اپنی امت کو کوئلہ ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمادیا ۔ جنات میں مذکر (مرد) مونث (عورت) بھی ہوتے ہیں شادی بیاہ کا سلسلہ بھی جاری ہے، جنات سے نکاح کرنا جمہور حضرات ائمہ کرام اور احناف کے نزدیک جائز نہیں۔ حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ صحابہ کے

جم غفیر میں فرمایا آج رات مجھ کو جنوں کے وفد میں جانا ہے اگر تم میں کوئی میرے ساتھ جانا چاہے تو اس کو اجازت ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں میں تیار ہوگیا اور سرکار کے ساتھ چل پڑا چنانچہ ہم مکہ سے باہر دور پہنچے سرکا نے زمین پر ایک لکیر (حصار) کھینچ کر فرمایا اس نشان سے باہر نہ جانا میں اسی نشان میں ٹھہر گیا اور سرکار آگے نکل گئے۔ میں نے دیکھا کہ سرکار کے اردگرد ایک عجیب عجیب شکلوں کی مخلوق جمع ہے اور اس اجتماع میں سرکار میری نظروں سے اوجھل ہوگئے سرکار رات بھر وہیں رہے اور صبح واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا میں نے گوبر، ہڈی، جنوں کے لئے غذہ مقرر کردی ہے ان دونوں چیزوں میں ان کو لذت ملے گی۔ غزوہ تبوک میں لوگوں نے ایک بڑا سانپ دیکھا جو بہت طویل تھا لوگ ڈر گئے سرکار سانپ کے سامنے آئے تھوڑی دیر بعد وہ سانپ غائب ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ ۸/ مسلمان جنوں میں ایک جن تھا اور تم سب کو اسلام علیکم کہہ کر گیا ہے۔ (ابونعیم)

آپ ﷺ نے جنوں کی تین قسمیں ارشاد فرمائیں۔

۱۔ ایک قسم وہ جو ہوا میں اڑتی ہے۔ ۲۔ دوسری وہ جو سانپ اور کتوں دیگر جانوروں کی شکل میں ہوتی ہے۔ ۳۔ تیسری وہ جو سفر اور قیام کرتی ہے۔ (بیہقی)

۳۲۔ منگل چماری : اس کا تعلق قوم جنات کے مالدار گھرانے سے ہیں یہ کسی کی نہ بہن بنا پسند کرتی ہے نا ماں صرف بیوی بن کر رہنا پسند کرتی ہے۔

۳۳۔ مجذوب : صوفیہ میں مجذوب کا مقام نہایت ہی نازک اور منفرد ہے ملامتیہ ریاکار سے بچنے کے لئے سنگ باری طفلاں امانہ کے مقام پر آکھڑا ہوتا ہے، قلندر علم و خرد کی قائم کردہ حدود کو توڑ کر دور اور پرے نکل جاتا ہے اور ان سرحدوں سے گزرتا ہوا کہتا ہے۔ ''آنجا رسیدہ ایم کہ عنقا نمی رسید'' صفیہ اسلام کے مجذوبین کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جسے تاریخ اور سیر نے اپنے دامن میں جگہ دی ہے۔ ''یہ بہشتی لوگ ہیں جو خاص کر بال پریشان اور میلے لباس والے ہیں کوئی ان کی قدر و منزلت نہیں کرتا وہ اگر امرء (کسی مالدار) کے گھر داخل ہونا چاہیں تو ان کو اجازت نہ دیں اور اگر نکاح کرنا چاہیں تو کوئی شخص ان کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اگر بات کریں تو کوئی ان کی باتوں کا نہ سنے اور ان کی آرزویں ان کے دلوں میں جوش مارتی ہیں۔ قسم خدا کی اگر ان کا نور قیامت میں مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کے حصہ میں آئے گا، دوسری روایت میں ان کے مناقب یوں بیان ہوئے ہیں۔ بہت سے خاکسار پورانے لباس والے ایسے ہیں اگر وہ خدا سے جنت کے طالب ہوں تو خدا ان کو عطا فرمادے۔ اگر دنیا کی کوئی چیز مانگے تو نہ دی جائے۔ میری امت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں اگر وہ تم سے دینار یا درہم مانگے تو تم نہ دو گے لیکن اگر وہ حق تعالیٰ سے بہشت مانگے تو ان کو عطا کردے گا۔ (کیمائے سعادت) سچے مجذوب کی اعلیٰ حضرت یہ پہچان ارشاد فرماتے ہیں جو سچا مجذوب ہوگا وہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ سچے مجذوب کے حالات پڑھیں تو پتا چلے گا وہ اپنا سر تو دے دیں گے پر شریعت کا مقابلہ نہ کریں گے حضرت سرمد شہید، ہرے بھرے شاہ، حضرت منصور حلاج اور حضرت موسیٰ سہاگ (رحمہم اللہ اجمعین) کے حالات شاہد ہیں سر تو دے دیا پر شریعت کا مقابلہ نہ کیا۔ اللہ کے نیک بندوں اور اولیاء کرام میں ایک خاص قسم مجذوبوں کی بھی ہے یہ وہ لوگ ہیں۔ جو خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد میں اتنا غرق ہو جاتے ہیں اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ دنیا والوں کو پاگل اور دیوانے نظر آتے ہیں۔ لیکن ہر پاگل اور دیوانے کو مجذوب نہیں خیال کرنا چاہئے۔ آج کل عام لوگوں میں یہ مرض پھیلا ہے کہ جس پاگل کو دیکھتے ہیں اس پر ولایت اور مجذوبیت کا حکم لگا دیتے ہیں اور اگر کوئی ہے بھی تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیجئے وہ جانے اور اس کا رب خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی مجذوب ہے اور وہ خدا کی یاد میں بیہوش ہو تو اس کا صلہ اور بدلہ اللہ دینے والا ہے آپ کے لئے دوری ہی بہتر ہے اور جو اہل علم و فضل اولیا و علماء کی صحبت اختیار کرنے کی فضلیتیں آئیں ہیں یہ مجذوبو کے لئے نہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں ہر کس و ناکس کو مجذوب نہیں سمجھ لینا چاہئے اور مجذوب ہو تو اس سے بھی دور ہی رہنا چاہئے کہ اس سے نفع کم ضرر زائد پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ (فتاوی مصطفویہ)

۳۴۔ مجدد : دین کو دوبارہ سے نئے سرے سے زیادہ کرنے والے کو مجدد کہتے ہیں، حدیث میں پاک ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کرے گا جو اس دین کو

ازسرنو نیا کردے گا، مجدد کبھی صدی میں ایک ہوتا ہے اور کبھی دو اور کبھی ایک جماعت۔

۳۵۔ **کر کبان** : عاملین فرماتے ہیں ایک نوری علوی مخلوق ہے بہت طاقتور اور زبردست قسم کی مخلوق تسلیم کیا جاتا ہے۔

۳۶۔ **مسان** : اس کے بارے میں سفلی عاملین کا اتفاق ہے کہ مسان روح حیوانی کا نام ہے جس کا تعلق جملہ مخلوقات جن وانس کے باطن سے ہے سفلی عملیات کے باب میں مسان سے مراد مردہ انسان وحیوان کی روح ہے جسے مرنے کے بعد جلا دیا جائے اور عامل اس روح کو اپنے ارادہ وعمل کی قوت سے تسخیر (تابع) کرے یہ ایک مخصوص اور مہلک (خطرناک) قسم کا مرض بن جاتا ہے جس میں جنات وشیطان اور انسان وحیوانات کی ارواح خبیثہ انسان کے جسم میں حلول کرجاتی ہے مسان اپنے باطنی وجود کے ساتھ مریض پر وارد ہوتا ہے یہ مرض دورے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جس سے مریض کے اعصاب متاثر ہوکر جسم میں تنج کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے مریض خوفناک صورت کا مشاہدہ کرتا ہے جن سے وہ خوفزدہ ہوکر چلاتا ہے، بڑبڑاتا، واہی، تباہی داو دھاڑ کرتا اور زمین پر گر پڑتا ہے، ایسے مریض کا علاج ابتدائی زمانہ میں ہی ممکن ہوتا ہے کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مرض مسان انسان کے جسم اور ارواح سے ایک تعلق پیدا کرلیتا ہے جو موت کے بعد ہی منقطع سے دور کرسکتا ہے البتہ عامل وکامل اپنی قوت ارادی اور روشن ضمیری سے اپنے مسان کو دور کرسکتا ہے۔ (بوستان طلسمات)

۳۷۔ **شیطان** : اس کے متعلق اللہ کریم نے قرآن کریم میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا یہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے یہ بہت تکبر کرنے والا گھمنڈ، حاسد، رب کا نافرمان، رب کی رحمت سے دور ہے عربی زبان میں ہر سرکش اور متکبر کو شیطان کہا جاتا ہے، شیطان اس لئے بھی کہا جاتا ہے اس نے رب سے سرکشی کی اس کا دوسرا نام ابلیس ہے جس کے معنی ہیں رب کی رحمت سے محروم اس کو طاغوت بھی کہا جاتا ہے جو حد سے تجاوز کرکے اپنے رب سے سرکشی کرے اور خود معبود بن کر بیٹھا، شیطان وہ بدبخت ہے جس کو رب کبھی معاف نہ کرے گا، علماء سلف نے فرمایا اللہ کی نافرمانی سے پہلے شیطان کا نام عزازیل تھا اس کا وجود قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ثابت ہے شیطان کے وجود کا انکار گویا قرآن حکیم اور احادیث نبوی سے انکار ہے، یہ ایک مخلوق ہے جو سمجھ بوجھ عقل وادراک اور حرکت وارادہ کی صلاحیت رکھتی ہے، ابلیس (شیطان) کی بیگم کا نام طرطبہ ہے اس کی بے شمار اولادیں ہیں، شیطان کو خود نہیں معلوم اس کی اولاد کتنی ہیں البتہ پانچ لڑکے اس کے لئے قابل ذکر ہیں۔ ''شبر، اعود، مسوط، داسم اور کنبود'' ان کے کارنامے مختلف ہیں لوگوں میں وسوسے پیدا کرنا، بدکاری، زناکاری کے لئے اکسانا، جھوٹ، غیبت، فریب پر آمادہ کرنا وغیرہ، روایات میں آتا ہے شیطان اپنی زندگی میں چار بار اتنا رویا کہ ہچکیاں بندھ گئی۔

سب سے پہلے جب رویا جب اللہ تعالیٰ نے اس سے نظر رحمت پھیر لیں، اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا، دوسری مرتبہ جب اس کو عرش الٰہی سے راندۂ درگاہ کرکے زمین پر اتارا گیا، تیسری مرتبہ جب ملک کائنات حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے، شیطان لعین بہت مقرب اور بڑے بڑے بلند درجات ومراتب سے سرفراز تھا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں ابلیس ۴۰۰۰ربرس تک جنت کا خزانچی رہا اور ۸۰۰۰ربرس تک ملائکہ کا ساتھی رہا اور ۴۰۰۰۰ربرس تک فرشتوں کو وعظ سناتا رہا، اور ۳۰۰۰ربرس تک مقربین کا سردار رہا، اور ۱۰۰۰ربرس تک روحانین کے منصب پر رہا، اور ۱۴۰۰۰ربرس تک عرش اعظم کا طواف کرتا رہا اور پہلے آسمان پر اس کا نام عابد، دوسرے آسمان پر زاہد، اور تیسرے آسمان پر عارف اور چوتھے آسمان پر ولی، پانچویں آسمان میں تقی اور چھٹے آسمان میں خازن اور ساتویں آسمان میں عزازیل اور لوح محفوظ میں اس کا نام ابلیس لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے غافل اور خاتمہ سے بےخبر تھا لیکن جب اللہ نے حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے انکار کردیا اور حضرت آدم کی تحقیر اور اپنی بڑائی کا اظہار کرکے تکبر کیا، اس جرم کی سزا میں رب تعالیٰ نے اس کو مردود بارگاہ کرکے دونوں جہانوں میں ملعون فرمادیا اور اس کی پیروی کرنے والوں کو جہنم میں عذاب نار کا سزاوار بنادیا۔ شیطان سے متعلق مزید تفصیلات کے مطالعہ کریں۔ ''لقط المرجان فی احکام الجان'' حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب۔

۳۸۔ **گدملیاں اور گدھیلے** : یہ قوم جنات اور

ارواح خبیثہ کے بھنگی ہیں چوڑ بھری اور چماری نام کی چڑیلیں بھی اس قسم سے تعلق رکھتی ہیں ان کی رہائش گاہ گندی گی اور گندگی کے ڈیروں پر ہوتی ہیں، جب سفلی عاملین ان کی حاضرات کرتے ہیں تو پورے ماحول میں بدبو پھیل جاتی ہے، گدھیلوں کے عامل اکثر کم ذات چوہڑے چمار بھنگی ہوتے ہیں۔

یاجوج وماجوج : یاجوج ماجوج کی قوم تمام انسانوں اور جناتوں کے درمیان برزخی مخلوق ہے۔ جیسا کہ حضرت کعب اور علامہ نووی نے فتاوی میں جمہور علماء سے نقل کیا کہ ان کا سلسلہ باپ کی طرف سے حضرت آدم منتھیٰ ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے حضرت حوا تک نہیں پہنچتا۔ گویا وہ عام آدمیوں کے محض باپ شریک بھائی ہوئے۔ یہ لوگ سام بن نوح کی اولاد ہیں ان لوگوں نے ذوالقرنین بادشاہ کے زمانے میں روئے زمین پر بڑا فساد مچایا تھا جس کی وجہ سے ذولقرنین نے تخریب کاری سے بچنے کے لئے ایک آہنی دیوار قائم کردی تھی جس میں آج تک وہ مقید ہیں۔ پھر قرب قیامت میں حد سکندر توڑ کر باہر آئیں گے، دنیا میں فساد مچائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے معمولی موت مریں گے پوری دنیا میں تعفن پھیل جائے گا پھر عالمگیری بارش کی ذریعہ پوری دنیا کی صفائی ہوگی، یاجوج ماجوج بہت فسادی لوگ ہیں، حدیث پاک میں ہے یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر جب محنت کرتے کرتے اس کو توڑنے کے قیرب ہو جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ اب چلو باقی کو کل توڑ ڈالیں گے، دوسرے دن جب وہ لوگ آتے ہیں تو خدا کے حکم سے وہ دیوار پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب اس دیوار کے ٹوٹنے کا وقت آئے گا تو ان میں کا کوئی کہنے والا کہے گا کہ اب چلو انشاء اللہ کل اس دیوار کو توڑیں گے انشاء اللہ کہنے کی برکت اور اس کلمہ کا ثمرہ ہوگا کہ دوسرے دن دیوار ٹوٹ جائے گی یہ قیامت قریب ہونے کا وقت ہوگا، دیوار ٹوٹنے کے بعد یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں ہر طرف فتنہ فساد اور قتل وغارت کریں گے، چشموں اور تالابوں کا پانی پی ڈالیں گے، جانوروں اور درختوں کو کھا ڈالیں گے زمین پر ہر جگہ میں پھیل جائیں گے مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ و بیت المقدس ان تین شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے قرآن کریم میں اس مخلوق کا ذکر سواۓ الانبیاء میں ہوا ہے۔

۳۹۔ **فرشتے** : فرشتے نوری جسم کی مخلوق ہیں، جن کو اللہ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں، رب کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر، فرشتے بے شمار لاتعداد ہیں معصوم عن الخطا ہیں، رب کی عبادت میں مصروف عمل ہیں، ہر قسم کے گناہ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہیں، اللہ نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کئے ہیں، کوئی فرشتہ جان نکالنے پر مقرر ہے کوئی پانی برسانے پر، کوئی ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانے پر، کوئی نامہ اعمال لکھنے پر، کوئی مردے سے سوال جواب کرنے پر کوئی آقائے کریم ﷺ کی بارگاہ میں امت کا درود وسلام پہنچانے پر فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت ان کو قدیم ماننا اور خالق جاننا کفر ہے، کسی فرشتے کی ذراسی بے ادبی بھی کفر ہے، بعض لوگ اپنے دشمن یا سختی کرنے والے کو مالک الموت کہتے ہیں ایسا کہنا ناجائز اور قریب کفر ہے، فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتے نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (قانون شریعت) نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس حضرت جبرائیل کو دیکھا ان کے چھ سو بازو تھے حضرت جبرائیل اکثر اپنا پیکر بدل کر بارہ گاہ رسالت مآب ﷺ میں آیا کرتے، فرشتوں وموکلین کی تسخیر شرعاً جائز نہیں البتہ غائبانہ طور پر ان سے علم وعمل کے ذریعہ مدد طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۴۰۔ **دجال** : روایات میں آتا ہے یہ کانہ ہوگا اس کی ایک آنکھ ہوگی خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ماتھے پر ف لکھا ہوگا یعنی کافر جس کو مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نہ دکھائی دے گا۔ یہ بہت تیزی سے ساری دنیا کی سیر کرے گا۔ چالیس دن میں حرمین شریف کے سوا تمام روئے زمین پر گشت کرے گا۔ اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرے مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے برابر ہونگے اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا۔ ایک باغ اور آگ اس کے ساتھ ہوگی جس کا نام جنت دوزخ رکھے گا۔ جہاں جائے گا ان کو ساتھ لئے گا۔ اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اور اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی لوگوں سے کہے گا میں خدا ہوں، مجھے خدا مانو جو اس کو خدا کہے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار

کرے گا۔ اسے اپنے جہنم میں ڈالے گا۔ مردے جلائے گا، پانی برسائے گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی۔ اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا، حقیقت میں یہ سب جادو (سحر) کے کرشمے ہوں گے واقع میں کچھ نہ ہوگا اسی لئے اس کے وہاں جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ دیے گا۔ جب حرمین شریفین میں جانا چاہے گا، فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی مالک رقاب دو عالم ﷺ نے وقتاً فوقتاً دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگی اور اپنی امت کو بھی حکم دیا وہ اللہ سے دجال فتنے سے پناہ مانگنے روایات کے مطابق جب دجال ساری دنیا میں گھوم کر ملک شام پہنچے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے اس وقت نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی آپ امام مہدیؑ کو امامت کا حکم دیں گے اور وہ نماز پڑھائیں گے دجال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے اس طرح گھلنا شروع ہو گا جس طرح پانی میں نمک گھلتا ہے جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی دجال بھاگے گا آپ اس کا تعاقب فرمائیں گے اور اس ملعون کو بیت المقدس کے قریب مقام لُدّ میں قتل کر دیں گے۔

۴۱۔ **حوریں**: نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی ایک خوبصورت مخلوق ہے جسے حوریں کہا جاتا ہے، ان کا چہرہ سفید، سرخ، سبز، اور زرد چار رنگوں سے بنا ہے، بدن زعفران اور مشک اور کافور سے، بال لونگوں سے پاؤں کی انگلیوں سے لیکر گھٹنوں تک کو خوشبودار زعفران سے، گھٹنے سے سینے تک عنبر سے، سینے سے سر تک کافور سے بنا ہے اگر کوئی جنتی حور اپنی چھنگلی انگلی اندھیری رات میں دنیا کے اند دکھادے تو ساری دنیا روشن ہو جائے، شب معراج میں نبی کریم ﷺ نے حوروں سے گفتگو کی اپنے جاں نثار صحابہ کے لئے حوروں کا انتخاب بھی کیا اور اپنے صحابہ کو اس مخلوق کے بارے میں بتایا بھی۔ (کیا آپ جانتے ہیں ص ۱۹۶، چوتھا باب)

رکبان (فرسان): حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں راکبان (فراسان) اہم مناصب پر فائز ہوتے ہیں یہ لوگ ہر وقت گھوڑوں پر سوار رہتے ہیں ان میں زیادہ تعداد عجمی حضرات کی ہوتی ہے رکبان اونٹوں اور گھوڑوں پر قطار در قطار چلتے ہیں، یہ سارے اونٹ اور گھوڑے عرب ممالک سے تعلق رکھتے ہیں جو راکبان؛ اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں وہ مشرق و مغرب پر بڑی تیز رفتاری سے سفر کرتے رہتے ہیں لوگوں کی حاجت روائی کرتے ہیں حضرات فصاحت و بلاغت میں کمال کا درجہ رکھتے ہیں زبان میں بڑی شیرنی اور حلاوت ہوتی ہے جس سے بات کرتے ہیں وہ ایک عرصہ تک ان کے کلام کی چاشنی سے مسرور رہتا ہے۔

۴۳۔ **ریح احمر**۔ امراض جسمانی کا تعلق علم طب سے واقع ہوا ہے، ڈاکٹر، حکیم، وید (سرجن) ہر سہ طبقات اپنی مہارت و صلاحیت ئی انجام دیا کرتے ہیں۔ جس کی تصریح و تاکید سے عام مخلوق واقف ہے مگر روحانی امراض سے مذکورہ ماہرین فن محروم ہیں، یہی وجہ ہے کہ روحانیت کا بگڑا ہوا مریض کسی دوا سے صحت یاب نہیں ہوا کرتا، اصحاب کاملین و عاملین اور ماہرین فنون علی مرتب روحانی معالج واقع ہوئے ہیں، زمانہ قدیم سے روحانی علوم کی تعلیمات ہر قوم و مذہب میں پائی جاتی ہے روح کی حقیقت و ماہیت کا معلوم کرنا ایک نہایت ہی مشکل اور دشوار ترین مسئلہ ہے اس کا تجزیہ کسی سائنسی تجربہ گاہ میں ممکن نہیں ہے دنیا میں تمام مادی اشیاء کی تین حالتیں ہیں۔

۱۔ ٹھوس (جامد) مثلاً اینٹ پتھر، لکڑی۔ ۲۔ مائع بہنے والی مثلاً پانی، دودھ، تیل وغیرہ۔ ۳۔ گیس (اڑنے والی) مثلاً بھاپ، ہوا، دھواں وغیرہ۔ پانی کے اندر یہ تینوں حالتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً برف کی حالت میں جامد، پگھل کر مائع، اور جب گرم کیا جائے حرارت دی جائے تو بھاپ اور گیس کی صورت اختیار کر لیتا ہے ان تینوں صورتوں میں گیس کی صورت بہت لطیف، غیر مرئی اور غیر محسوس ہے۔ اب اسی ہوا کو لیا جائے اور اس کے اجزائے ترکیبی کو دیکھا جائے تو وہ زیادہ لطیف گیسوں، آکسیجن، ہائیڈروجن، وغیرہ کا مرکب ہے اسی طرح یہ گیسیں بھی اتھیر کے ذرات برقیہ کا مرکب ہیں، لیکن انسانی حواس کی پہنچ اور علم سائنس اور کیمسٹری کے تجربات اور مشاہدات یہاں آکر ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے آگے تجاوز نہیں کر سکتے اس لئے حضرت انسان اس لئے زیادہ اشیاء کی دنیا کو خلاء یا عدم کا نام دے کر اس کی ترتیب اور بناوٹ کی تشریح کو ختم کر دیتا ہے حالانکہ اشیاء کا یہ سلسلہ لطافتِ عالم غیب اور عالم ارواح کی سرحد پر جا کر ختم ہوتا ہے اور اس سے آگے غیب

کا لطیف ترین جہاں شروع ہوتا ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ لطیف روحانی دنیا اس ہمارے کرۂ زمین کے ہوائی طبقے کے اوپر کہیں دوسرا کرہ ہے، بلکہ وہ لطیف رروحانی عالم ہمارے اس عالم آب وگل سے آمیختہ اور مختلط بلکہ اس کا مخ اور مغز ہے۔

سائنس داں، کیمسٹ اطباء اور ڈاکٹر اس پوشیدہ روحانی برقی روح کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ عربی میں ہوا کو ریح کہتے ہیں اور یہ لفظ روح اسی عربی لفظ ریح سے ماخذ اور نکالا ہوا ہے اور نفس (بفتحہ فاء) پھونک اور ہوا کو کہتے ہیں اور یہ لفظ نفس (بسکون فاء) جان اور روح کے معنی اور ہم معنی الفاظ ہیں اور ہر دو ایک چیز ہیں یہ اس لئے کہ روح ہوا کے ساتھ ایک قریب کا رشتہ اور باطنی تعلق ہے اور روح ہوا کی طرح ایک لطیف اور غیر مرئی چیز ہے لہٰذا روح کے لطیف جوہر کو صانع حقیقی نے ہوا کے لطیف دھاگے سے جسم انسانی میں باندھ رکھا ہے۔

ماہرین حاضرات سے یہ پوشیدہ نہیں کہ ریح یعنی ہوا کے تعلق کے بغیر ارواح کی لطیف غیبی مخلوق، جن، ملائکہ اور ارواح کی اس دنیا میں آمد اور حاضرات ناممکن ہے اور جب کبھی اس مادی دنیا میں عالم غیب کی لطیف مخلوق بلائی جاتی ہے اور ان کی حاضرات شروع ہوتی ہے تو اس کے ساتھ بند مکانوں میں ریح یعنی ہوا کے جھونکے آتے ہیں اور ہوا چلنے لگتی ہے غرض اس لطیف روحانی مخلوق کو دنیا کے کثیف جہاں میں ریح (ہوا) کی لطیف رفاقت اور معیت میں بھیجا جاتا ہے اسی لئے عام لوگ ارواح کو ہوائی اثر کہتے ہیں۔

ریح احمر ایک وبا ہے روایات میں آتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ریح احمر کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ آپ کے وزیر حضرت آصف بن خیار "ریح احمر" کو قید کر کے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے عجیب وغریب صورت میں ریح احمر حاضر ہوئی۔ درازی اس کی چہل ذراع یعنی چالیس ہاتھ یا چالیس گز تھی اور اس کا عرض وپھن اس قدر تھا کہ اس سے شعلے آگ کے نکلتے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین بار با آواز بلند اللہ اکبر کہا اور اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ ریح احمر نے کہا تھا یا نبی اللہ میں بہت بڑا آزر (یعنی بیماری) ہوں، جب اللہ تعالیٰ اپنی خلق میں کسی شخص پر اپنا قہر نازل فرماتا ہے اور مجھے اس پر مسلط کر دیتا ہے میرے ہمراہ بہت سے اعوان وانصار (مددگار) ہیں، میرے سپرد چار سو امراض (چار سو بیماریاں) کی گئی ہیں۔ رب تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنا فضل وکرم کر کے ہر ایک مرض کے لئے جو میرے مرضوں (بیماریوں) میں سے ہے دوا پیدا کی ہے اور مجھے وہ سب دوائیں بتائیں ہیں تب یہ گفتگو سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اے ریح احمر میں تجھے اس پاک پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے تجھے اور سب کو پیدا کیا اور خلق کیا تیرے کتنے فرع (یعنی ہم جنس) اور ہم شکل ہیں؟ اس نے کہا یا نبی اللہ میرے فروع تو بہت ہیں لیکن ۱۳ مرض (بیماریاں) میرے ساتھ خاص ہیں۔ ۱۔ بواسیر ۲۔ ناسور ۳۔ درد کمر ۴۔ کمر کا ٹوٹنا ۵۔ ریاح ۶۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، ۷۔ پیٹ کا بھاری پن، ۸۔ پیٹ کا پھولنا، ۹۔ قلب ومعدہ کا ماؤف، ۱۰۔ فساد معدہ، ۱۱۔ درد پوشیدہ ایک جا سے دوسری حرکت کرنے والا، ۱۲۔ ناف کا اینٹھنا، ۱۳۔ جگر کا فعل ست ہونا۔ آخر شب ہوا کا چلنا لوگوں پر میرے ریاح سے ہے جس کی وجہ سے کنپٹی اور آدھے سر کا درد لاحق ہوتا ہے، باعث ریاح اور زیادتی خون کے سر دھنتا ہے دمویت جو عارض ہوتی ہے تو اس سے تخیلات پیدا ہوتے ہیں کہ آگ نظر آتی ہے کبھی مریض کہتا ہے اسے لوگ مارنے آرہے ہیں جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے اس سے لپٹ جاتا ہے یا زور سے چلاتا ہے اور اسی طرح کی حرکتیں کرتا ہے ایک علت کابوس ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کو کوئی بھاری شئے داب ہوئے ہے وحرکت نہیں کرتا ہے اس کا دل ڈوبنے لگتا ہے سوتے میں چیخ پڑتا ہے۔ ریح احمر نے کہا جب میں چلتی ہوں درختوں کو اکھیڑ اور توڑ ڈالتی ہوں، کھیتوں کو اجاڑ ڈالتی ہوں، بادخزاں جس سے پیڑوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں اور عاصم اور سموم ہے جو نحس ایام میں چلتی ہے پہنچاننے والے عاملین وکاملین مجھے پہچان لیتے ہیں اس ایام میں نکلنے سے پرہیز کرتے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اور تیری ریاح میں کچھ اور بھی ہے؟ اس نے جواب یا نبی اللہ مجھ سے اور بھی ریاح شدیدہ اور غلیظہ ہیں جن سے خدا نے ہلاک کیا مدائن (ایک شہر کا نام ہے) کو اور مجھ سے وہ تاریخ ہے کہ جو آخر زمانے میں منہدم کرے گی پہاڑوں کو اور مجھ ہی سے ایک فرع (جنس) ہے اس کا نام حبوب ہے اگر وہ بنی آدم کے کسی ایک بال پر گزر کرے تو اس کا آدھا دھڑ یا پورا دھڑ بیکار کر دے۔ (یعنی فالج، لقوہ، وغیرہ) امراض

(بیماریاں) لگ جائیں۔ اس سے حرکت وجنبش نہ کر سکے جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو شفاء کا ارادہ کرے تو کسی نہ کسی روغن (تیل) کی مالش مثلاً روغن بلسان، روغن زقوم، روغن شونیز وغیرہ عطا کر دے۔ ریح احمیر ایک خطرناک وبا ہے جو دماغ میں داخل ہو جائے تو عقل زائل کر دیتی ہے جنون زدہ کر دیتی ہے جسم کے جس حصہ سے مس ہو جائے اس حصے کو بے کار کر دیتی ہے ریح احمر قیامت تک زندہ ہیں، اس کو عمر درراز دی گئی ہے۔ روایات کے مطابق ریح احمر حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جسم اقدس سے مس ہوئی آپ کے شکم مبارک میں شدت کا درد ہو خون کی الٹی ہوئی، سرکار کریم ﷺ نے دعا کی سیدنا جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ حسن (رضی اللہ عنہ) کو ریح نے مس کیا ہے حق تعالیٰ نے یہ ہدیہ (تحفہ) آپ کو بھیجا ہے یہ تحفہ ایک دعائے مستجاب ہے جو سرکار کو عطاء کی گئی۔ سرکار دو جہاں نے اس دعا کو پڑھا امام حسن پر دم کیا اللہ نے آپ کو شفاء دی آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس دعا کو ساری عمر میں ایک بار پڑھے تو ''ریح احمر'' سے امان پائے یہ دعا طویل ہونے کی وجہ سے شائع نہیں کی جا رہی ہے۔ خواہش مند حضرات دعا کی فوٹو کاپی راقم الحروف سے حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض عاملین وکاملین نے فرمایا جو اس دعا کو پاک برتن پر لکھ آپ گلاب سے دھو کر نہار منہ مریض کو پلائیں کسی روغن (تیل) پر دم کر کے بدن پر ملیں انشاء اللہ جمیع اقسام علل سے امن میں رہے گا۔ رب تعالیٰ ہر سنی مسلمان کو ارضی وسماوی آفات وبلیات سے اپنی پناہ عطا فرمائیں۔

۴۴۔ **ام الصبیان**: بچوں کا مشہور مرض ہے، جیسے ا۔ جدہ، ۲۔ شہاقہ، ۳۔ الحرم، ۴۔ ام للیل، ۵۔ الخفہ بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ان کے ساتھ نام ہیں اور بعض کے نزدیک دس اور بعض کے نزدیک بارہ نام ہیں۔ ام الصبیان ایک نہایت ہی طاقت ور اور مہیب صورت کی جن عورت ہے یہ ایسی خطرناک اجنیہ ہے کہ جس پر اس کی نظر ستم ہو جاتی ہے۔ اس کی خیر نہیں۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اس ملعون کو گرفتار کر کے اپنے دربار میں حاضر کیا تو اس نے بتایا کہ میری ہی نظر سے دنیا میں قبریں مردوں سے پر ہوتی ہیں۔

میری ہی نظر سے لوگ بیمار ہوتے ہیں، چھوٹے بچے میرے اثر سے سوکھ کر مر جاتے ہیں، میری وجہ سے عورتوں کی گودیں بچوں سے خالی ہو جاتی ہیں، اگر کسی شیر خوار بچے کو آپ دیکھیں کہ اسے دست اور قے آتے ہیں، آنکھیں اندر کو دھنس گئیں ہیں ٹانگیں بالکل پتلی اور پیٹ بڑھ گیا ہے، بچے کے جسم کا رنگ کبھی لال، پیلا اور کبھی نیلا ہو جاتا ہے تو سمجھیں کہ اس کو یہی بیماری ہے۔ روحانی وجسمانی دونوں علاج کر دئیں قدیم اساتذہ عظام امام غزالی، امام جلال الدین سیوطی، خوجہ احمد دیربی فرماتے ہیں کہ ام الصبیان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو عہد ومیثاق لئے وہ سات عہد ہیں یہاں ان کا تفصیلاً ذکر باعث طوالت ہوگا۔

ام الصبیان وہ ڈائنہ اور اجنہ ہے کہ جو گھروں کو اگرا دیتی ہے، محلوں کو برباد کر دیتی ہے، لوگوں کی محنت پر پانی پھیر دیتی ہے اور شرارت وخباثت کے ذریعہ اور مسائل پیدا کر دیتی ہے۔

ایک روایت میں حضرت جبرئیل نے حق تعالیٰ کا پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچایا کہ تمام سرکش وشریر جنوں اور شیطانوں کو قید کیا جائے تو تمام لشکرِ جنات جو کہ زمین وآسمان کے درمیان تھے باذن سلیمان علیہ السلام حاضر ہوئے مگر ام لصبیان نہیں آئی۔ جنات کے لشکر میں سے کسی نے عرض کیا، یا نبی اللہ! کیا آپ نے ام الصبیان کو امان دی ہے؟ حالانکہ اُم الصبیان بنی آدم کو زیادہ نقصان پہونچاتی ہے اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالتی ہے، یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف برخیال کو حکم دیا کہ جلد گرفتار کر کے ام الصبیان کو حاضر کرو۔ چند ساعتوں کے بعد ام الصبیان کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا۔

یہ بہت ہی ہیبت ناک اور خطرناک صورت کی ایک عورت تھی۔ جس کے دانت ہاتھی کے دانتوں کے مانند تھے اس کے بال کھجور کے ریشوں کی طرح تھے۔ اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں اس کے منہ اور ناک کے نتھنوں سے دھواں نکلتا تھا اس کی آواز گرجدار بادلوں جیسی تھی۔ اس کے ناخن زہریلے کانٹوں کی طرح تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی منحوس صورت دیکھ کر اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوئے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اس ملعونہ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ بتا تیرا نام کیا ہے؟۔

اس نے کہا میرا اصل نام ہمّہ ہے اور کنیت ام الصبیان ہے، میں زمین وآسمان کے درمیان میں رہتی ہوں، میں گھروں کو منہدم

کردیتی ہوں، بستیوں کو ویران کرتی ہوں، بچوں کو ہلاک کرتی ہوں لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتی ہوں، حمل ساقط کرتی ہوں میاں بیوی کے درمیان فتنے پیدا کرتی ہوں، ماں کے پیٹ میں بچوں کو نقصان پہنچانے پر قادر ہوں، تاجروں کے کام میں خلل ڈالتی ہوں، نیک لوگوں کی نیکی میں رخنے پیدا کرتی ہوں، پھلوں کو خراب کردیتی ہوں، خرمن اناج کو گھن لگادیتی ہوں، پانی میں زہر ڈال دیتی ہوں، میں انسان کی ہڈیوں کا گودا کھا جاتی ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس ملعونہ کے زبان سے یہ الفاظ سن کر فرمایا۔ کیا ان تمام باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، میں تجھے قید وبند کی سزادوں گا تاکہ بنی نوع تیری شراتوں سے محفوظ رہیں۔

یہ سن کر ملعونہ ام الصبیان نے کہا بے شک آپ مجھے ہر طرح کی سزا دینے پر قادر ہیں، لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مجھے عمر دراز عطا کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود مجھے کچھ لوگوں پر عذاب مسلط کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، میں کچھ بھی سہی مگر اللہ کے سامنے میری طاقت ہیچ ہے اور میں اس کی مرضی کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کرسکتی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بتا وہ کون لوگ ہیں جن پر تجھ کو مسلط کیا گیا جاتا ہے۔؟

ام الصبیان نے کہا یا نبی اللہ! جو لوگ علم کلام الٰہی سے محروم ہیں، اللہ کی یاد سے غافل ہیں، اور جن لوگوں کے پاس اسم ذات وصفات کا علم نہیں ہے اور جن کے پاس خاتم سلیمانی بھی نہیں ہے میں ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جماتی ہوں، صاحب علم دین پر میرا بس نہیں چلتا۔ حالانکہ میں عورتوں، بچوں اور مردوں کے جسموں میں اس طرح دوڑتی پھرتی ہوں جس طرح رگوں میں خون دوڑتا پھرتا ہے، میں ہزار رنگ بدلتی ہوں، گدھے کی طرح رینگتی ہوں، اونٹ کی طرح کراتی ہوں، بھیڑیے کی طرح چیختی ہوں، درندوں کی طرح چنگاڑتی ہوں، کتے کی طرح بھونکتی ہوں، بلی کی طرح روتی ہوں، سانپ کی طرح سیٹی مارتی ہوں، اور چیتے کی طرح غراتی ہوں، لوگ مجھے مسان خام اور مسان پختہ کی بیماری کا نام بھی دیتے ہیں اور میرے ایک، دو نہیں بارہ نام ہیں لیکن مشہور ام الصبیان کے نام سے زیادہ ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر فرمایا، کیا ان باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں میں بنی آدم پر رحم وکرم کے لئے تجھے سخت سزادوں گا، اور ایسی عبرت ناک سزادوں گا کہ جنات وشیطان بھی لرزکررہ جائیں گے اور انسانوں کو ستانے اور ضرر پہونچانے سے باز آجائیں گے۔

یہ سن کر ام الصبیان ملعون نے کہا کہ آپ مجھے معاف کردیں، مجھے آزاد کردیں، میرے پاس ایک خاتم ہے، جس پر اللہ کا نام تحریر ہے، میں آپ سے عہد ومیثاق کرتی ہوں کہ جس کے پاس ایسی چیز ہوگی جس پر اللہ نام ہوگا اور جس کے دل میں اللہ کا کلام ہوگا اور جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہوگا میں اس کے پاس ہرگز نہیں جاؤں گی۔ اگر کوئی شخص اللہ کے ذکر اور اللہ کے نبی کے فرمودات سے وابستہ رہے گا تو میں اس کے گھر سے نکل جاؤں گی۔ میرے پاس ۷ رعہد ربانی تحریر ہیں اگر یہ کسی کے پاس ہوں گے تو میں اسکو نہیں ستاؤں گی اور اگر ستانا بھی چاہوں گی تو ستانہ سکوں گی۔ اس کے بعد ام الصبیان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان عہدوں سے آگاہ کیا جن میں اللہ کی کبرائی پاکی اور بے نیازی کا ذکر تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اچھے لوگوں پر بھی اپنا تسلط نہیں جمائے گی آزاد کردیا۔ واضح رہے کہ ام الصبیان آج بھی زندہ ہے اور وہ آج بھی لوگوں کو ستاتی ہے اور انہیں برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان کے جسموں میں سرایت کرکے ان کی ہڈیوں کا گودا چباتی رہتی ہے بالخصوص بچوں کی وہ خاص طور پر دشمن ہے۔

ام الصبیان کی علامات (شیرخوار بچوں میں)

بچے کا چہرہ خوشنما رہتا ہے، گردن اور ٹانگیں کمزور ہوجاتی ہیں، کھانسی، اور دست لاحق ہوجاتے ہیں، کان کی لودبانے سے بھی تکلیف نہیں ہوتی کان کا وہ حصہ بے حس ہوجاتا ہے ہر وقت بچہ دودھ پیتا ہے پر پیٹ نہیں بھرتا، دن بہ دن بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے ام الصبیان بچے کے حق میں بحر قلزم کا پانی ڈال دیتی ہے، بچہ چیخیں مارکر بے ہوش ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے ہیں، آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف چڑھے ہوئے ہوتے ہیں، منہ سے جھاگ آتے ہیں، پیشاب نکل جاتا ہے، ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آتے ہیں، سانس مشکل سے آہستہ آہستہ آتا ہے یہ حالت کبھی کبھی منٹوں میں ختم ہوجاتی ہے کبھی وقفہ دے کر بار بار آتی ہے، اگر وقت پر صحیح علاج نہ ہو تو بچہ قبر کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔

ذخیرۂ عملیات

فراخی رزق کے لئے

روزی میں اضافے اور خیر و برکت کے لئے ہر روز بلاناغہ چالیس یوم تک نماز فجر یا نماز عشاء کے بعد چالیس مرتبہ سورہ کوثر اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر چالیس چالیس بار درود پاک پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے فراخی رزق کی دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں خوب اضافہ ہوگا، سورہ کوثر کی برکت سے تنگی رزق کی شکایت ختم ہوجائے گی۔

رزق میں اضافہ

روزی میں خیر و برکت اور اضافے کے لئے سورہ کوثر پڑھنا فوری طور پر فائدہ دیتا ہے۔ اگر کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو، سخت مندے کا رجحان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے تو اس مقصد کے لئے ہر ماہ چاند دیکھ کر چاند رات کو نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیانی وقفہ میں باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اول و آخر درود پاک پڑھے اور درمیان میں ایک ہزار مرتبہ سورہ کوثر پڑھے۔ اس کے بعد ایک سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھے۔ جب یہ پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، بفضل باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب مہیا ہوں گے۔ رزق میں برکت پیدا ہوگی اور کمی رزق کی شکایت جاتی رہے گی۔ اگر سورہ کوثر ایک ہزار مرتبہ پڑھ سکے تو پھر ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر بھی عمل مکمل کرسکتا ہے۔

کاروبار خوب چلے

اگر کسی کی دوکان نہ چلتی ہو، کاروبار سخت مندے کا شکار ہو تو وہ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر عرق گلاب و مشک سے ایک سفید کاغذ پر سورہ کوثر لکھے اور اپنے کاروبار والی جگہ یا دوکان کے اوپر اونچی جگہ دیوار پر چسپاں کردے اور دوکان پر بیٹھ کر ہر روز صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سورہ کوثر پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ گاہکوں کی خوب آمد و رفت ہوگی اور دن بدن کاروبار خوب چمکے گا۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے جو کوئی ہر نماز کے بعد بیس مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، رزق میں فراخی ہوگی، سورہ کوثر کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع فرمادے گا۔ پردہ غیب سے اس کے کاروبار میں ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے، اس کا کاروبار ٹھیک ہوجائے گا، رکا ہوا کاروبار چند دنوں کے عمل سے ہی چلنا شروع ہوجائے گا۔

اس مقصد کے لئے وہ اس پر مداومت کرے اور ہر روز بلاناغہ پڑھے، کم از کم اکتالیس یوم تک بلاناغہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل پر قائم رہ سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ جس قدر ممکن ہوسکے ہر نماز کے بعد پڑھنے کی کوشش کرے، بفضل باری تعالیٰ رزق میں خوب فراوانی ہوگی۔

کاروبار میں کامیابی

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ جو بھی جائز کام شروع کرے اس میں اسے کامیابی حاصل ہو، ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے، کامیابی اس کے قدم چومے تو وہ ہر روز فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، درمیان میں گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھے، اس کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جب تک کامیابی نہ ہو ہر روز بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے، توجہ اور یکسوئی کے ساتھ عمل کرے، یقین کامل رکھے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی سے ہمکنار فرمائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ چالیس دن پورے نہ ہوں گے کہ

اللہ تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

کشائش رزق

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کو کبھی رزق میں کمی نہ آئے، اس کا رزق دن بدن بڑھتا رہے، اس کی مفلسی وغربت دور ہو جائے تو وہ ہر روز بلا ناغہ نماز فجر کے بعد سورہ کوثر پڑھنے کا معمول بنائے اور پڑھنے کے بعد کشائش رزق کی دعا مانگے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔

کشائش رزق کے لئے

رزق میں خیر و برکت اور کشائش کے لئے ہر روز بلا ناغہ نماز فجر کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، درمیان میں تین مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]ب سے اس کی روزی کے اسباب پیدا ہوں گے، اس کو معلوم بھی نہ [illegible] کہ اس رزق کی فراوانی کیسے ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم نازل فرمائے گا اور کبھی بھی رزق میں کمی نہ ہوگی۔

وسعت رزق

حلال رزق میں اضافے کے لئے سورہ کوثر کا یہ عمل مخفی اور نایاب عمل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے، اس کے بعد گیارہ مرتبہ استغفار پڑھے، پھر ایک مرتبہ مزید درود وسلام پڑھے، اس کے بعد ایک مرتبہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھے، پھر بسم اللہ کے ساتھ سو مرتبہ سورہ کوثر پڑھے، پھر بسم اللہ کے ساتھ ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اسی ترتیب سے اکتالیس مرتبہ پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، اس عمل کی مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کشائش رزق کے لئے کوئی اور عمل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

رزق میں ترقی

رزق حلال میں خیر و برکت کے لئے چاند کے مہینہ کی پہلی جمعرات کو غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد سورہ کوثر اکتالیس مرتبہ اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، پھر جب نماز عشاء ادا کرلے تو خاموشی سے اٹھے اور باوضو حالت میں بغیر کسی سے کوئی بات چیت کئے اپنے بستر پر لیٹ جائے اور سو جائے، نماز فجر کے وقت جب اٹھے تو وضو وغیرہ کرنے کے بعد ایک مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور پڑھنے تک کسی سے کلام نہ کرے، اس کے بعد اپنے کاروبار میں مشغول ہو جائے۔

چالیس یوم تک بلا ناغہ اسی طرح کرے، چالیس یوم کے بعد ہر روز سات مرتبہ سورہ کوثر پڑھنے پر مداومت کرے اور کبھی ناغہ نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی رزق میں کمی نہ ہوگی۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکسی مرتبہ سورہ کوثر اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے اس درخواست پر گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب فرمائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ ملازمت مل جائے گی، جب تک ملازمت نہ ملے اس عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے، ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو، بفضل باری تعالیٰ سورہ کوثر کی برکت سے اس کی روزی کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

ملازمت کے لئے

حسب منشاء ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے چاند کے مہینے کے عروج میں پیر یا جمعرات کے دن اشراق کے وقت اس طرح سے عمل شروع کرے کہ پہلے گیارہ بار درود پاک پڑھے، پھر سات سو مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور گیارہ بار درود پاک پڑھ کر اپنی حاجت کی دعا مانگنے سے پہلے تین بار سورہ مزمل ضرور پڑھے۔

ترقی کاروبار

جو شخص اس بات کا خواہاں ہوں کہ اس کے کاروبار میں روز افزوں ترقی ہو اور گاہکوں کا ہجوم ہر وقت اس کی دوکان پر رہے تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ بخش ہے۔

اس کے لئے ہر روز بعد نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد سورہ رحمٰن تین مرتبہ اور درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا کرے اور تصور میں اپنی دوکان پر چاروں طرف پھونک مار دے، انشاء اللہ اس عمل کی بدولت اس کے کاروبار میں دن بدن اضافہ ہو جائے گا اور اسکو گاہکوں سے فرصت بھی نہیں ملے گی، مگر شرط یہ ہے کہ اس عمل کی مداومت بلا ناغہ کرتا ہے۔

عمل حب

محبت میں یقینی کامیابی کے لئے یہ نقش اور عمل نہایت مجرب اور فائدہ مند ہے۔ اگر بروز جمعرات اس نقش کو چاندی پر کندہ کروا کر اس کے گرد اس کے موکل کا نام بھی لکھوا کر پہنیں اور اس کے علاوہ مضروب کے موافق اس کا ذکر بھی پڑھیں تو انشاء اللہ بندہ مخلوق میں پسند کیا جائے گا اور جس سے محبت کرنا چاہے وہ اس کو مثبت جواب دے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ال	م	ل	ک
۳۱	۱۹	۳۲	۳۹
۱۸	۲۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴	۱۷	۲۹

اس کے موکل کا نام ہیمائیل ہے اور اس کے اعداد مضروب ۱۲۱ ہیں، اگر کسی افسر اعلیٰ یا حاکم وقت کے سامنے زیر لب پڑھا جائے تو وہ لازمی قدر و منزلت کرے گا اور اگر خلوت میں پڑھے تو اس کا موکل حاضر ہو کر اس کا ہر جائز کام کرے گا۔

دعوت یا ذکر درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ مُحْیِ الْاَرْوَاحِ وَالنُّفُوْسِ مَالِکُ الرِّقَابِ وَ مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ مُقَرِّبُ الْبَعِيْدُ وَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ لَا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ذَلَّتْ لَكَ رِقَابُ الْمُلُوْكِ وَ صَارَ كُلُّ مِلْكٍ لَكَ عَبْدًا مَمْلُوْكًا اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اَنْ تُمَلِّكْنِيْ نَاصِيَتِيْ وَ تَكْشِفَ لِيْ عَنْ حَقَائِقِ عَالَمِ الْجَبَرُوْتِ لِاُحْظٰى بِالْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْاٰيَاتِ الْمَلَكُوْتِيَّةِ وَ اَسُوْدُ بِاِشْرَاقِيْ عَلٰى اَبْنَاءِ جِنْسِيْ وَ مَلِّكْنِيْ اَللّٰهُمَّ نَاصِيَةَ عَوَالِمِ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تَعَزَّزْتَ بِهٖ وَلَا يُسَمّٰى بِهٖ غَيْرُكَ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ يَامَلِكَ الْمُلْكِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَجِبْ اَيُّهَا السَّيِّدُ الْجَلِيْلُ هٰذَا الْاِسْمُ الْجَلِيْلُ وَ اَمِدَّنِيْ بِرُوْحٍ مِنْ رُوْحَانِيَّتِكَ يَخْدِمُنِيْ فِيْ حَوَائِجِيْ.

محبوب کو بے قرار کرنے کے لئے

اگر کوئی چاہے کہ اس کا سنگ دل محبوب اس کی محبت میں بے قرار ہو جائے تو طالب کو چاہئے کہ درج ذیل نقش کو حسب قاعدہ تیار کر کے ایک درخت کی مضبوط شاخ کے ساتھ لٹکا دے۔ یہ نقش مشک و زعفران سے اور کسی پاک قلم سے تحریر کرے، جب ہوا سے یہ نقش ہلے گا تو مطلوب بے قرار ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

روزگار میں ترقی

یہ عمل تجارتی و ترقی روزگار کے لئے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور ''یا مسبب الاسباب'' ایسی جگہ کھڑے ہو کر برہنہ سر جہاں سایہ کسی چیز کا سر پر نہ ہو، پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے رزق ملے گا اور اگر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو وہ بھی ادا ہو جائے۔

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیار ★ ڈرائی فروٹ برفی

ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن

دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: لکھنؤ

نام: عزیز احمد خان

نام والدین: نکہت پروین، سلطان احمد

تاریخ پیدائش: ۲۲رستمبر ۱۹۷۹ء

نام شریک حیات: صبا انجم

شادی کی تاریخ: ۱۵رمارچ ۲۰۰۴ء

قابلیت: بی ایڈ

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف خاکی، ۲ حروف آبی، ۲ حروف آتشی اور ایک حرف بادی ہے، بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ مرکب عدد ۱۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۷ ہیں۔

۳ کا عدد جوش طبع کی علامت مانا گیا ہے، اس عدد کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ اپنے حامل کو آزاد رہنے کی تربیت دیتا ہے، چنانچہ وہ تمام لوگ جن کے نام کا مفرد عدد ۳ ہو آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں، انہیں پابندیوں سے وحشت ہوتی ہے اور یہ لوگ بہت جلدی سے کسی کی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے۔ ۳ عدد کے لوگ خود تو کسی کی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے لیکن یہ خود حکمراں بننے کی خواہش رکھتے ہیں، دوسروں کو اپنے دست نگر رکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگ اصول اور ضابطوں کو پسند کرتے ہیں، یہ خود بھی اصولوں، قاعدوں اور ضابطوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی بااصول زندگی گزاریں اور ضابطوں کی حدیں پار کرنے سے گریز کریں۔

۳ عدد کے لوگوں میں حمیت اور غیرت ہوتی ہے، یہ لوگ خوددار بھی ہوتے ہیں، دوسروں کے سامنے اپنا دامن پھیلانا انہیں اچھا نہیں لگتا۔ ۳ عدد کے لوگ ہر محفل اور ہر مجلس میں خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی اکثر وبیشتر جدوجہد یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ ناظرین کی نظروں میں رہیں اور ان کی خوبیاں اور اچھائیاں دیکھنے والوں پر واضح رہیں۔ ۳ عدد کے لوگ حسن پسند ہوتے ہیں، انہیں خواتین کی زلف گرہ گیر میں الجھنے کا شوق بھی ہوتا ہے، عشق ومحبت ان کی زندگی کا خاص مشغلہ ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں زبردست خود اعتمادی ہوتی ہے، بروقت اقدام کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے اور اس خوبی کی وجہ سے یہ کئی میدان سَر کرلیتے ہیں اور کسی بھی لائن میں بہت جلد پہلی صف میں اپنا تمکن بنانے کے حق دار بن جاتے ہیں، خوش اخلاق ہوتے ہیں، خوش طبع ہوتے ہیں، خوش مزاج ہوتے ہیں اور اپنی خوش اخلاقی، خوش طبعی اور خوش مزاجی کی وجہ سے ہر دور میں اپنا حلقہ احباب وسیع کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ جب اعتدال اور توسط سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہیں تو پھر یہ خود پر قابو نہیں رکھ پاتے اور ایسی صورت میں ان کا کردار ڈانواڈول ہوجاتا ہے، ان میں ایک کمی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ اپنا راز محفوظ نہیں رکھ پاتے اور اس کمی کی وجہ سے انہیں کئی بار کئی صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور مالی نقصانات کا بوجھ بھی اپنے کاندھوں پر اٹھانا پڑتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مبالغہ آمیزی کی بھی بری عادت ہوتی ہے، یہ جب کسی کی تعریف کرنے پر آتے ہیں تو اس کو عزت وعظمت کے ساتویں آسمان تک پہنچادیتے ہیں اور جب کسی کی برائی کرنے کی ٹھان لیتے ہیں تو تحت الثریٰ میں پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔

۳ عدد کے لوگ پکے عناد پرست ہوتے ہیں، معاملہ کوئی بھی ہو انہیں ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے، بغیر کسی غرض اور مفاد کے کسی سے تعلقات نہیں بڑھاتے۔ ۳ عدد کے لوگ زندہ دل ہوتے ہیں، یہ دوسروں

کی زندہ دلی کی قدر بھی کرتے ہیں، یہ خشک زندگی گزارنے کے قائل نہیں ہوتے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مطلب پرستی کے ساتھ ساتھ ایک طرح کا غرّہ بھی ہوتا ہے، یہ جلدی سے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور جلدی سے کسی کی بڑائی اور اہمیت تسلیم نہیں کرتے، ان کا یہ گھمنڈ کبھی کبھی ان کی شخصیت کو اتنا داغ دار کردیتا ہے کہ یہ معتبر لوگوں کی نظروں سے گرجاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۳ ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ جولانیٔ طبع سے بہرہ ور ہوں گے، آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی شوخی اور ایک طرح کا بانکپن موجود ہوگا، آپ دل پھینک قسم کے انسان ہیں اور عشق ومحبت کے رنگ برنگے چمن میں خوبصورت تتلیوں کے پیچھے دوڑنا آپ کا خاص الخاص مشغلہ ہے، اس مشغلہ کی وجہ سے کئی بار آپ رسوائیوں کے جال میں بھی پھنس جاتے ہیں اور بدنامی آپ پر مسلط ہونے لگتی ہے لیکن آپ اپنی فطرت سے باز نہیں آتے، آپ کسی صنف نازک سے اظہار محبت کرنے میں ذرا بھی نہیں جھجکتے، آپ کے اندر ایک طرح کا احساس برائی ہے، آپ بیشک خوش اخلاق ہیں اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے لوگوں کو مسحور کرنے اور اپنا تابع بنانے میں کامیاب رہتے ہیں، آپ کے اندر مال ودولت کمانے کی بھی صلاحیت موجود ہے لیکن اپنی شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر تنگ دست نظر آتے ہیں، آپ بغیر کسی غرض اور مفاد کے کسی کی خاطر کوئی مصیبت مول نہیں لیتے، آپ کے پیش نظر ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد ہوتے ہیں اور آپ ہمیشہ اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں، محبت کرنا آپ کا مشغلہ ہے لیکن محبت کے معاملہ میں بھی آپ اپنے مفادات کو نظر انداز نہیں کرتے، آپ کے خیالات بہت بلند ہیں، آپ کی سوچ وفکر پاکیزہ ہے، آپ کی طبیعت میں نفاست ہے اور آپ دوسرے لوگوں میں بھی نفاست اور طہارت تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ خود کو بیجا انا اور خود پسندی سے بچائے رکھیں تو لوگ آپ کی دوستی اور آپ کی قربت پر فخر کرنے پر مجبور ہوں گے اور اپنے بلند خیالوں اور نکھری ہوئی سوچ وفکر کی بناپر اپنے ہم عصروں کی نظروں میں ایک بے مثال انسان بن جائیں گے اور آپ کا قد سب دوستوں سے اونچا ہوجائے گا۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں، آپ کا لکی عدد ۷ ہے، سات عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کی کامیابی اور ترقی کا موجب بنیں گی۔

۵، ۶ اور ۹ عدد کے لوگوں کے ساتھ آپ کی دوستی خوب جمے گی، ایک اور ۲ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے۔ ۴ اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزوں اور لوگوں سے اگر آپ دور ہی رہیں گے تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد اچھا نہیں، یہ بدنصیبی کا عدد مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے دوسرے لوگ حامل عدد کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ان کی رسوائی اور ذلتوں کا سبب بنتے ہیں۔ اس عدد کی وجہ سے خدانخواستہ آپ کو چوری، ڈکیتی، لوٹ مار اور راہزنی سے سابقہ پڑسکتا ہے اس لئے احتیاطی تدابیر کو ہر وقت ملحوظ رکھنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۲۲ ہے اس کا مفرد عدد ۴ بنتا ہے اور ۴ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ آپ کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور اکثر آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ جائیں گے۔ لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے جو آپ کے نام کے مفرد عدد سے میل کھاتا ہے اس لئے اس بات کا زبردست امکان ہے کہ آپ ترقی اور کامیابیوں کی راہوں میں تیز رفتاری کے ساتھ چلتے رہیں گے اور ناکامیاں کچھ دنوں کے بعد اپنا سامنہ لے کر رہ جائیں گی۔ مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ عمر کا آخری دور آپ کا خوش حالی میں گزرے گا اور آپ کو دولت سکون بھی میسر رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶ اور ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے احتیاط برتیں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے اور جمعہ اتوار بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں، آپ اپنے کاموں کی شروعات بدھ، جمعہ اور اتوار کو بھی کرسکتے ہیں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ پیر کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، اس دن بھی اپنے اہم کاموں سے گریز کریں۔ پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ پتھر چار یا ساڑھے چار ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں اور اللہ کی قدرت پر بھروسہ رکھیں، اسی کی مرضی

ہے اس دنیا کی ہر چیز اپنا اچھا برا اثر دکھاتی ہے۔

فروری، جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی آپ پر حملہ آور ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف دھیان دیں، غفلت ہرگز ہرگز نہ برتیں۔ آپ عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کے امراض، جوڑوں کے درد، امراض کمر، پتے اور گردے کی بیماریوں کی شکایت ہو سکتی ہے۔ چقندر، کاسنی، سیب، زیتون، انار، اناس، کھجور، انجیر اور پودینہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے اور آپ کی تندرستی کو تقویت پہنچائیں گے۔ آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۱۲۳ ہیں۔ اگر ان اعداد میں اسم ذاتی الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۱۸۹ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۳۹	۴۵۳	۴۵۰	۴۷۷
۴۵۱	۴۴۶	۴۰	۴۵۲
۴۴۵	۴۴۱	۴۵۵	۴۱
۴۵۴	۴۴۲	۴۴۴	۴۴۹

آپ کے مبارک حرف پ اور غ ہیں ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کو راس آئے گی، سبز اور آسمانی رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ گھر کے پردوں میں، در و دیوار پر کلر کرانے میں اور لباس وغیرہ میں ان رنگوں کو فوقیت دیں انشاء اللہ آپ فرحت اور سکون محسوس کریں گے۔

آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ کی سنجیدگی آپ کی شخصیت کی روح ہے، آپ بے حد امید پرست ہیں، بڑے سے بڑے حالات میں بھی آپ امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے آپ کے اندر بزنس کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ کاروبار میں کسی بھی طرح کا نقصان اٹھانے کو پسند نہیں کرتے، اگرچہ آپ کے مزاج میں تعلّی اور احساس بڑائی کا عنصر موجود ہے لیکن اس کے باوجود آپ اپنے ہم عصروں میں مقبول ہیں، آپ میں کسی قدر انتقام لینے کی عادت بھی موجود ہے۔ اگر آپ کسی کے مخالف ہو جائیں تو پھر آپ اس کے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اسے نقصان پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں لیکن اگر آپ کا کوئی دشمن آپ کے سامنے اپنا سر جھکا دے تو آپ جلد ہی اس کو معاف کر دیتے ہیں، ناگوار حالات میں بے راہ روی اور بلیک میلنگ جیسے عیوب کا سرزد ہو جانا بھی آپ کی ذات سے عین ممکن ہے لیکن اگر آپ گمراہی کی ڈگر اپنا لیں تو سیکڑوں برے لوگوں میں بھی اپنی انفرادیت قائم کر سکتے ہیں، آپ تعیش پسند بھی ہیں، آپ کی خواہشات میں نیند کو سب سے پہلا درجہ حاصل ہے، فراغت کے دن آپ سو کر گزارنا ہی پسند کرتے ہیں۔

اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد جس میں ہم نے آپ کی خوبیاں بھی اور آپ کی خامیاں بھی کھول کر رکھ دی ہیں، ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور حتی الامکان ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی جدو جہد کریں گے جو آپ کی شخصیت کو داغ دار بناتی ہیں اور دیکھنے والوں کی نظروں میں آپ کی اہمیت کو کم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹۹		
		۲۲
۷		۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اپنا مافی الضمیر کسی بھی مجلس میں اچھی طرح بیان کر سکتے ہیں لیکن آپ کے لئے ضروری یہ ہے کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں اپنے خیالات کو بہتر انداز میں پیش کریں، گھریلو زندگی میں آپ کی خاموشی خواہ وہ کسی مصلحت کی بنا پر ہو آپ کے خلاف بدگمانی پیدا کرتی ہے اور آپ کی شریک حیات کو بدظنی کے پرخول صحرا میں لے جا کر چھوڑ دیتی ہے، جس سے آپ کی خانگی زندگی اتھل پتھل کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کا عدد ۲ بار آیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے لیکن آپ اس بڑھے ہوئے شعور سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے، آپ بہت حساس ہیں لیکن کبھی کبھی آپ اپنی حس کو گنوا بیٹھتے ہیں جب کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے آپ کو ہمیشہ حساس اور بیدار رہنا چاہئے، غفلت اور بے حسی سے آپ خود کو جتنا دور

رکھیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔
آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات کو اور ان کے جذبات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کو دوسروں کے لئے بھی چاق وچوبند ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملہ میں بہت کچے ہیں جب کہ معاملات کو درست رکھنے کے لئے حساب وکتاب کے سلسلہ میں انسان کو ہوشیار رہنا چاہئے، معتبر قسم کی زندگی گزارنے کے لئے انسان کو یہ روش اختیار کرنی چاہئے کہ بخشش چاہے لاکھوں کی ہو لیکن حساب وکتاب پائی پائی کا ہونا چاہئے، اس حساب وکتاب کے معاملے میں آپ اپنے لئے بھی چوکنا رہیں اور دوسروں کے حساب وکتاب کے معاملے میں بھی آپ ہمیشہ ہوشیار رہیں اور ادائیگی کی فکر کو ہمیشہ زندہ رکھیں تب ہی آپ کی زندگی قابل اعتبار بنے گی اور لوگ آپ سے معاملات کر کے فرحت محسوس کریں گے۔
آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں
۶،۵،۴ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور اپنے کاموں کو بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل اور تغافل کا مظاہرہ کرتے ہیں اور یہ خامی آپ کو خوشیوں اور خوش حالیوں سے محروم کرنے کا سبب بن سکتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، مختلف امور میں آپ افراط وتفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتدال سے اِدھر اُدھر ہو کر اپنی شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں۔
۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم وستم اور ناانصافی سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ ظلم وستم کے خلاف اکثر احتجاج بھی کرتے رہتے ہیں۔
آپ کے چارٹ میں ۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ لاپرواہ قسم کے انسان ہیں، حالانکہ آپ کو اپنے تمام کاموں میں منظم ہونا چاہئے، ہر حال میں اور ہر صورت میں آپ کو لاپرواہی سے سستی اور کاہلی سے پرہیز کرنا چاہئے، تمام مادّی کاموں میں آپ کی دلچسپی برقرار رہنی چاہئے اور روپے پیسوں کی آمد ورفت کے سلسلہ میں آپ کو چوکنا رہنا چاہئے، پیسہ کس طرح آرہا ہے اور کس طرح خرچ ہو رہا ہے اس بارے میں آپ کو مکمل محتاط رہنا چاہئے۔
۹ کا عدد آپ کے چارٹ میں ۳ بار آیا ہے جو آپ کے حالات اور آپ کے مستقبل کو قوی تر بنانے کا ذمہ دار ہے یہ عدد تین بار آکر یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی ذہنی قوتیں زبردست ہیں۔ اگر آپ ان کو بروئے کار لانے میں ہچکچاہٹ سے کام نہ لیں تو آپ کو بام عروج تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا، یہ عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ محبت پرست ہیں اور آپ اپنے اہل خانہ کی بے توجہی ذرا سی بھی برداشت نہیں کرسکتے، آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے، جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار آپ کی خوشیاں کامیابیاں اور راحتیں ادھوری رہ جائیں گی، کئی بار پایۂ تکمیل تک پہنچنا آپ کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ درمیانی لائن جوزحل کی لائن کہلاتی ہے اس کی خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنی ضرورت کی چیزوں سے اور اپنی خواہشات کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، آپ اگر اپنی خودداری اور غیرت کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے مدد اور تعاون کی توقعات ضرور رکھتے ہیں۔ آپ کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کیوں کہ آپ بہ ذات خود بہت کچھ کرسکتے ہیں، آپ کی حمیت ہرگز ہرگز دوسروں کی محتاج نہیں ہے اس لئے آپ کے لئے یہ رجحان قطعاً غیر مناسب ہے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اور اپنا مددگار اور مستعان صرف رب العالمین کو سمجھیں۔ آپ کی تصویر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ شریف بھی ہیں، صاحب اخلاق بھی ہیں، خوددار اور غیرت مند بھی ہیں، آپ کی آنکھوں میں ایمان ویقین کی چمک دمک موجود ہے اور ان آنکھوں میں ہمدردی اور جذبہ خیر سگالی کے آثار بھی نمایاں ہیں۔
آپ کے دستخط آپ کی شخصیت کے گہرے پن کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو نمایاں کرنے کی ہرگز ہرگز کوشش نہیں کرتے لیکن آپ خود کو پوری طرح چھپا بھی نہیں پاتے۔
ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کالم پڑھنے کے بعد ایک لمحہ ضائع کئے بغیر آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کریں گے اور اپنی ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

ہمزاد النور

از : ڈاکٹر سید ملک محمد صادق راد

جب کبھی ہمزاد کے متعلق گفتگو یا عمل کی بات کی اور لکھی جاتی ہے تو تصور میں ایک مخفی قوت سامنے آتی ہے اور یکا یک خیال ایک نہایت طاقتور شئے بنام ہمزاد کی صورت میں سامنے آتی ہے کہ ہمزاد یا ہم جنس کہیں یا انسان کا اپنا متحرک سایہ یا ہم شکل واضح شباہت جو آپ کی شکل سے مشابہت رکھنے والی وہ لاثانی قوت جو آپ کے پیدائش کے ساتھ پیدا ہوتی ہے لیکن یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں جب کہ ہمزاد اُس بندے کی اپنی متحرک جسم لافانی ہوتی ہے وہ جسم متحرک جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہمزاد کے عمل کو ہر ایک کر بھی نہیں سکتا۔ اگر کر بھی لیا جائے تو ہمزاد کو سنبھالنا ہمزاد کے عہد و پیا کے مطابق چلنا اور اس کے لوازمات اور عادات کے مطابق چلنا بہت مشکل کام ہے چوں کہ ہر شخص کا ہمزاد اُس کی اپنی عادات و اطوار کے مطابق ہوتا ہے جیسی خصلت کے بندے ہوں گے ویسی ہی خصلت کے ہمزاد۔ وہی عادات وہی حرکات و سکنات۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ہر ایک عامل کا اپنا اپنا ایک طریقہ کار ہوا کرتا ہے۔ بعض عامل تو جو کتابوں میں لکھے ہوئے عمل ہوتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔ میرے خیال میں عمل کرنے والے کو عمل کی ابتداء کرنے سے پہلے صاحب عمل کے مصنف سے اجازت لینی چاہئے۔ بغیر کسی جھجک کے عمل کے بارے میں پوچھنے سے اور معلوم کرنے سے کسی کی شان نہیں گھٹتی۔ ہر شخص کسی نہ کسی سے ضرور پڑھتا ہے۔ اس سے پوچھنے والا، اجازت لینے والا عامل چھوٹا نہیں ہو جاتا۔ عامل جو ہے سو ہے اور جیسا ہے ویسا ہی رہے گا، البتہ معلومات کے ساتھ ساتھ اس کے علم میں اضافہ کے ساتھ روحانی وسعت اور سعادت حاصل ہوتی ہے اور غلطی کرنے کا امکان بھی نہیں رہتا۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کے استاد محترم نے ایک چند عمل بتا دیئے۔ سنو بھائی تجھے یہ عمل کرنا ہے، (کس طرح اُن دونوں کو معلوم نہیں) بہر حال بے چارے شاگرد صاحب اپنی دھن میں لگے ہوئے ہیں یا یوں کہیے کہ کسی بندے کو اُن کے پیر صاحب نے کہا جا بیٹا تجھے یہ عمل یوں کرنا ہے۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ یاد رکھئے پچھلے زمانے کے پیر اب زندہ نہیں ہیں، نہ اب آج کے پیروں میں وہ کرامات ہیں جو سابقہ پیروں میں ہوا کرتی تھیں (عطائی پیروں کی بات کر رہا ہوں) دیکھئے فرماں بردار مرید بیٹھ کر اور جھوم جھوم کر پڑھنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ابھی ہمزاد میرے سامنے اور میرے پاس آئیں گے اور مسخر ہو جائیں گے اور افسوس کہ دور دراز تک ہمزاد کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ اس کی بھی چند وجوہات ہو سکتی ہیں۔ بعض کی سماعت کے ساتھ روحانی بصیرت ہی نہیں ہوتی اور بعض جو لفظ تلفظ ادا کرتے ہیں، جس طرح تلفظ ادا کرنا چاہئے تو تلفظ کی ادائیگی میں غلطی کر جاتے ہیں۔ جب تلفظ میں ادائیگی درست نہیں ہوتی تو ان اشیاء کی وجہ سے بھی ہمزاد ساتھ سامنے نہیں ہوتے اور بعض کی روحانی قوت و بصیرت اس قدر کم اور ایسی ہوتی ہے جو نہ ہونے کے برابر تو ہمزاد کس طرح سامنے آئے گا اور وہ بندہ جو جس بھی عمل کو کر رہا ہوگا اور کر رہا ہے یقیناً ہمزاد کے سامنے نہ آنے کی صورت میں اس عمل سے بدظن ہو کر اس عمل کو صداقت سے ہٹ کر دیکھے گا بلکہ یوں بھی ہے وہ عمل جسے وہ کر رہا ہوتا ہے، استاذ کو جیسا آتا ہوگا، ویسا ہی اپنے شاگرد کو بتلائے گا۔ یہ بھی وضاحت کر دوں جس بھی پیر صاحب یا استاذ محترم نے اپنے شاگرد یا مرید کو جو عمل کرنے کو کہا اور بتا دیا جیسا استاد نے پڑھا ہوگا ویسا ہی اپنے شاگرد کو پڑھا دیا گیا اور ممکن ہے وہ عمل اپنی جگہ درست ہے فقط بات اتنی سی ہے، کیا جو عمل آپ کو بتا دیا گیا ہے استاد اس کے تجربات سے گزرے ہیں، اس کے علاوہ کچھ اپنی بھی غلطیاں اور کوتاہیاں شامل ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ہم کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اکثر میرے پاس ایسے بھی لوگ آتے ہیں جو ہمزاد کو مسخر کرنے کا

شوق رکھتے ہیں، اول تو ہمزاد اتنی آسانی سے ہاتھ آنے والی شئے نہیں ہے اور ایسی بھی بات نہیں کہ اس عمل کو کوئی نہیں کرسکتا اور یہ بھی نہیں کہ ہمزاد سے سامنا نہیں ہوگا۔ ہاں وہ طالب علم جو ذہن کے پکے اپنی دھن کے ساتھ لگن میں مگن رہنے الا شخص کرسکتا ہے وہ جو ہمزاد کا سچا عاشق ہو اس میں ایک ہلکی سی وضاحت کی ضرورت ہے، آج کل لوگ کچھ زیادہ ہی پڑھے لکھے ہوگئے ہیں اور یہ پڑھ چکے ہوتے ہیں کہ ہمزاد کو یوں اور اس طرح قابو کیا جاسکتا ہے یا کسی سے یہ سن چکے ہوتے ہیں کہ ہمزاد سے ہم سال بھر کا کام منٹوں میں لے سکتے ہیں۔ ہمزاد ایک ایسی لاثانی قوت کا نام ہے، جس کی دنیا شائق ہے اور جس کی طاقت کا کوئی ثانی نہیں ہے، ہمزاد کی قدرت کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ ہمزاد ایک جھٹکے سے زمین میں پیوست تناور درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینک سکتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ایسا ہوسکتا ہے اور ہمزاد کرسکتا ہے اور یہ سب ممکن بھی ہے کیوں کہ ہمزاد اس قدر قوت رکھنے والی جنس ہے کہ سانس کی لس کی طرح پلک جھپکتے کہیں سے کہیں پہنچ کر جو کام کرنے کو بتایا گیا ہوگا اس کام کو کر جاتا ہے۔ ہزاروں میل کی مسافت وکام کو منٹوں میں فی الفور کرسکتے ہیں۔ ہمزاد جس برق رفتاری کو مشہور ہے، اس طرح ایسے ہی برق رفتار اور حاضر دماغ بندہ بھی ہونا چاہئے چوں کہ ہمزاد سیکنڈوں میں کچھ سے کچھ کرسکتا ہے، ایسا نہیں ہو کہ بھوکا ننگا اور بیمار ہمزاد ہاتھ آئے تو ایسا ہمزاد کس کام کا، اندھے، لنگڑے کا ہمزاد اندھا لنگڑا ہی رہے گا، وہ ہمیشہ دیواروں سے ٹکرائے گا یا اندھے کنوئیں میں گر جائے گا، نتیجہ صفر۔ ہمزاد کو حاضر دماغی کے ساتھ ساتھ طاقت ور دل اور صحت مند قوی ہونے کے ساتھ خوبصورت ہونا بھی نہایت ضروری ہے چوں کہ ہمزاد آپ کے قرب میں آپ کے قریب آکر آپ سے کھیلنے لگتا ہے اور ہمزاد سے کھیلنا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے اور ہمزاد آپ سے کھیلتے کھیلتے سامنے آجاتا ہے اور یہ وقت دانائی اور نادانی پر منحصر ہے۔ ہمارے ایسے ہی بھائی ہیں جو صرف ہمزاد کی باتیں کرنا جانتے ہیں اور ایسے بندے صرف اپنا دل خوش کرنے کے لئے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ البتہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق وصداقت کے ساتھ بھی صادق اور امین ہیں۔ اس کے لئے وہ اپنی جان کو کھو سکتے ہیں۔ ایک اور بات ذہن میں یہ سوال آتا ہے کیا ایسا بندہ جو ہمزاد کو مسخر کرنے کے شوق میں ایسی زحمتیں جو تکلیف دہ ہوں اور مشقتوں کے ساتھ مصائب جیسے حالات جو اس کو پیش آئیں گزر سکتے ہیں جو ہمزاد کو قابو کرتے ہیں وقت جھیلنے پڑتے ہیں۔ یقین محکم کے ساتھ اگر آپ واقعی اپنی جگہ مضبوط و مستحکم اور مخلص ہیں تو لیجئے اس عمل میں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی وکامرانی نصیب فرمائے۔ سوغات مبارک ہو، عزیمت ہمزاد یہ ہے:

عزمت علیکم یاایہا الارواح المعشر الجن والقوم الھمزاد باقسم حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام یاھمزاد من حاضر شو نہیں من بحق اللہ الا اللہ الا ھو الحی القیوم العجل الساعۃ۔

چاندی، تانبا، سونا ہم وزن دھات کا ایک دیہ بنالیں لیکن چراغ کی بتی کی جگہ خاص الخاص صرف سونے کی ہونی چاہئے۔ اس طرح ایک ایسا کمرہ جس میں ہمیشہ خلوت رہے۔ وظائف کے وقت یا بعد میں آپ کے سوا وہاں کوئی نہیں جائے گا۔ ایک عدد چٹائی بچھانے کے لئے ایک عدد جائے نماز اور ایک 2570 دانوں کی تسبیح ہے۔

ان اشیاء کے علاوہ آپ کے کمرہ میں اور کوئی شئے نہیں ہوگی اور نہ کمرے کے در ودیوار پر کچھ آویزاں ہو۔ حسب منشاء دیواروں پر رنگ کر سکتے ہیں۔ اس عزیمت کو چراغ کے ارد گرد کندہ کرالیں۔ آپ ان تمام لوازماتی اشیاء کو کمرے کے وسط میں عمل کے لئے سجائیں۔ اب آپ عمل کو کرنے کے لئے تیار ہیں تو اپنے آپ کو حصار کیجئے اور کمرہ کے وسط میں بیٹھ کر چراغ کو روشن کردیں، آپ جائے نماز پر ہیں اور چراغ ایک سوا میٹر کے فاصلے پر روشن ہے یعنی آپ کے اور اس چراغ کے درمیان سوا میٹر کی دوری ہے، اب آپ چراغ کی لو پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہئے گا اور وہ عزیمت کو 2570 مرتبہ پڑھیں اور اس طرح یہ وظائف کا سلسلہ 50 یوم ہوگا۔

اس عمل کے دوران آپ اپنی خوراک کی حد کو کم کردیں، اس کے ساتھ جلالی و جمالی پرہیز کے علاوہ مباشرت سے پرہیز ہوگی اور خلوت میں رہیں کیوں کہ یہ نورانی عمل ہے جو صرف نیکی اور نیک نیتی سے سرشار ہے، جس کے ہر پہلو میں محبت، خلوص، نیکی اور اچھائی موجود موجزن ہے

اور ہر بدی اور ہر بد اعمالی اور بداعتدالی سے مبرا ہے۔ اللہ کرے آپ اپنی نیک نیتی سے اس عمل میں کامیاب ہوجائیں اور کامیاب ہونے کے بعد آپ کبھی بھی ایسی غلطی نہ کریں کہ آپ کبھی غلطی سے بھی فعل بد کی طرف مائل ہو کر اُسے اپنایئے اس صورت میں یقیناً آپ کی مٹی پلید ہوئی بلکہ کبھی بھی ایسی کوئی غلطی کو جو آپ کے خیال وعمل کو جگہ دے، ہاں پوری کوشش رہے کہ ایسی کوئی بات یا غلطی سرزد نہ ہو جو خلاف شریعت ہو اور نہ ہونے پائے اس میں بھی آپ کی بہتری ہے اور یہی تمہاری کامیابی ہے جس میں تمہاری دین ودنیا کی فلاح اور آخرت کا توشہ وسامان ہے۔

وظائف : جب آپ ان وظائف کو کرنے کے لئے آمادہ تیار ہوجائیں تو وقت ابتداء قصہ وظیفہ سے لے کر یوم الآخر تک ظہر سے لے کر دوران عصر تک آپ کچھ دیر کے لئے آرام کرلیں تاکہ وظائف کے دوران آپ کی آنکھ نہ لگنے پائے اس لئے کہ آپ کو نیند تو دور کی بات ہے بلکہ اونگھ بھی نہیں آنی چاہئے چوں کہ آپ کو ہر وقت ہوشیار اور چاق و چوبند رہنا پڑے گا اور کسی وقت بھی آپ کو ہمزاد کے ساتھ دوچار ہونا ممکن ہے۔ اگر اس دوران صورت نیند کی رہی یا اونگھ کی سی کیفیت ہوئی تو آپ کی پوری محنت رائیگاں جائے گی، بہتر یہی ہے کہ آپ اس عمل کو نہ کریں تو اچھا ہے۔ اگر واقعی آپ کو عمل کرنا ہے ضرور کریں، اس صورت میں کہ اگر عمل کو کیا جائے تو آپ کو زکوٰۃ ادا کرلینی چاہئے تاکہ آپ کی محنت رائیگاں نہ جائے۔

ابتداء عمل : جب آپ اس عمل کی ابتداء کریں گے تو پہلے آپ کو چراغ کی لوح میں ہلکی ہلکی روشنی ستاروں کی طرح جھرمٹ جھرمٹ سے دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ اس بات کی علامات ہیں کہ اس عمل کے کرنے سے ہمزاد آپ کے قریب ہورہا ہے، جب آپ کو یہ صورت حال سامنے نظر آئے تو آپ مزید مستحکم حالت میں پڑھائی کو جاری رکھیں گے، چوں کہ یہ آپ کی کامیابی کی پہلی سیڑھی ہوگی اور رفتہ رفتہ آپ کے سامنے چراغ کی لو بڑھتی جائے گی اور مزید بڑی ہوتی ہوئی نظر آئے گی اور اس کے ساتھ ساتھ لوح کا دائرۂ اختیار بڑھتا چلا جائے گا اور وقت کے ساتھ ساتھ آپ کا ہمزاد ٹھیک آپ کی شکل وصورت کے ہوبہو مشابہہ آپ کے سامنے آنا شروع کردے گا، اس وقت قدرتی طور پر آپ کی خوشی کی انتہا نہ ہوگی اور آپ کے پورے وجود میں ایک ایسی خوشی کی لہر دوڑے گی کہ اس سے پہلے نہ کبھی آپ نے محسوس کی ہوگی یقیناً آپ ایک ایسی انجانی خوشی کو محسوس کریں گے جو آپ نے کبھی اپنی زندگی میں محسوس نہیں کی ہوگی، آپ اس صورت حال سے خائف نہ ہوں بلکہ جب کبھی آپ کا ہمزاد آپ کے سامنے آئے تو آپ ایک بیگانہ کی صورت میں رہئے گا اور صرف اپنے ورد وعمل میں مشغول رہے گا کیوں کہ بعض اوقات ہمزاد آپ کو چکمہ دینے کے لئے مختلف حیلے بہانے سے آپ کو عمل پڑھنے کے لئے روکے گا تاکہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں بلکہ ایسی صورت حال میں بالکل اس کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ توجہ سے اپنے عمل کو پڑھنے میں مشغول رہئے گا۔ ہاں بہت زیادہ قریب ہونے کی صورت میں عمل پڑھنے کے بعد آپ اپنے ہمزاد سے مصافحہ کے ساتھ گفت وشنید کرسکتے ہیں۔ دوران پڑھائی نہیں۔ بعض اوقات یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ بعد از پڑھائی عمل بات چیت کے دوران بھی عامل کے ہمزاد عامل کو چکمہ دے جاتے ہیں کہ اب آپ کے پاس ہوں آپ کے قابو میں ہوں جیسا اب چاہیں گے ویسا ہی ہوگا اور جب کبھی آپ جس کام کے لئے حکم کریں گے میں اس وقت اس کام کو سرانجام دوں گا۔ یاد رکھئے اور توجہ دیجئے یہ بھی ہمزاد کی گولی بازی ہے۔ ہمزاد کی اس طرح کی باتوں میں نہ آیئے بلکہ آخری دنوں تک اپنے عمل کو جاری رکھیں۔ عمل کے آخری دن وعدے کے مطابق اپنی رائے کو سبقت دیں اور آپ اپنے ہمزاد کو اپنے عہد وپیمان میں جکڑ لیجئے اور آپ ایسی کوئی شرط قبول نہ کریں جس کو آپ بعد میں پورا نہ کرسکیں بلکہ کسی طرح بھی آپ اس کی کسی طرح بھی پورا نہیں کرسکتے۔ بندے میں چونک ہے، اس لئے کہ بعد میں آپ کو ہمزاد کے ساتھ بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا کیوں کہ ہمزاد کے مزاج کے خلاف کوئی بھی غیر شرعی کام کو کرنا تمہارے لئے زحمت کے ساتھ ساتھ تمہاری جان کی خیر نہیں کیوں کہ یہ ایک زبردست مجرب نورانی عمل ہے جو صرف پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اور ایسے ہمزاد صرف پاکیزگی کے ساتھ شریعت خدا اور قانون خدا کے پابند رہتے ہیں، آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ عہد آغاز سے عہد انتہا پر رہے جس کو آپ وفا کرسکیں۔

☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون ساعدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے — **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

FREE AMLIYAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

قسط نمبر: ۵

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ مکہ معظمہ میں قیام فرماتے کہ عجمیوں کی ایک جماعت آئی اور آپ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئی۔ (عجمی دنیا کے ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو عرب سے تعلق نہیں رکھتا) یہ عجمی لوگ حضرت جنید بغدادیؒ سے مذہبی مسائل پر گفتگو کر رہے تھے، اچانک ایک شخص آیا اور حلقہ توڑ کر آگے بڑھا، پھر وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے قریب پہنچ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک تھیلی آپ کے سامنے رکھ دی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے حیرت سے تھیلی کی طرف دیکھا اور اس شخص سے پوچھا۔ "یہ کیا ہے؟"

"اس میں پانچ سو دینار ہیں۔" اجنبی شخص نے نہایت عقیدہ مندانہ لہجے میں عرض کیا۔ "میری شدید خواہش کہ آپ انہیں اپنے مبارک ہاتھوں سے فقراء میں تقسیم فرما دیں۔"

"یہ کام تو تم خود بھی انجام دے سکتے ہو۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "دراصل میں نہیں جانتا کہ مستحق لوگ کون ہیں؟" اجنبی شخص نے عرض کیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک نظر اس شخص کی طرف دیکھا، پھر فرمایا۔ "اس کے علاوہ تمہارے پاس کچھ اور رقم بھی ہے؟"

"جی ہاں! اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔" اس شخص نے اپنی آسودہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

کیا تم اپنے موجودہ سرمائے کے علاوہ مزید دولت بھی کمانا چاہتے ہو؟ حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

"کیوں نہیں؟" اجنبی شخص نے کہا۔ "یہی رسم دنیا ہے کہ انسان اپنے کاروبار کے فروغ کے لئے دن رات کوششیں کرتا رہتا ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے دیناروں سے بھری ہوئی تھیلی اٹھائی اور اس شخص کو لوٹاتے ہوئے فرمایا۔ "پھر تو تم ہی اس رقم کے زیادہ مستحق ہو، اسے واپس لے جا کر اپنے خزانہ میں جمع کر دو۔"

☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ قدرت نے عجیب عجیب انداز سے میری دستگیری کی اور عبرت کے لئے عجیب عجیب مناظر دکھائے۔ ایک بار میں سفر حج کے دوران ریگستان سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص ببول کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا نظر آیا، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ ایک نوجوان تھا جو حق کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا۔

"لوگ آ رہے ہیں، جا رہے ہیں مگر تم ایک ہی جگہ بیٹھے ہو۔" میں نے نوجوان سے دریافت کیا۔ "آخر اس کی کیا وجہ ہے؟"

نوجوان نے بڑی اداس نظروں سے میری طرف دیکھا اور کف افسوس ملتے ہوئے بولا۔ "مجھ پر ایک کیفیت طاری تھی مگر جب یہاں پہنچا تو وہ کیفیت ختم ہو گئی، میں اسی کی تلاش میں بیٹھا ہوں۔"

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان کی بات سنی اور اپنا سفر جاری رکھا۔

پھر جب میں ارکان حج ادا کرنے کے بعد واپس آیا تو اسی نوجوان کو دیکھا، وہ اس جگہ سے ہٹ کر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا تھا مگر اس بار اس کے چہرے پر افسردگی کے بجائے خوشی کے آثار نمایاں تھے۔

میں قریب پہنچا اور اس نوجوان سے مخاطب ہوا۔ "اب یہاں کیوں بیٹھے ہو؟"

"مجھے میری کھوئی ہوئی چیز اسی جگہ ملی ہے۔" نوجوان نے پرجوش لہجے میں کہا۔ "اسی لئے میں اس مقام پر پاؤں توڑ کر بیٹھ گیا ہوں۔"

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات زیادہ اچھی تھی۔ کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں بیٹھنا یا اس جگہ بیٹھ رہنا جہاں جہاں گوہر مراد ہاتھ آیا ہو۔"

اس واقعہ کی سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ کو غیب سے قدم قدم پر ہدایت دی جاتی ہے اور عجیب عجیب انداز سے معرفت کے رموز و نکات سمجھائے جاتے تھے۔

FREE ISLAMIAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/...

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کبھی تنہا سفر کرتے تھے اور کبھی ارباب ذوق کے ساتھ، ایک بار آپ بہت سے مشائخ اور خدام کے ہمراہ جا رہے تھے، راستے میں جبل سینا (کوہ طور) پر سے آپ کا گزر ہوا، وہاں عیسائی راہبوں کی ایک خانقاہ تھی، جس کے نیچے ایک چشمہ جاری تھا، حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے رفقاء کے ساتھ اسی چشمے کے کنارے قیام فرمایا۔

اس سفر میں ایک قوال بھی آپ کے ہمراہ تھا، کچھ دیر بعد مجلس سماع گرم ہوئی، دیکھتے ہی دیکھتے تمام صوفیاء اور مشائخ بے خود ہو گئے اور بے تابانہ رقص کرنے لگے، سماع کے دوران حضرت جنید بغدادیؒ پر بھی وجد کی انتہائی کیفیت طاری ہو جاتی تھی مگر آپ اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کرتے تھے۔ راہب اور ان کا پیشوا بڑی حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔ آخر وہ خانقاہ سے نکل کر نیچے آیا، حضرت جنید بغدادیؒ کے تمام ساتھی حالت جذب میں تھے، راہبوں کے پیشوا نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

''تمہیں تمہارے خدا کی قسم! میری بات سنو! تم لوگ یہ کیا شغل کر رہے ہو؟'' راہبوں کا پیشوا حضرت جنید بغدادیؒ کے ایک ایک ساتھی کو پکڑ کے یہ الفاظ دہراتا مگر وہ مست و بے خود لوگ ذرا بھی اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

آخر بہت دیر بعد جب محفل سماع ختم ہوئی اور تمام بزرگ اپنی اپنی نشستوں پر قرینے کے ساتھ بیٹھ گئے تو راہبوں کے پیشوا نے مشائخ سے پوچھا۔ ''میں آپ حضرات کو بار بار اپنی طرف بلاتا تھا مگر آپ لوگ میری بات سنتے ہی نہیں تھے۔''

''تمہارا ہمیں اس حالت میں پکارنا ایک کار بے سود تھا۔'' ایک بزرگ نے راہبوں کے پیشوا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

راہب نے مسلمان بزرگ کی بات بڑی حیرت سے سنی۔ ''مگر اب تو تم لوگ میری بات سن رہے ہو؟ اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گئی تھی؟''

''ہم نہیں بتا سکتے کہ سماع کے وقت ہماری کیا کیفیت ہوتی ہے؟'' دوسرے بزرگ نے کہا۔ ''بس ہم اپنے اللہ کے تصور میں گم رہتے ہیں اور ماسوا سے ہمارا کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔''

راہبوں کے پیشوا کو بڑی حیرت تھی کہ آخر انسان پر جذب کی یہ کیفیت کس طرح طاری ہوتی ہے؟ پھر اس نے حضرت جنید بغدادیؒ کے ساتھیوں سے پوچھا۔ ''تمہارا شیخ کون ہے؟''

تمام لوگوں نے حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف اشارہ کر دیا۔

راہبوں کا پیشوا اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت جنید بغدادیؒ کے قریب پہنچ کر کہنے لگا۔ ''شیخ! میں نے کچھ دیر پہلے آپ لوگوں کو ایک عجیب کھیل میں مشغول پایا آپ کے تمام ساتھی اس طرح مست و بے خود تھے کہ انہیں اپنے گرد و پیش کی بھی خبر نہیں تھی۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جسے تم کھیل سمجھ رہے ہو، یہ دنیاداروں کا نہیں، اہل دل کا مشغلہ ہے، جب ہم لوگ یہ شغل کرتے ہیں تو پھر اپنے ہوش میں نہیں رہتے۔''

''کیا تم لوگوں کو اس کھیل میں کوئی خاص لذت حاصل ہوتی ہے؟'' راہبوں کے پیشوا نے استعجابیہ انداز میں پوچھا۔

''تم اس لذت کو نہیں سمجھو گے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا۔

''کیا تم نے ایسی کوئی لذت دیکھی ہے کہ جسے پا کر انسان دیگر تمام لذتوں کو فراموش کر دے، یہ ہمارا روحانی کھیل ہے، جسے سماع کہتے ہیں۔''

''کیا سماع دوسرے مذاہب میں بھی پایا جاتا ہے؟'' راہبوں کے پیشوا نے ایک اور سوال کیا۔

''نہیں! سماع صرف ہمارے ساتھ ہی مخصوص ہے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''مگر ہمارے نزدیک سماع کی ایک شرط ہے کہ اس عمل سے شریعت کے کاموں میں کوئی خلل نہ پڑے اور انسان کا زہد و تقویٰ متاثر نہ ہو۔''

''میں اور میرے ساتھی بھی برسوں سے سخت ترین ریاضتیں کر رہے ہیں، مگر ہم لوگوں کو یہ کیفیت کبھی حاصل نہیں ہوئی۔'' عیسائی پیشوا نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''ہمارے دماغ اور دل شب و روز ایک عجیب سے اضطراب میں مبتلا رہتے ہیں، آج تم لوگوں کو دیکھا تو اپنی محرومیوں کا احساس ہوا۔'' یہ کہہ کر عیسائی پیشوا حضرت جنید بغدادیؒ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا، پھر اس کے دوسرے ساتھی راہب بھی حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئے، یہ آپ کی محفل سماع کی ایک ادنیٰ کرامت تھی کہ جسے دیکھتے ہی

راہبوں نے اپنا آبائی مذہب بدل ڈالا۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی زندگی کا ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "ایک دن میرا گزر کوفہ کی طرف ہوا، وہاں میں نے ایک عالیشان مکان دیکھا جو کسی بڑے رئیس کی ملکیت معلوم ہوتا تھا، مکان کے چاروں طرف بڑی چہل پہل نظر آرہی تھی، قدم قدم پر دولت کے کرشمے نمایاں تھے، اس مکان کے کئی دروازے تھے اور دروازے پر نوکروں اور غلاموں کا ہجوم نظر آرہا تھا، ابھی میں دل ہی دل میں ان لوگوں کی بدمستی اور بے خبری پر افسوس کررہا تھا کہ اچانک ایک خوش گلو عورت کی آواز سنائی دی۔ میں نے غور سے سنا، وہ عورت نہایت دلکش آواز میں یہ اشعار گارہی تھی۔

"اے مکان! تیری چاردیواری کے اندر کبھی کوئی غم نہ آئے۔"

"اور تیرے رہنے والوں کے ساتھ یہ ظالم زمانہ کبھی مذاق نہ کرے۔" (جیسے کہ اس کی عادت ہے کہ وہ بڑے بڑے محلات کو آن کی آن میں ویران کردیتا ہے)

جب کوئی مہمان بے گھر ہو تو ایسے مہمان کے لئے تو کیسا اچھا گھر ہے؟"

ترجمہ: حضرت جنید بغدادیؒ نے عورت کے اشعار سنے تو یہ کہتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ "ان لوگوں کی حالت بہت نازک اور سنگین ہے، یہ دنیا اور اس کی رنگینیوں میں مکمل طور پر غرق ہوچکے ہیں۔"

پھر ایک مدت کے بعد اتفاق سے حضرت جنید بغدادیؒ کا گزر اسی محل نما مکان کی طرف سے ہوا۔ آپ نے حیران ہوکر اس عشرت کدے پر نظر ڈالی، کوئی نوکر اور غلام وہاں موجود نہیں تھا، در و دیوار انتہائی خستہ ہوچکے تھے اور جگہ جگہ سے اینٹیں گر رہی تھیں، ریشمی پردے دھجیوں میں تبدیل ہوکر پیوند خاک ہوچکے تھے، دروازے تباہ ہوگئے تھے، اب نہ صاحب جائیداد تھا، نہ دربان، فانوسوں اور قمقموں کی جگہ چمگادڑوں نے اپنے مسکن بنالئے تھے، جن کمروں میں شہر کے بڑے بڑے امراء جمع ہوکر داد عیش دیا کرتے تھے، اب وہاں آوارہ کتوں نے ڈیرے ڈال دیئے تھے، ہر طرف ذلت و نحوست برس رہی تھی اور ہاتف غیب یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

"اس کی ساری خوبیاں جاتی رہیں اور رنج و الم نمایاں ہوگئے، زمانہ کا یہی مزاج ہے کہ وہ ایسے کسی مکان کو صحیح و سالم نہیں چھوڑے گا۔

"لہٰذا اس مکان کے اندر جو انس (محبت) پایا جاتا تھا، اسے وحشت میں بدل دیا گیا اور کیف و سرور کی جگہ شور ماتم برپا کردیا گیا۔"

مکان کی یہ حالت دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت افسوس ہوا، پھر آپ نے ایک پڑوسی سے پوچھا۔ "اس عشرت کدے کے مکیں کہاں چلے گئے؟"

"اب اس مکان میں کوئی بھی نہیں رہتا؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے افسردہ لہجے میں پوچھا۔

"ایک بوڑھی عورت کسی کمرے میں پڑی رہتی ہے۔" پڑوسی نے بتایا۔ "محلے والے ترس کھا کر اسے کھانا کھلادیتے ہیں ورنہ وہ عورت مکان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتی۔"

حضرت جنید بغدادیؒ اضطراب کے عالم میں اس کمرے تک پہنچے اور دروازے پر دستک دی۔

اندر سے ایک غمزدہ عورت کی آواز اُبھری۔ "کون ہے؟"

"میں اللہ کا ایک بندہ ہوں۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

"واپس چلے جاؤ!" عورت نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔ "اب میرے سوا یہاں کوئی نہیں رہتا، وہ زمانے رخصت ہوئے، مجھ غریب کو پریشان نہ کرو۔"

"دروازہ کھولو! حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا، مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔"

عورت نے دروازہ کھول دیا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

"اس مکان کی وہ آب و تاب وہ چاند سورج (پری چہرہ لوگ) وہ کنیزیں اور غلام اور وہ عیش و عشرت کے دلدادہ لوگ کہاں چلے گئے؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے اس عورت سے پوچھا۔

یہ سن کر وہ عورت زار و قطار رونے لگی۔ "آسائش کی وہ چیزیں کسی اور کی تھیں۔ اس مکان کے رہنے والے غلطی سے انہیں اپنا سمجھ بیٹھے تھے، سارا ساز و سامان کرائے کا تھا، جہاں سے آیا تھا وہیں چلا گیا۔"

"کئی سال پہلے جب میں اِدھر سے گزرا تھا تو میں نے ایک عورت کو یہ اشعار پڑھتے سنا تھا۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے وہی اشعار

دہرا دیئے۔

اس عورت نے ایک آہ سرد کھینچی اور نہایت رقت آمیز لہجے میں بولی۔ ''خدا کی قسم! میں وہی عورت ہوں جس کی زبان سے آپ نے یہ اشعار سنے تھے۔''

''پھر یہ عالیشان مکان اور اس کے مکین اس حال کو کیسے پہنچے؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

''انسان جس دنیا پر غرور کرتا ہے وہ دنیا باقی نہیں رہتی، بس اس کے حال پر ماتم اور عبرت کرنے والے باقی رہ جاتے ہیں۔'' عورت کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔

''پھر تم اس ویرانے میں اکیلی کیوں پڑی ہو؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شکستہ حال عورت سے پوچھا۔

''آپ بھی کیسا ظلم کرتے ہیں کہ مجھ سے اس مکان کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جانے کے لئے کہتے ہیں؟ اس عورت نے نہایت غم زدہ لہجے میں جواب دیا۔ ''کیا یہ مکان میرے دوستوں اور پیاروں کا مسکن نہیں تھا؟ کیا یہ ان اگلی محبتوں کی یادگار نہیں ہے؟ پھر میں اسے چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں، کہنے والے کیا کہیں گے کہ میں صرف رونقوں اور خوشیوں کی ہم نشیں تھی، بدحالی اور ویرانی کی شریک نہیں، یہ تو بڑی بدعہدی ہوگی۔ لوگ میرے عمل کو بدترین بے وفائی سے تعبیر کریں گے، میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گی جب تک میرا جسم اس عمارت کے ملبے میں دفن نہیں ہو جائے گا۔'' یہ کہہ کر اس عورت نے ایک اور شعر پڑھا جو محبت کی خلش اور سوز و گداز سے لبریز تھا۔

''میرا دل مقامات محبت کی تعظیم کرتا ہے، اگرچہ ان کے کمرے نعمت و مال سے محروم ہو چکے ہیں۔''

ترجمہ : یہ شعر سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ''سچ کہا تم نے'' حضرت جنید بغدادیؒ پر کیف جذب کی عجیب کیفیت طاری تھی، پھر آپ اسی عالم میں بغداد تشریف لے آئے۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ''آج بھی مجھے اس عورت کے خلوص اور استقلال پر حیرت ہوتی ہے۔ دراصل عشق صادق اسی کو کہتے ہیں کہ انسان ایک در کا پابند ہو جائے، پھر چاہے موج خوں سر سے گزرے یا قیامت نازل ہو جائے، مگر عاشق اسی آستانے پر پڑا رہے۔ بیشک! وہ عورت اپنے عشق میں سچی تھی اور اسی کے ذریعہ معلم غیب نے مجھے یہ سبق دیا، یہ عشق کیا ہے اور وفاداری کسے کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

جو بے خبر لوگ صوفیائے کرام کو گوشہ نشیں، کم ہمت اور تن آسانی سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ صوفی سے زیادہ اولوالعزم کوئی دوسرا انسان نہیں ہوتا۔ صوفیاء زندگی بھر اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتے ہیں جو دنیا کا سب سے مشکل کام ہے، صوفی کی تعریف یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں تسبیح بھی ہوتی ہے اور شمشیر بھی، وہ حالت جمال میں اپنے نفس پر ''لاالٰہ الا اللہ'' کی ضرب لگاتا ہے اور جلال کے عالم میں کفار کی شہ رگ پر ضرب نوک سناں، وہ برسر منبر فصاحت و بلاغت کے دریا بھی بہاتا ہے اور سر مقتل اپنے خون میں بھی نہاتا ہے۔ مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ اور حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ معرکہ حق و باطل میں اس طرح شہید ہوئے کہ ان کی شمشیر میں کفار کے خون سے رنگین تھیں۔

اسی رسم ایمانی کو تازہ کرنے کے لئے ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے دل میں بھی شوق جہاد پیدا ہوا۔ نتیجتاً آپ ہتھیاروں سے لیس ہو کر گھر سے نکلے اور لشکر اسلام میں شامل ہو گئے، ابھی یہ سفر جاری تھا کہ ایک دن آپ پر امیر لشکر کی نظر پڑی۔ حضرت جنید بغدادیؒ اپنے ظاہری لباس سے پریشان حال نظر آ رہے تھے، امیر لشکر نے مفلس وفادار سمجھ کر آپ کے لئے کچھ رقم بھیجی اور ہدایت کی کہ اس سے اپنے سفر کا خرچ پورا کریں۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے وہ رقم قبول کر لی اور پھر ان نمازیوں میں تقسیم کر دی جو بہ ظاہر آپ سے بھی زیادہ محتاج نظر آ رہے تھے۔

اسلامی لشکر ایک مقام پر خیمہ زن ہوا اور لوگ ظہر کی نماز میں مشغول ہو گئے، حضرت جنید بغدادیؒ نے بھی نماز ادا کی اور سوچنے لگے کہ مجھے وہ رقم قبول نہیں کرنی چاہئے تھی اور اگر قبول کر لی تھی تو اسے نمازیوں میں تقسیم نہیں کرنا چاہئے تھا کیوں کہ جو بات مجھے پسند نہیں وہ بات میں نے اپنے بھائیوں کے لئے کیوں پسند کی؟ ابھی حضرت جنید بغدادیؒ اسی غور و فکر میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، آپ نے دیکھا کہ نظروں کے سامنے بہت سے عالیشان محل جگمگا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

ملک کہاں جا رہا ہے؟

کیرانہ میں جو بھی کچھ ہوا، کیا اسے مسلم مکت بھارت کی ایک چھوٹی سے رہرسل کہا جا سکتا ہے

ونسٹن چرچل نے کہا تھا، آزادی سب کے لئے نہیں ہے۔ کچھ لوگ آزادی کا صرف غلط استعمال کر سکتے ہیں۔ ان دنوں سیاست میں ہونے والی اشتعال انگیز بیان بازیوں کی روشنی میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ مودی حکومت یا تو لفظ آزادی سے واقف نہیں اور اگر واقف ہے تو آزادی کا استعمال عیارانہ سیاست کو ہوا دینے اور مسلم مخالفت میں کر رہی ہے۔ دو برس کی مودی حکومت میں اب کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں بچی ہے کہ مسلمانوں کے لئے حکومت کے ارادے کیا ہیں۔ عیارانہ سیاست کا ایک رخ یہ ہے کہ مسلم مکت بھارت، کے نعرے کو ہوا دی جاری ہے۔ ان سب کا پس منظر کیا ہے، یہ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آسام میں جیت کیا ملی مودی حکومت کو اتر پردیش کا انتخاب آسان نظر آنے لگا۔ مودی حکومت یہ بھول گئی کہ کانگریس سے ناراض مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے بھی آسام میں بھاجپا میں اعتماد ظاہر کیا تھا اور اس اعتماد کو مودی کے قریبی لیڈران حواس باختہ ہو کر اس طرح توڑیں گے اس کی امید نہیں کی گئی تھے۔

اتراکھنڈ کے بھاجپا لیڈر کنور پرتاپ سنگھ چیمپین نے کہا کہ ہندو اگر متحد ہو کر مسلمانوں کا گھر جلا دیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ ہندوؤں کو ایسا کرنے کا حق ہے۔ ہم ایک ایسے سیاسی معاشرہ میں آگے ہیں جہاں پروین توگڑیا ملک کے ہندوؤں کو مردانگی کی دوا بنا کر کھلانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مودی کے ڈیجیٹل انڈیا سے یہ زیادہ بڑا کام ہوگا۔ یعنی نامرد ہندوؤں میں جب مردانگی جاگ جائے گی تو یہ مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے اور قتل کرنے کے کام آئے گی۔ ہم ایک ایسے سیاسی معاشرہ میں ہیں جہاں سکنڈ میں بیف مٹن بن جاتا ہے۔ ویڈیو بدل جاتے ہیں۔ میڈیا فروخت ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں بھاجپا لیڈر کیلاش وجے ورگیہ مہاتما گاندھی کو مجاہد آزادی تسلیم نہیں کرتے اور بھاجپا لیڈران ناتھورام گوڈسے کا نام عقیدت واحترام سے لیتے ہیں۔ ایک سادھوی ڈنکے کی چوٹ پر مسلم مکت بھارت کا نعرہ لگاتی ہے اور مودی حکومت اس نعرے پر یوں خاموش رہتی ہے، جیسے یہ سب اس کے اشاروں پر ہو رہا ہو۔ مسلم مکت بھارت، کے بیان کو محض ایک اشتعال انگیز بیان تصور کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے جس پر پچھلے دو برس سے مسلسل کام ہو رہا ہے۔ ابھی حال میں راج ٹھاکرے نے یہ بیان دیا کہ یعقوب کی پھانسی کے سہارے بھاجپا فساد کرانا چاہتی تھی۔ راج ٹھاکرے کو اب اس کا خیال کیوں آیا یہ تو وہی بتا سکتے ہیں، مگر مسلم مکت بھارت کے ایجنڈے پر مودی کے آنے کے ساتھ ہی عمل شروع ہو گیا تھا۔ جن سنگھ کی شروعات ہی مسلم مخالفت کی بنیاد پر ہوئی۔ جن سنگھ نے جب بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے دوسری پاری کی شروعات کی تو حوصلے بڑھ چکے تھے۔ مگر ملک کی دوسری بڑی اکثریت کو زیر کرنا آسان نہیں تھا۔ اٹل بہاری واجپئی اور اڈوانی کی جوڑی اقتدار میں آئی تو مسلم مخالفت کے ساتھ مسلمانوں کے لئے نرم رویہ بھی شامل تھا۔ دراصل اس نرم رویہ کے پیچھے اقتدار کی بھوک بھی تھی کہ ملک کے تمام مسلمانوں کو ناراض کر کے زیادہ دنوں تک اقتدار پر قابض نہیں ہوا جا سکتا یہی وہ نکتہ تھا، جسے مودی نے سمجھا۔ مودی کی سیاسی منصوبہ بندی کام آگئی کہ اگر مسلمانوں کی مخالفت میں ملک کی ہندو اکثریت کو کھڑا کر دیا جائے تو کام بن سکتا ہے۔ لوک سبھا ۲۰۱۴ء کے انتخابات میں یہ فارمولہ کام کر گیا۔ براک اوباما نے کہا تھا کہ فتح کے جشن میں سیاسی توازن کو قائم رکھنا ایک چیلنج ہے۔ دہلی سے بہار اسمبلی انتخاب تک نشے میں ڈوبی مودی حکومت نے مسلمانوں کو پاکستان بھیجنے

تک کی تیاری کرلی۔ اور اب پارٹی اس حد تک اپنا توازن کھو چکی ہے کہ بے لگام سفید جھوٹ سے لے کر تحقیر آمیز بیانات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ افسوس کہ ہندوؤں کو نامرد کہنے والے توگڑیا کے بیان پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ یوگی ادتیہ ناتھ نے تو مثال قائم کردی۔ بیان دیا کہ ہندو پارن سائٹ دیکھیں۔ مذہب کو بنیاد بنا کر اور مسلم مخالفت میں ایک سیاسی اور پارٹی کے لیڈران اس حد تک ننگے ہو چکے ہیں کہ عالمی سیاست سے سوشل ویب سائٹ تک پر اب ان وحشیانہ، مضحکہ خیز باتوں کا مذاق اڑنے لگا ہے۔

مسلم مکت بھارت کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کی شروعات یقیناً بھاجپا کو اپنے گھر سے کرنی ہوگی۔ شاہنواز حسین ویسے بھی کسی کام کے نہیں رہے۔ کام کے ہوتے تو راجیہ سبھا میں تو بھیجا ہی جا سکتا تھا۔ مختار عباس نقوی، نجمہ ہپت اللہ۔ خدا معلوم ایسی نوبت آ۔ ؛ وہ مسلمان ہونے اور نہ ہونے کے حق میں پارٹی کو کیا بیان دیں۔ اقلیتی سیل سے لے کر بھاجپا اقلیتی مورچہ ہے، ظاہر ہے۔ تلواریں ان پر بھی گریں گی۔ ایم جے اکبر، شاذیہ علمی، ظفر سریش والا جیسے سیاست داں بھی ہیں۔ دوسری طرف مودی کا بچاؤ کرنے والے سلمان خاں کے باپ سلیم خاں ہیں۔ ایک لمبی فہرست ہے۔ ہو سکتا ہے سادھوی پراچی کے بیان کے بعد مودی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہو کہ ان مسلمان چہروں کو پہلے پارٹی اور پھر ہندوستان سے کیسے مکتی دی جائے۔ وزیر اعظم مودی سے پوچھا جانا چاہئے کہ کیا کیرانہ میں جو کچھ ہوا، اسے مسلم مکت بھارت کا ایک چھوٹا سا ریہرسل کہا جا سکتا ہے؟ ہندوؤں کی نقل مکانی کا معاملہ اٹھا کر بھاجپا لیڈر حکم سنگھ کے اشارے پر فرقہ واریت کا جو گھناؤنا کھیل کیرانہ میں شروع ہوا، ابھی یہ مستقبل میں لکھی جانے والی خوفناک کہانی کی پہلی قسط ہے۔ بکاؤ میڈیا نے حکم سنگھ کی فہرست پر اعتبار کرتے ہوئے کیرانہ کو کشمیر سے جوڑنے میں دیر نہیں کی۔ کیرانہ میں ہندو مسلم اتحاد کے نعرے ضرور بلند ہوئے لیکن سوال ہے، ان نعروں کی تازگی کب تک قائم رہے گی؟ یہاں بیف، مٹن بن جاتا ہے۔ نقلی ویڈیو کو عدالت اصلی ویڈیو ثابت کردیتی ہے۔ گجرات قتل عام سے لے کر

سمجھوتہ ایکسپریس تک کے ملزمان بری کر دیے جاتے ہیں۔ عشرت جہاں کیس کی فائلیں گم کردی جاتی ہیں۔ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا دیا جاتا ہے۔ حکم سنگھ کے دعویٰ آج مسترد ہوئے، حکومت کل ان دعووں کو صحیح قرار دے گی اور صرف کیرانہ یا اتر پردیش نہیں، پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف باضابطہ سنگھیوں کے ٹریننگ کیمپ پورے ملک میں چلائے جا رہے ہیں۔ لو جہاد کا معاملہ آج بھی گرم ہے اور علیگڑھ جیسے شہر میں ہندو لڑکیوں کو اسلحوں سے ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ حالیہ امریکی رپورٹ کے مطابق ہندو دہشت گرد تنظیموں کو حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ ہندوستان کو بے روزگار کردیں گے، کہنے والے ممکنہ امریکی صدارتی امیدوار ٹرمپ مسلم مخالفت کی علامت بن کر ابھرے ہیں۔ دو برس میں فوج خفیہ ایجنسی، میڈیا اور عدلیہ پر جس طرح حکومت کا قبضہ ہوا ہے، وہاں مسلمانوں کے لئے بچتا ہی کیا ہے؟ پچھلے دو برس کے تمام اشتعال انگیز بیانات کا جائزہ لیجئے اور ساتھ ہی دو برس میں ہونے والے تمام حادثات و واقعات کا محاسبہ کریں تو سچ صاف ہو جائے گا کہ ہر واقعہ پچھلے واقعہ کی ایک کڑی ہے۔ مودی اور امت شاہ منصوبہ بند سازش کے تحت مسلمانوں کو خوف و دہشت کے ایسے ماحول میں جینے پر مجبور کرتے آئے ہیں۔ جہاں زندگی گھٹن اور قید بن جائے۔ مسلمانوں کے خوف سے ہندوؤں کے خاندان نقل مکانی پر مجبور ہوں، اس سے خوفناک لطیفہ اس ملک میں دوسرا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب سوال مسلمانوں سے بھی ہے اور مسلم رہنماؤں سے بھی۔ کانگریس سے بھی ہے اور خود سیکولر کہلانے والی پارٹیوں سے بھی۔ کیا کیرانہ کے پردے میں مودی اب جو کھل کھیل کھیلنے جا رہی ہے، اس کا انجام کیا ہوگا؟ کیا سیاسی سیکولر پارٹیاں متحد ہو کر اس کھیل کو ناکام بنا پائیں گی؟ اس میں شک لگتا ہے۔ کیونکہ ان سیاسی پارٹیوں کے لئے مسلمانوں کی حیثیت ووٹ بینک سے زیادہ نہیں اور اپنے اپنے مفاد کے کاروبار میں الجھے ہوئے مسلم رہنما شاید اس بار بھی خاموش رہ جائیں گے۔ مگر یہ سمجھ لیجئے کہ، کیرانہ کے بعد اس ملک میں مسلمانوں کے تحفظ و بقا کا معاملہ سنگین ہو چکا ہے۔ ہم ابھی بھی نہیں جاگے تو کل بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ خدمت خلق کا شوق مجھے بچپن ہی سے تھا، ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ کسی کی خدمت کئے بغیر میری روٹی ہضم نہیں ہوا کرتی تھی۔ ایک دور میں قابل اعتبار قسم کی مستورات میری خدمتوں کا خاص نشانہ تھیں۔ عورتوں کے کام آکر مجھے یہ یقین ہو جاتا تھا کہ میں جنت الفردوس کا سو فیصد حق دار بن گیا ہوں، کراماً کاتبین گواہ ہیں کہ میں پوری ایمانداری سے خواتین کی خدمت کرتا تھا، میرے اخلاص کا عالم یہ تھا کہ اگر کوئی خاتون میری خدمت سے متاثر ہو کر مجھے کوئی دعا بھی دیتی تھی تو مجھے برا لگتا تھا، میں یہ سمجھتا تھا کہ عورتوں کی دعاؤں سے میرا اخلاص مجروح ہوگا اور میری حسن نیت کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ نیکی کرو اور کنوئیں میں ڈالو، شہر بھر میں اب کنوئیں تو کہیں رہے نہیں تھے کہ میں ان میں اپنی نیکیاں ڈالتا، میں تو بس یہ کرتا تھا کہ نیکی کرتے ہی بھول جاتا تھا اور جو بھی کوئی شخص خواہ وہ کوئی بنت حوا ہی کیوں نہ ہو اگر مجھے میری کوئی نیکی مجھے یاد دلاتی تھی تو میں آپے سے باہر ہو جاتا تھا اور میرا بس نہیں چلتا تھا کہ میں اسے کوئی ایسی سزا دوں جو میری نیکیاں یاد دلانے والوں کے لئے عبرتناک بن جائے۔ خاتون سے نہ جانے کیوں مجھے ہمیشہ دلچسپی رہی، دراصل میں عورتوں ہی میں پلا بڑھا، نانی، دادی، دادی کی پردادی، پھوپھی، چاچی، تائی، ممانی، وغیرہ وغیرہ کتنی عورتیں تھیں جو ہمیشہ میرے ارد گرد رہتی تھیں، ممانیوں سے مجھے خاص اُنس تھا، ایک دو ممانی تو ایسی بھی تھیں کہ پلک جھپکتے ہی وہ میرے خواب میں آجاتی تھیں اور لمحات کتنے ہی مقدس ہوں میرے ساتھ وہ آنکھ مچولی کھیلنے سے باز نہیں آتی تھیں۔ آپ یقین کریں اور اگر آپ میرا یقین نہ بھی کریں تو مجھ پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ایک سچ مچ کی ممانی تو ایسی بھی تھیں جو میری رازدار بھی تھیں، میں انہیں نہ جانے کیوں قسم سے اپنا دوست سمجھتا تھا، میں نے بالغ ہونے سے پہلے جتنے بھی تابڑ توڑ قسم کے عشق کئے وہ ممانی ان سب کی رازدار تھیں اور وہ مجھے اپنی محبوباؤں کو لبھانے اور پٹانے کے اتنے طور طریقے بتایا کرتی تھیں کہ بس الاماں والحفیظ۔

یہ انٹرنیشنل قسم کا فلسفہ انہوں نے ہی مجھے بتایا تھا کہ عورت ہنسی تو بس سمجھو پھنسی، لیکن ایک بار اسی فلسفہ کی وجہ سے میری دھنائی بھی خوب ہوئی تھی اور مجھے دوپہر کو آسمان پر کھلے ہوئے چاند تارے نظر آ گئے تھے۔

اب آپ سے کیا پردہ، ایک دن یہ ہوا کہ میں نے چار بچوں کی اماں سے بے تکلف اظہار عشق کر دیا اور اظہار عشق بھی اُن گرم گرم الفاظ میں کیا جو صرف نوجوانوں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے آپ سے پیار ہو گیا ہے، میں تمہارے بغیر جینے کا اب تصور بھی نہیں کر سکتا، اس نے مجھے گھور کر دیکھا، میں سمجھا یہ بھی کوئی ادا ہوگی۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا تھا کہ سانپ کی قسموں کی اور عورتوں کی اداؤں کی کوئی انتہا نہیں ہے، میں مسکراتا رہا تو اس نے میری طرف قدم بڑھائے میں سمجھا کہ میرا دردِ عشق کام کر گیا، وہ اب میری بانہوں میں اپنی بانہیں ڈالنے کے لئے میری طرف بڑھ رہی ہے لیکن اس نے قریب آکر مجھ پر اتنے جوتے برسائے کہ مجھے پہلی بار اس عمر میں یہ اندازہ ہوا کہ بعض عورتیں غیرت مند بھی ہوتی ہیں، جب یہ حادثہ میں نے اپنی ممانی کو سنایا تو انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ جب اس کانٹوں سے بھری راہ پر چلوگے تو ایسے حادثے بار بار ہوں گے لیکن تمہیں ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ میں کئی بار پٹا لیکن اللہ کا کرم یہ ہے کہ میں عورتوں سے کبھی بدظن نہیں ہوا، اب بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن عورتوں سے حسن ظن کا عالم یہ ہے کہ جسے بھی دیکھو وہ اپنی دکھائی دیتی ہے۔

میری خدمت خلق کی کہانی بہت لمبی ہے، میں نے ہر شعبے میں طبع آزمائی کی ہے، مفت علاج کے لئے ایک شفاخانہ کھولا تو دسیوں مریض بے موت مر گئے لیکن چونکہ میری نیت صاف وشفاف تھی اس لئے

فرشتوں نے میرے خلاف کوئی رپٹ عالم برزخ کے کسی تھانہ میں درج نہیں کرائی۔ایک بار اردو زبان کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہوا تو راتوں رات شاعر بن گیا اور ایسی ایسی غزلیں لکھ ماریں کہ ان کو سمجھنے کے لئے ایسی پر مغز لغت کا انتظار کرنا پڑا جو قیامت تک کم سے کم اس دنیا میں نہیں چھپ سکے گی، میں شعر اچھے کہتا تھا لیکن ان کا مفہوم سمجھنے کے لئے دوسرے شاعروں کے گھر کے چکر لگاتا تھا۔ اچھے شاعر میرے بالغ ہونے سے پہلے ہی عنقا ہو گئے تھے، جس شاعر کے پاس جاتا وہ کہتا تھا کہ رات آل انڈیا مشاعرہ سے آیا ہوں، داد بٹورتے بٹورتے تھک گیا ہوں، ابھی تمہارے شعر سمجھ میں نہیں آرہے ہیں، ان شعروں میں جن الفاظ کی بھرمار ہے اس کے لئے مجھے لغت کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، جب پوری طرح یہ اندازہ ہو گیا کہ مشاعروں میں اپنی دال نہیں گلے گی تو شاعری چھوڑ دی، ملک وملت کی خدمت کے لئے میدان سیاست میں بھی آیا، جھوٹ بولنے کی اور فریب دینے کی مشق بھی کی، اس میدان میں بھی منہ کی کھانی پڑی کیوں کہ اس میدان میں پہلے ہی سے بڑے بڑے کذاب اور فریبی موجود تھے، بہت جھوٹ بولے، لوگوں کو بہت دغا دی تھیں، پھر بھی اپنا قد مانے ہوئے نیتاؤں کے سامنے بہت چھوٹا رہا اور میں کہاں تک سرکس کے جوکروں کی طرح اپنی ٹانگوں میں بانس باندھ کر اپنا قد اونچا کرتا، عافیت اسی میں سمجھی کہ میدان سیاست سے نجات حاصل کرلی جائے۔

خدمت خلق کے دوران سب سے خوبصورت دور وہ رہا جب میں نے اپنے چند دوستوں کو اپنے ساتھ لگا کر شادی کرانے والی ایک سوسائٹی کو جنم دیا۔ واضح رہے کہ یہ کام میں دوبار کر سکتا ہوں، ایک بار زیادہ کامیابی نہیں ملی تھی لیکن ایک بار اتنی کامیابی ملی کہ کامیابی کی انتہاؤں سے ڈر کر میں نے یہ سوسائٹی بند کردی۔ اس خدمت عالیہ کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دن میرے چند احباب جو مادر زاد قسم کے مدبر تھے ان کے دلوں میں ایک ساتھ یہ خیال آیا کہ کوئی ایسا ادارہ قائم کیا جائے کہ جس کے ذریعہ شادیاں طے کرانے کی ذمہ داریاں ادا کی جائیں، یہ سب لوگ ایک دن بھری دوپہر میں میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ چونکہ تم ہم سب میں سب سے زیادہ ہونہار ہو اور سب سے زیادہ گہری عقل رکھتے ہو، اس لئے تم ہی اس سوسائٹی کے سربراہ رہو گے۔ ان دوستوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ منشی مروارید، صوفی قالولبلی، صوفی ہل من مزید، مولوی گلاب جامن، ماسٹر حیرت علی، صوفی آرپار، صوفی تاشقند اور صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں۔

ان حضرات کے پرنور چہروں اور باتوں سے میں ہمیشہ متاثر رہا، اس حد تک کہ میں جنت کی ان حوروں کو خوش نصیب سمجھنے لگا تھا جو مرنے کے بعد ان کے حصہ میں آنے والی تھیں۔

میں نے علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ آپ حضرات کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

سب سے پہلے صوفی قالولبلی نے اپنی چونچ کھولی، انہوں نے اپنی معروف نسوانی آواز میں کہا۔

سڑکوں پر لڑکے بھٹک رہے ہیں اور گھر کی چہار دیواری میں خوبصورت قسم کی لڑکیاں رشتوں کے انتظار میں بوڑھی ہورہی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ بروقت سب کی شادیاں ہوجائیں، اس نیک کام کے لئے ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ ایک ایسا ادارہ کھول لیں جو رشتے طے کرانے کی ذمہ داری نبھائے۔

منشی مروارید اپنی بلغمی آواز میں بولے۔ اللہ نے تمہیں بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے، اس لئے ہم نے سوچا ہے کہ اپنی سوسائٹی کا سربراہ تمہیں بنائیں گے۔

میرے اندر کونسے لعل لگے ہیں۔''میں نے بناوٹی عاجزی کا اظہار کیا۔''

اماں، تم لاکھوں میں ایک ہو۔''مولوی گلاب جامن لہک اٹھے''تم جھوٹ بھی اس انداز سے بولتے ہو کہ سچ بولنے والوں کو پسینہ چھوٹ جاتا ہے اور حقیقت پسند لوگ خواہ مخواہ غش کھا کر گر جاتے ہیں۔

بحث کرنیکی ضرورت نہیں۔''صوفی آؤں تو پھر جاؤں نے کہا''تم ہی میر کارواں بنو گے اور تمہارے ہی ہاتھوں میں ہمارے سفینے کی پتوار ہوگی۔

جب آپ سب نے ٹھان ہی لی ہے تو میری کیا مجال کہ میں راہ فرار کے لئے کوئی گلی تلاش کروں۔ میں نے کہا بتایئے اس نیک کام کی شروعات کب سے ہوگی۔

ماسٹر حیرت علی نے فرمایا، ہمیں دفتر قائم کرنے کے لئے چند چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔ ایک کمرہ، ایک کرسی، ایک میز، ایک رجسٹر، ایک البم اور دو چار رنگ کی پنسلیں۔

میں ایک بات یاد دلادوں ہم دوستوں میں سے مالی اعتبار سے سب سے زیادہ براحال ماسٹر حیرت علی کا تھا، یہ ایک اسکول میں ٹیچر تھے لیکن اس زمانہ کی بات ہے کہ جب ٹیچر اچھے خاصے پھٹیچر ہوا کرتے تھے اور آج کل کے ماسٹروں کی طرح ان کے منہ میں گھی شکر نہیں ہوا کرتا تھا۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس نومولود اور سوسائٹی کی کیا مدد کرسکتے ہیں؟

انہوں نے کہا، میں صرف دعا دے سکتا ہوں، کیوں کہ میرے پاس دعا کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

مختصر یہ ہے کہ صوفی قالو بلی نے ایک ایسی کرسی عطا کی جس کی ہیئت کذائی یہ بتارہی تھی کہ یہ نوح علیہ السلام کے طوفان میں بہہ کر آئی ہوگی جوان کے آباؤ اجداد کے ہاتھ لگ گئی۔

صوفی ہل من مزید نے ایک ٹیبل بخشی یہ اتنی بدنما تھی کہ اسے دیکھ کر کسی بھی شریف آدمی کو مارے شرم کے پسینہ آسکتا تھا۔

صوفی آر پار نے ایک بوسیدہ سی کاپی اور چند پرانی اور کافی حد تک گھسی ہوئی پینسلیں پیش کیں۔

صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں نے اپنی ایک دوکان جو برسہا برس سے بند پڑی ہوئی تھی اور اس میں ہر طرف مکڑی کے جالے تنے ہوئے تھے، دوکان کی صورت حال واقعی ایسی تھی کہ جیسے یہ بننے سے پہلے ہی یتیم ہوگئی ہو، اس دوکان کی صفائی ہم سب نے مل کر خود کرلی تھی اور ہم نے ایک بینر جو گھر میں پڑے ہوئے ایک پرانے کپڑے پر لکھوالیا تھا، بورڈ کے الفاظ یہ تھے۔

کامیاب شادیوں کے لئے

ہم سے ملئے

پہلے آیئے پہلے پایئے

ہمارے اسٹاک میں ہزاروں شاندار لڑکے اور خوبصورت

لڑکیاں موجود ہیں۔ بوڑھے رانڈ اور گئے گزرے لوگ بھی

اپنی قسمت آزماسکتے ہیں، معمولی سی فیس پر یہ خدمت کئی

سالوں سے جاری ہے

میرج بیورو سوسائٹی دیوبند

ہمارے اس دفتر کا افتتاح صوفی بلغم علی نے کیا جو اس وقت قوم کی نظروں میں بہت معتبر تھے۔ انہوں نے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ابوالخیال فرضی اور ان کے ساتھیوں نے یہ نیک کام شروع کرکے ملت پر ایک احسان کیا ہے، جو لوگ اپنی شادی کے لئے بے چین ہیں وہ فوراً اسے پیشتر میرج بیوروس سے رجوع کریں۔

ہم ان کی تقریر کے دوران تالیاں بجا کر ان کی تقریر کی تائید کی ان کا تقریر کا اثر یہ ہوا کہ اگلے ہی دن ایک درجن سے زیادہ لوگ آئے اور انہوں نے اپنے نام اندراج کرائے، ان میں زیادہ لوگ وہ تھے جو دوسری شادی اور خفیہ نکاح کے متمنی تھے، ایسے لوگ بھی کہ جن کی روانگی کی سیٹ اور تاریخ کنفرم ہو چکی تھی، ان کی درخواستیں بھی موصول ہوئیں۔ بیوی کی موجودگی میں ایک اور نکاح کی فضیلت حاصل کرنے والوں کی تعداد اچھی خاصی تھی، حد تو یہ ہے کہ صوفی شہتوت جو بھی حلقوں میں فنافی اللہ مانے جاتے تھے ایک دن انہوں نے بھی مجھے طلب کرلیا، اپنی نورانی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے، برخوردار تم نے تو بہت عظیم الشان کام شروع کیا ہے، بہت خوشی ہوئی اور دل سے بہت دعائیں نکلیں، اس وقت کمرے میں کوئی نہ تھا، لیکن یہ جملہ اتنی آہستہ سے کہا کہ تاکہ کراماً کاتبین تک نہ سن سکیں اور تقوے کی بدنامی نہ ہو، فرمانے لگے تمہاری حوصلہ افزائی کے لئے ہم نے یہ سوچا ہے کہ اِدھر اُدھر کسی حاشیہ میں ہمارا نام بھی درج کرلیں۔

حضرت! آپ کس طرح کا نکاح کرنا چاہتے ہیں؟" میں نے طالب علمانہ انداز میں پوچھا۔"

وہی جو ایجاب وقبول کے ذریعہ ہوتا ہے۔

حضرت میرا مطلب یہ ہے کہ اعلانیہ یا خفیہ؟

عزیزم! اس عمر میں جب کہ ہماری بھوئیں بھی سفید ہوگئی ہیں اعلانیہ نکاح تو ٹھیک نہیں رہے گا، دنیا انگلی اٹھائے گی۔

اور بیوی بیلن۔" "میں زیرلب بولا۔"

ہاں ہاں اس میں کیا شک ہے، تم ہمارے لئے کوئی ایسی عورت تلاش کرو جو قبول صورت ہو صحت مند ہو، ہمارے ہر حکم پر سمعنا واطعنا کہنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور ہم سے نان ونفقہ کی طالب نہ ہو کیوں کہ اس ڈھلتی ہوئی عمر میں ہم دو دو عورتوں کا خرچ نہیں اٹھا سکتے لیکن اس سے محبت میں انشاء اللہ ہم کوئی کوتی نہیں کریں گے، اتنا پیار کریں گے کہ وہ

https://www.facebook.com/groups/

ہمارے پیار سے تھک جائے گی۔

اس طرح کے پیغامات ایک نہیں سیکڑوں موصول ہوئے اور اندازہ ہوا کہ نکاح ثانی کی خواہش رکھنے والے حضرات اکابر کی تعداد توقع سے کہیں زیادہ ہے۔

ایک دو مطلقہ قسم کی عورتیں بھی ہمارے دفتر میں ایسی آئیں جو خفیہ نکاح کی امیدوار تھیں اور انہیں بھی کوئی ایسا مرد درکار تھا جو محبت بھی کر سکے اور اپنی دولت بھی لٹا سکے۔

بعض خواتین ایسی بھی تھیں جو باضابطہ طور پر حجن کے نام سے مشہور تھیں وہ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی اِدھر اُدھر تانک جھانک کرنے کی عادی تھیں کہ اگر کوئی موٹی کمائی والا مل جائے تو شوہر کو ریجیکٹ کر کے کوئی نیا ناطہ جوڑ لیں اور اپنا در بدل دیں، ایسی کئی خاتون خوب بن سنور کر ہمارے دفتر میں حاضر ہوئیں، ان کی آواز سے ان کی نیت کا اندازہ ہو رہا تھا لیکن کچھ کہنے سننے کی ہمت نہ کر سکیں۔ دراصل ہمارا دفتر دیکھنے میں اتنا گھٹیا تھا اور بدنصیبی سے اس میں کھٹمل بھی بے تحاشہ تھا، جو ہمارے کسٹمروں کو پریشان کرتے تھے، اس دفتر کو دیکھ کر کوئی بھی مرد یا عورت اگر وہ اتفاقاً صاحب عقل ہوں تو یہ اندازہ کرنے میں کوئی دیر نہیں لگا سکتے تھے کہ یہ لوگ کسی بھی بیل کو منڈھے نہیں چڑھا سکتے۔

محنت ہم نے بہت کی تھی، ہزاروں فوٹو بھی البم میں لگا لئے تھے، اس زمانہ میں رنگین فوٹو عام نہیں تھے زیادہ تر فوٹو بلیک اینڈ وہائٹ ہوتے تھے، اس لئے کسی بدصورت لڑکی کو خوبصورت ثابت کرنا آسان نہیں تھا لیکن ہمارے دوستوں نے بدصورت لڑکیوں کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر انہیں کوہ قاف کی پری ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی، تعریفیں اتنی بے تحاشہ ہوتی تھیں کہ سننے والا کالی لڑکی کو گوری سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جاتا تھا، چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک لڑکی جو کالی ہونے کے ساتھ ساتھ بھینگی بھی تھی اور اس کی ٹانگ میں لنگ بھی تھا، اس کے بال بھی چھوٹے اور بدنما تھے اور ناک نقش بھی قابل قبول نہیں تھا لیکن جب اس کا ایک جگہ سے رشتہ آیا تو ہمارے دوستوں نے لڑکے والوں سے کہا کہ یہ لڑکی جس کا نام عذرا ہے اپنے خاندان کی چہیتی لڑکی ہے اور اس نے میٹرک پاس کر کے پورے خاندان والوں کا سر اونچا کر دیا ہے، یہ کالی اور بھینگی ہونے کے باوجود اس قدر پرکشش ہے کہ اس کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں، کھانا ایسا عمدہ بناتی ہے کہ چار روٹی کھانے والا شخص آٹھ روٹیاں کھا کر بھی سیر نہیں ہو پاتا۔ شوہر سے محبت کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، یہ ان لڑکیوں میں سے ہے جو سسرال کے لے اپنی جان بھی قربان کر سکتی ہے۔ اس طرح کی جھوٹی سچی تعریفیں کر کے اس زمانہ میں ہم نے درجنوں لڑکیوں کی شادیاں کرادی تھیں، لیکن اُن بے چاریوں کو پھر طلاقیں عطا ہونے میں دیر نہیں لگی تھیں، بعض لڑکیوں کو شادی کے اگلے دن ہی طلاق ہو گئی تھی۔

ہمارے دوستوں کا کمال یہ تھا کہ ہم پر بنائے مصلحت انصاری کو پٹھان، تیلی کو شیخ اور قریشی کو سید ثابت کرنے سے بھی نہیں جھجکتے تھے، شادیوں کے بعد جب حقیقت کھلتی تھی تو میاں بیوی میں اور ان کے قرابت داروں میں بہت جھگڑے ہوتے تھے۔

اس زمانہ میں خفیہ نکاح کا کاروبار بہت زوروں پر رہا، کتنے ہی مادرزاد شریف لوگ رات کے ۱۲ بجے دفتر کی گھنٹی بجاتے تھے اور عورتوں کی طرح چادر اوڑھ کر دفتر میں حاضر ہوتے تھے اور ایک دن تو غضب ہو گیا، ایک صاحب اپنی بیوی کا برقعہ اوڑھ کر ہی آدھمکے اور اپنی اُکھڑی ہوئی سانسوں کو سمیٹتے ہوئے بولے۔

آپ کی خدمات کا چرچا گلی گلی ہو رہا ہے، ہم نے سوچا ہم بھی کچھ استفادہ کرلیں۔

آپ کون ہے؟'' میں نے ہی ان سے پوچھ لیا تھا۔''

میں خاندانی حافظ قرآن ہوں، میرے آباؤ اجداد سب کے سب حافظ تھے، میری عمر اس وقت ۷۰ سال ہے لیکن مجھے بیوی کی آغوش سے وہ سکون نہ مل سکا جس کا میں شرعی طور پر حق دار تھا۔

ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟'' میں نے پوچھا۔''

میں بھی ایک عدد بیوی کا طلب گار ہوں۔

کیا آپ کی بیوی بیمار ہیں؟

اجی بیمار ہوں اس کے دشمن ـــــ ''انہوں نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔''

تو کیا وہ عادت و اخلاق کی اچھی نہیں ہیں؟

برخوردار وہ تو لاکھوں میں ایک ہے، اس میں اتنی خوبیاں ہیں کہ اگر گننے میں آؤ تو ہفتوں لگ جائیں اور اس کی خوبیاں تمام نہ ہوں۔

آپ اس عمر میں دوسری شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں؟

بس دوسری بیوی کا ایک شوق ہے۔ اگر آپ کی معرفت پورا ہوجائے تو سبحان اللہ۔

نان ونفقہ؟

بالکل نہیں، بلکہ اگر کوئی ماسٹرنی واسٹرنی ہو تو اچھا ہے، ۱۰، ۲۰ ہزار روپے سے اگر وہی ہماری ماہ بہ ماہ مدد کرے گی تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

مہر؟

بے جا رسم ورواج کے ہم قائل نہیں ہیں لیکن ۲۵ روپے سے کم اگر بندھیں گے تو وہ اعلیٰ ظرفی کے خلاف ہوگا اور ان مہروں کا کیا ڈر؟ اگر ممکن ہوا تو ہم معاف بھی کرا سکتے ہیں۔

کیا نکاح اعلانیہ ہوگا؟

ارے توبہ۔ تم تو اس بڑھاپے میں ہماری آبرو کا جنازہ ہی نکلوادو گے، کچھ دیر وہ چپ رہے اور اس طرح ادھر اُدھر دیکھتے رہے جیسے درودیوار میں کان تلاش کر رہے ہوں، پھر آہستہ سے بولے۔

ایک دم خفیہ، جو خاندانی شریفوں کی ایک روایت رہی ہے۔

الحمدللہ۔ ''میں نے کہا تھا'' ہمارے اسٹاک میں ایسی بہت ساری بیوائیں اور مطلقائیں موجود ہیں جو خود خفیہ نکاح کی خواہش مند ہیں، کل آجایئے، ہم ان کے فوٹو آپ کو دکھادیں گے، پسند کرلیجئے۔

تمہارے منہ میں گھی شکر، ان کی باچھیں کھل گئیں۔

وہ جانے لگے تو میں نے کہا، پچاس روپے نقد لے کر آیئے، تاکہ ہم آپ کی انٹری کرسکیں۔ شاید یہ سن کر آپ کو بھی شرم آجائے گی، یہ صاحب جن کا نام خواجہ بقاء اللہ اجمیری ثم کلیری تھا اگلے دن صرف پچیس روپے لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ پچیس نقد اور پچیس روپے اُدھار رہیں گے۔ غور کیجئے کیسے کیسے ارباب ذوق سے ہمیں سابقہ پڑا تھا، صرف ۲۵ روپے میں عمر بھر کے لئے ایک عورت چاہ رہے ہیں، ایسے بے شمار لوگوں نے ہمارا ناک میں دم کردیا تھا۔

اس ادارے کو کھولنے کے بعد ہمیں شریفوں کی شرافت اور ارباب تقویٰ کی پرہیزگاری کا بہت اچھی طرح اندازہ ہوگیا تھا اور یہ بھی کافی حد تک پتہ چل گیا تھا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے ہیں اور کھانے کے اور۔

اور تو اور صوفی اذا جاء کے والد جو دیکھنے میں اللہ میاں کی گائے لگتے تھے اور برتنے میں اولیاء اللہ کی چھڑی، وہ ایک بغیر پریس کی ہوئی اچکن پہن کر ہمارے دفتر میں آکر اس طرح بیٹھ گئے کہ جیسے بیوی لئے بغیر یہاں سے اٹھیں گے نہیں۔ کافی دیر کی خاموشی کے بعد گویا ہوئے۔

اس دفتر کا انچارج کون ہے؟

مجھے ہی سمجھ لیجئے۔ ''میں بولا۔''

اس دفتر میں رازوں کو فاش تو نہیں کیا جاتا۔

آپ مطمئن رہیں اس جیالی قوم اور قوم کے بزرگوں کے لاکھوں راز اس دفتر کے سینے میں محفوظ ہیں یہ سن کر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا، پھر اپنا چشمہ اُتار کر اس کو صاف کرتے ہوئے بولے، بڑی اچھی خدمت کررہے ہیں آپ، اس خدمت سے سماج میں سدھار آئے گا اور لوگ زناکاری سے محفوظ ہوجائیں گے۔

حضرت! آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

بندہ آپ کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کے لئے آیا ہے، اور اس یقین کے ساتھ آیا ہے کہ آپ میری مرضی اور آرزو کے مطابق ایک شریک حیات میرے دامن میں ڈال کر مشکور فرمائیں گے۔

اس خدمت خلق سے ہم جلدی ہی اُکتا گئے تھے کیوں کہ ''خفیہ نکاح کرنے والے شریف اور نیم شریف لوگوں نے ہمارا ناک میں دم کردیا تھا اور لڑکے اور لڑکیوں کی جھوٹی تعریفیں کرتے کرتے ہماری عاقبت پوری طرح سے برباد ہوگئی تھی، اس خدمت کے دوران سیکڑوں گھرانوں کی ہمیں خوب جم کر تعریفیں کرنی پڑیں اور ان میں بیشمار خوبیاں ثابت کرنی پڑیں، حالانکہ ان میں کوئی ایک خوبی بھی موجود نہیں تھی، آپ یقین کریں کہ کوئی پلاٹ اور مکان فروخت کرنے کے لئے جتنے جھوٹ بولے جاتے ہیں اس سے زیادہ جھوٹ ہمیں کوئی رشتہ طے کرانے کے لئے بولنے پڑتے تھے، وہ بھی محض اپنی فیس حلال کرنے کی خاطر بالآخر ایک دن یہ دفتر بند کرنا پڑا، دفتر بند کرنے کے بعد بھی کئی مہینوں تک بوڑھے لوگ خفیہ نکاح کی خواہش ہمارے گھروں پر دستک دیتے رہے اور یہ ثابت کرتے رہے خواہ دونوں ٹانگیں قبر میں لٹک جائیں لیکن یہ مرد قوم عورتوں کی خواہش سے باز نہیں آتی۔

(یارزندہ صحبت باقی)

FREE AMLYAT BOOKS

چالیس کا عدد

مولانا ناظم علی خیر آبادی

احادیث پیغمبر اکرمؐ اور روایات ائمہ معصومیں چالیس کے عدد کی بڑی اہمیت وارد ہوئی ہے، حروف الجبری میں میم کو محور اور اعداد اور قلب حروف قرار دیا گیا ہے جس کے عدد چالیس ہیں، درحقیقت یہ عدد مظہر کمال، جلوۂ واستحکام، تجلی ایمان، حکایت گر متانت ہونے کے ساتھ ساتھ ہوشیاری کا اولین مرحلہ ہے اور عدم عجلت پسندی کے راز کو بھی بتاتا ہے مثلاً قربانی بیان کے اعتبار سے جناب موسیٰ کو خدا نے میقات (کوہ طور) پر تیس روز کے لئے بلایا تھا لیکن حکم خدا سے دس روز اضافہ ہوا، یا مثلاً پیغمبر اسلامؐ نے چالیس سال کی عمر میں اعلان رسالت فرمایا۔

علوم اسلام میں علم جعفر کی بنیاد اعداد وحروف پر استوار ہے جو اعداد وحروف میں پوشیدہ رازوں کی محنت ندہی کرتا ہے، تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ہے کہ بہت سی مدتوں میں چالیس کا عدد بے حد اہمیت کا حامل تھا قدیم مصری علم نجوم کے ادوار میں چالیس سال پر حساب کئے جاتے تھے۔ عبرانی اور مصری لوگ چالیس سال پر حساب کئے جاتے تھے۔ عبرانی اور مصری لوگ چالیس کو انسانی عمر کے دوران کی تقسیم کی بنیاد قرار دیتے تھے۔ عرب اور یہودی قوم اس عدد کو مقدس خیال کرتی تھیں۔ بابل کے رہنے والوں کا ماننا تھا کہ اگر ثریا ستارہ چالیس دن غائب ہو جائے تو یہ مہلک دور کی علامت ہوتا ہے۔

اسرائیل قدیم میں موت کے سلسلے میں سوگ چالیس دن کا ہوتا تھا، طوفان نوح چالیس روز رہا، چالیس روز تک جناب عیسیٰ قبر میں لیٹے رہے، انجیل کے عہد قدیم میں چالیس سے مراد ایک نسل ہے، فیثا غورس کے نظام میں چالیس مربع ایک کامل عدد مانا گیا ہے۔

اسلامی تاریخ میں بھی چالیس کا عدد کلیدی علامت کا حامل ہے اب سے پہلا مسئلہ بعثت رسول اکرمؐ سے جو چالیس سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ عمر انسانی عقل کے کمال کی ہوتی ہے۔

دوسرا اہم ترین مسئلہ اربعین حسینی ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد چہلم کے روز اہل بیتؑ اطہار دمشق سے کربلا پہونچے اور چالیس روز کے بعد قبر امامؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے، غالباً اس کی یادگار کے طور پر شیعان حضرت علیؑ کسی شخص کی رحلت کے چالیسویں روز مجالس عزا برپا کرتے ہیں اور ائمہ معصومین کہ تذکرہ کے ساتھ مرجانے والے کو یاد کرتے ہیں۔ علماء عرفان اور تصوف کی نظر میں بھی چالیس کا عدد نہایت عظمت رکھتا ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

زاحد تا احد یک میم فرق است جہانے اندر ایک میم غرق است

عرفا معتقد ہیں کہ اگر چہ موجودات عالم جزوی اعتبار سے غیر محصور ہیں لیکن کلی طور پر ان کے چالیس مرتبے ہیں اور اس چالیس مرتبہ کلی کا مجموعہ حقیقت محمدیؐ کو ظاہر کرنے والا ہے اور پیغمبر حقیقتاً تمام پر ظاہر اور تجلی ہیں احمد کی میم اس اعتبار سے شاعر نے فرمایا ہے کہ تمام کہ تمام مراتب کو یہ حقیقت محمدؐ کے اجزا ہیں اور سب کے سب آں حضرتؐ کے معنی ومفہوم کو بتاتے ہیں۔ (کہ پیغمبرؐ نہ ہوتے تو ہمارے وجود کا پتہ بھی نہ چل پاتا) درویش اور اہل معرفت اپنے کمال فن کی تحصیل کے لئے چالیس روز گوشہ نشین ہوتے ہیں جسے چلہ کشی کہا جاتا ہے۔ کسی شخص نے محدث نوری سے معلوم کیا کہ درویش لوگ کیوں چالیس دن گوشہ نشین رہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عرفان ومتشرعین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مخصوص عمل پر مواظبت چالیس روز میں ہوتی ہے۔

علامہ سحروردی میں چلہ نشینی کی حکمت کے بارے میں جو خوبصورت تشریح کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب خداوندی عالم نے جناب آدم کو خلافت کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی ترشیح تخمیر چالیس روز تک کی ان چالیس دنوں میں ہر روز ایک صفت پیدا ہوتی رہی جو اس

FREE AMLIYAT BOOKS

دنیا سے تعلق کا سبب بنتی رہی اور ہر تعلق ایک حجاب ہو گیا جو جمال حق کے مشاہدہ سے محروم کرتا ہے کہ یہ حجاب عالم غیب سے دوری کا سبب بنا یہاں تک کی چالیسویں روز یہ حجاب تہ درتہ ہو گئے اور جناب آدمؑ کے تخلیق ہوئی۔ سالک راہ عرفان ان چالیس دنوں میں خدا کی بارگاہ میں اخلاص عمل کی بنا پر ایک ایک حجاب کو اٹھاتا رہتا چالیس دن میں تمام حجاب ختم ہو جاتے ہیں لہٰذا چالیس روز کے تعین میں (تخلیق آدم کی ترتیب) کے برعکس ہے۔ (مصباح الھدایہ ۱۶۲) ذیل میں احادیث پیغمبر اسلام اور بیانات ائمہ معصومینؑ کی روشنی میں عدد چالیس کی اہمیت وعظمت کو نقل کیا جارہا ہے۔

۱۔ چالیس احادیث کا یاد کرنا

امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے شیعوں میں سے چالیس حدیثوں کو یاد کرلے (اور اس پر عمل کرے) تو خداوند عالم اس کو روز قیامت عالم فقیہ معبوث کریگا اور اس پر عذاب نہیں کریگا۔ (بحارالانوار ج ۲۔۱۵۳، امالی صدوق ۳۰۶)

(۲) دوسری حدیث میں وارد ہے کہ رسول اکرم نے حضرت علی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا

میری امت میں سے جو شخص رضاء خدا کے لئے اور آخرت کے واسطے چالیس حدیثوں کو یاد کریگا خداوند عالم اس کو قیامت میں انبیاء صدیقین، شہداء، اور صالحین کے ساتھ محشور کریگا اور یہ لوگ بہترین رفیق ودوست ہیں۔ (بحارالانوار ۲۔۱۰۴ خصال صدوق ج ۲۔۳۲۰)

(۲) چالیس رروز علماء کی مجلس میں حاضر نہ ہونا

رسول اسلام نے ارشاد فرمایا ہے اے علی اگر چالیس روز مومن کے لئے اس حال میں گذر جائیں کہ علماء کی مجلس میں حاضر نہ ہو تو وہ قسی القلب ہو جاتا ہے اور گناہان کبیرہ کرنے کے لئے جری ہو جاتا ہے۔

۳۔ چالیس برس عبادت کا ثواب

نبی کریم نے ارشاد فرمایا جو شخص طلب علم کے لئے نکلے تاکہ باطل کو حق کی طرف اور گمراہی کو ہدایت کی جانب لوٹائے تو اس کا یہ عمل چالیس سال عبادت کرنے والے عابد کے مثل ہوگا۔

بحارالانوار ج ۱۔۱۸۲ الجنۃ ایضاً ج ۱۔۱۹

۴۔ چالیس روز اہل قبر سے عذاب کا ختم ہونا

ارشاد رسول اعظم ہے جب کوئی عالم یا متعلم مسلمانوں کے کسی شہر وقصبہ سے گزرتا ہے درانحالیکہ اس میں مسلمانوں کے کھانے اور پانی کو استعمال نہیں کرتا ایک جانب سے داخل ہو کر دوسری جانب سے نکل جاتا ہے تو خدا ان کی قبروں سے چالیس دن کے لئے عذاب کو اٹھالیتا ہے۔ (جامع الاخبا ۲۰۹)

۵۔ لقمہ حرام کا اثر

ارشاد نبوی ہے۔ جو شخص لقمہ حرام کو کھائے تو اس کی نماز چالیس رات قبول نہیں ہوتی اسکی دعا چالیس صبح بارگاہ اجابت تک نہیں پہونچتی۔ حرام لقمہ سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ جہنم کا سزاوار ہے اور ایک لقمہ سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔

(سفینۃ البحار ج: ۱۔۵۰۳ تبصرۃ المومنین ۱۳۹)

۶۔ غیبت کرنے والے کی حالت

ارشاد رسول اکرم ہے جو شخص کسی مومن یا مومنہ کی غیبت کرتا ہے تو خدا چالیس روز تک اور اس کو قبول نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ اس کو وہ شخص معاف کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

(بحارالانوار ج ۷۵۔۳۵۸)

۷۔ اصحاب امام قائم کی قوت

امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہے کہ جب ہمارے قائمؑ کا ظہور ہو گا تو خداوند عالم شیعوں سے عیب اور سستی کو ختم کردے گا ان کے دل کو آہنی کی طرح محکم ہونگے ان کے ہر ساتھی کو چالیس انسان کی قوت عطا ہوگی وہ روئے زمین پر حاکم ہوں گے۔

(خصال صدوق ج ۲۔۵۴۱ منتھی الامال ۲۵۵)

امام صادقؑ نے فرمایا عصر کی عمر ظہور کے وقت چالیس سال سے

تجاوز نہ کرے گی یعنی وہ چالیس برس کی عمر کے ہونگے بڑھاپے کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا اور نہ ظاہری حالت میں کوئی تبدیلی ہوگی۔
(سفینۃ البحار ج ۱۔۵۰۴ منتھی الآمال ج ۲۔۳۵۴)

۹۔طوفان نوح سے چالیس سال قبل نسل قوم نوح کا منقطع ہونا

راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا سے پوچھا کہ طوفان نوح کے زمانہ میں دنیا کے تمام لوگوں کو کس وجہ غرق کیا جب کہ اس میں بہت سے بچے ایسے تھے جن کا کوئی گناہ نہیں تھا۔ جواب میں امامؑ نے فرمایا کہ اس وقت بچے نہیں تھے کیوں کہ خداوند عالم نے قوم نوح کی نسل اور عورتوں کے رحم کو چالیس سال سے عقیم بنا دیا تھا تو ان کی نسل کا سلسلہ باقی نہیں تھا لہٰذا طوفان نوح میں بچوں کے علاوہ غرق ہوئے تھے خداوند عالم کسی ایسے شخص کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا ہے جو گناہ گار نہ ہو، قوم نوح کے باقی لوگ نبی وقت کی تکذیب کی بنا پر غرق ہو گئے اور جو لوگ باقی تھے وہ تکذیب کرنے والوں کی تکذیب پر راضی تھے اس لئے ڈوب گئے، کیونکہ راضی رہنے والا عمل کرنے والے کے مثل ہوتا ہے جناب نوح کے زمانہ میں طوفان اور آسمان سے بارش چالیس روز ہوتی رہی۔ (وسائل الشیعہ)

۱۰چالیس روز گریہ

جناب آدم فراق جنت میں چالیس دن روتے رہے، نیز جناب ہابیل کے قتل پر بھی حضرت آدم چالیس رات گریہ کرتے رہے۔
جناب یعقوبؑ جناب یوسف کے فراق میں روتے رہے۔
امام صادقؑ نے فرمائی کہ آسمان چالیس دن خون کے آنسو اور زمین سیاہی کے ساتھ امام حسین کی شہادت پر روتی رہی، آفتاب گہن کے ذریعہ رویا اور ملائکہ نے چالیس روز امام کے لئے گریہ کیا۔
(تبصرۃ المومنین ۱۲۱)

۱۱۔نمرود کی چالیس سالہ بیماری

(نمرود کی حق دشمنی تکبر عزور اور خدائی کے اعلان کے ساتھ گمراہی پھیلانے کی بنا پر) خداوند عالم نے ایک کمزور مچھر کو حکم دیا کہ وہ ناک سے اندر داخل ہو کر دماغ کی طرف جائے مچھر نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ اس کی وجہ سے اتنا پریشان ہوتا تھا کہ کچھ لوگوں کو مامور کیا کہ وہ اس کے سر پر گرز گداں (یا جوتے) سے مارا کریں ہوسکتا ہے کہ سکون سے وہ چالیس برس اس حالت میں رہا ایمان نہیں لایا اور داصل جہنم ہوا۔ (حدیقۃ الشیعہ ۶۹۰ جنۃ البیضاء ۲۱۸)

۱۲۔چالیس سال میں عقل کا مکمل ہونا

مشہور ہے کہ اکثر انسان چالیس برس کی عمر میں کمال عقل کے مرحلہ پر پہونچ جاتے ہیں اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ زیادہ تر انبیاء چالیس برس کی عمر میں مبعوث بہ نبوت ہوئے۔ (تفسیر نمونہ ۲۱۔۳۲۸)

۱۳۔چالیسویں روز روح کا جسم سے قطع تعلق کرنا

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موت کے تین روز بعد روح خدا کی بارگاہ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو دیکھے اجازت پا کر قبر کی جانب جا کر بدن کو اس حالت میں دیکھتی ہے کہ آب دماغ دونوں خاک کے نتھنوں سا خارج ہوتا ہے منہ اور کانوں سے جاری ہے تو وہ گریہ کرتی ہے اور بعض راز کی بات کہہ کر چلی جاتی ہے۔
پھر پانچویں روز اجازت طلب کر کے آتی ہے پھر راز کے امور کہتی ہے اور افسوس کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔
ساتویں روز آ کر پھر احوال پرسی کر کے چلی جاتی ہے پھر نہیں آتی ہے لیکن چالیس روز تک روح جسم سے رابطہ رکھتی ہے چالیس دن کے بعد روح کا تعلق بدن سے روز قیامت تک کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔
(عشرات ۲۷۳)

۱۴۔مومن کے لئے زمین کا چالیس روز گریہ کرنا

رسول اکرم ﷺ نے جناب ابوذر سے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے جاتا ہے تو زمین چالیس دن تک گریہ کرتی رہتی ہے۔ (عین الحیوۃ ۴۳۱)

اس کے علاوہ بھی عدد چالیس سے متعلق واقعات کتابوں میں موجود ہیں اختصار کے پیش نظر چودہ امور کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

قسط نمبر: ۱۵۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اپنے شوہر بھیم سین کی یہ بات سن کر کہ اس نے کیچک کا کام تمام کر دیا ہے، خوشی اور مسرت سے اس کے جسم کا ہر خط شبنمی گلاب بن کر دہکنے لگا تھا، وہ آگے بڑھ کر بھیم سین سے کچھ کہنا چاہتی تھی پر بھیم سین فوراً حرکت میں آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ناچ گھر سے چلا گیا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے دروپدی بھی ناچ گھر سے باہر آئی اور ایک جگہ رک کر کھڑی ہو گئی اور انتظار کرنے لگی، تھوڑی دیر تک وہ وہیں کھڑی رہی اور جب اس نے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اپنے کمرے میں پہنچ گیا ہوگا تو وہ ناچ گھر سے ملحقہ کمروں کی طرف بڑھی جہاں ناچ گھر کے نگراں اور منتظمین رہتے تھے وہ ان کمروں کی طرف بڑھی اور ایک دروازے پر زوردار انداز میں دستک دینے لگی، تھوڑی ہی دیر بعد دروازہ کھلا اور ناچ گھر کے دو منتظمین باہر نکلے، رات کی تاریکی میں وہ دروپدی کو اپنے سامنے دیکھ کر حیرت اور تعجب سے پوچھنے لگی۔

"اے عورت تو کون ہے، رات کی تاریکی میں تم کس غرض سے یہاں آئی ہو؟"

اس پر دروپدی تھوڑا سا آگے بڑھ کر بولی۔ "میرا نام سرندھری ہے، میں راج محل کے زنان خانے میں رہتی ہوں تم مجھے ضرور جانتے ہوں گے، شاید تمہیں خبر نہ ہوگی کہ رانی سداشنہ کا بھائی کیچک مجھے کئی دنوں سے اس امر پر مجبور کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں اس کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو جاؤں جب کہ میں بار بار اس پر ظاہر کر چکی تھی کہ میں شادی شدہ عورت ہوں اور اگر اس نے مجھ پر بری نگاہ ڈالی تو میرے شوہروں میں سے کوئی نہ کوئی آ کر ضرور اس کا خاتمہ کر دے گا، میری ان باتوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ برابر مصر رہا کہ میں اس کی محبت کا جواب دوں اور اس کے ساتھ شادی پر آمادہ ہو جاؤں لیکن جب میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو آج رات وہ مجھے زبردستی اٹھا کر لے آیا، پر وہ ابھی اپنے ارادے کی تکمیل کرنا ہی چاہتا تھا کہ میرے شوہروں میں سے ایک یہاں پہنچ گیا اور اس نے کیچک کو مار مار کر موت کے گھاٹ اُتار دیا بس میں تم لوگوں کو یہی بتانا چاہتی تھی کہ کیچک نے میرے ساتھ برائی کرنا چاہی لہٰذا میرے شوہر نے اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا لہٰذا تم اس کی لاش کو سنبھالو جو ناچ گھر میں پڑی ہے۔"

نگراں، دروپدی کے اس انکشاف پر دنگ رہ گئے تھے مگر دروپدی سے مزید کچھ پوچھنے کی بجائے انہوں نے اپنے دیگر ساتھیوں کو نیند سے اٹھایا اور اکٹھے ہو کر ناچ گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا وہاں واقعی کیچک کی لاش پڑی ہوئی تھی لہٰذا وہ وہاں سے بھاگے اور راجہ اور رانی کے علاوہ وہ ریاست کے سرکردہ لوگوں کو اس کی موت کی اطلاع کرنے لگے تھے جب کہ دریدی خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

راج محل اور ریت میں صبح ہونے تک کیچک کے لئے ماتم کیا جاتا رہا، دوسرے دن جب کیچک کی لاش کو جلانے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو کیچک کے پانچ بھائی راجہ کے پاس آئے اس وقت بھیم سین بھی راجہ کے پاس کھڑا تھا اور اسے کھانے کے لئے مختلف اشیاء پیش کر رہا تھا، کیچک کے پانچ بھائیوں میں سے ایک نے جس کا نام اپا کیچک تھا، راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے راجہ! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے بھائی کی قاتل آپ کے محل میں رہنے والی سرندھری نام کی وہ عورت ہے، ہمارا بھائی اس سرندھری کو پسند کرتا تھا اور اسے چاہئے تھا کہ ہمارے بھائی کے ساتھ شادی کر لیتی اسی میں اس کی بہتری، بھلائی اور خوشی تھی، پر جب ہمارا بھائی اسے اٹھا کر ناچ گھر میں لے گیا تو وہاں اس کا ایک شوہر اس کی مدد کے لئے آگیا اور اس نے کیچک کو قتل کر دیا۔ اے راجہ! میں حیران اور

پریشان ہوں کہ اس کا صرف ایک شوہر کیچک کو کیسے قتل کرسکتا تھا، میرا دل کہتا ہے کہ ہمارے بھائی کے قتل کے سلسلہ میں ان گنت اور بہت بڑے ہاتھ ہیں لہٰذا ہم سب بھائیوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ سرندھری چونکہ ہمارے بھائی کے قتل کی ذمہ دار ہے، اس لئے ہم اسے بھی اپنے بھائی کے ساتھ جلادیں گے۔ اسی سلسلہ میں ہم آپ سے اجازت طلب کرنے آئے ہیں کہ ہمیں سرندھری کو مرگھٹ کی طرف لے جانے کی اجازت دی جائے، یہاں ہم چتا میں اپنے بھائی کے ساتھ اس سرندھری کو بھی جلادیں گے۔''

اپا کیچک کی یہ تجویز سن کر راجہ کچھ دیر خاموش رہ کر سوچتا رہا، پھر وہ فیصلہ کن انداز میں بولا۔ ''میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں، سرندھری کو واقعی کیچک کے ساتھ جلادینا چاہئے لہٰذا اس سرندھری کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو لیکن میری بات دھیان سے سننا، سرندھری اس وقت اپنے کمرے میں ہیں، تم پانچوں بھائی جاؤ اور اسے اٹھا کر اپنے بھائی کی چتا کی طرف لے جاؤ پر ایک بات اپنے پلے باندھ کر رکھنا کہ سرندھری کو عام راستے سے چتا کی طرف نہ لے جانا اس طرح لوگوں میں جب یہ خبر پھیلے گی کہ سرندھری کو بھی کیچک کے ساتھ جلایا جانے لگا ہے تو لوگ ہمارے خلاف باتیں کریں گے، اس لئے کہ لوگوں میں یہ خبر پہلے ہی عام ہو چکی ہے کہ کیچک سرندھری کو بے آبرو کرنا چاہتا تھا، اس کے اس فعل پر لوگ اس سے نالاں ہیں، ہوسکتا ہے کہ اس وجہ سے شہر میں امن درہم برہم ہوجائے۔'

''اے راجہ!'' اپا کیچک نے بڑی خوشی اور سکون میں راجہ کو مخاطب کرکے کہا۔ ''ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمیں سرندھری کو کیچک کے ساتھ جلانے کی اجازت دے دی ہے۔ آپ بالکل بے فکر رہیں، ہم سرندھری کو یہاں سے اٹھا کر ایسے راستے سے چتا کی طرف لے کر جائیں گے کہ کوئی سرندھری کو دیکھ نہ سکے گا اور کسی کو خبر نہ ہونے پائے گی۔''

چنانچہ وہ سب بھائی وہاں سے حرکت میں آئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے دروپدی کے کمرے کی طرف جارہے تھے۔ پانچوں بھائی طوفانی انداز میں سرندھری کے کمرے میں داخل ہوئے اور اسے اٹھالیا۔ درپدی نے اپنے طور پر مزاحمت کی اور اپنے آپ کو بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن ان پانچوں کے سامنے اس کی حجت جواب دے گئی، چنانچہ وہ پانچوں اسے اٹھا کر چتا کی طرف لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔

بھیم سین نے بھی یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا چنانچہ وہ درپدی کو اٹھانے والے پانچوں بھائیوں سے پہلے ہی سنسان راستے میں آکر بیٹھ گیا، جب وہ پانچوں درپدی کو ایک چارپائی پر رسیوں سے باندھ کر چتا کی طرف لے جارہے تھے تو ایک مناسب جگہ بھیم سین گھات سے نکلا اور اچانک اس نے پانچوں پر حملہ آور ہوکر انہیں موت کے گھاٹ اُتاردیا پھر اس نے جلدی جلدی دروپدی کو رسیوں سے آزاد کیا اور بولا۔

''دیکھو دروپدی میں اپنا چہرہ اور جسم کے زیادہ حصہ ڈھانپ کر ان بھائیوں پر حملہ آور ہوا ہوں اور کوئی مجھے پہچان نہیں سکا کہ حملہ آور کون ہے، تم فی الفور بھاگ کر راج محل کی طرف چلی جاؤ، میں بھی اپنے کمرے کی طرف جاتا ہوں، اس لئے کہ ہمارا یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے اگر کسی نے مجھے پہچان لیا تو لوگ یہ جان جائیں گے کہ کیچک اور اس کے پانچوں بھائیوں کا میں ہی قاتل ہوں۔'' اتنا کہنے کے بعد بھیم سین بھاگتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا جب کہ دروپدی بھی پرسکون حالت میں وہاں سے چل گئی تھی۔''

جب یہ خبر راج محل اور لوگوں میں پھیلی کہ کیچک کے بھائیوں کو بھی گمنام حملہ آوروں نے قتل کردیا ہے جو سرندھری کو کیچک کی چتا کی طرف لے جارہے تھے تو نہ صرف یہ کہ راج محل میں بلکہ شہر میں بھی خوف پھیل گیا، سرندھری کا سامنا کرتے ہوئے لوگ ڈرنے لگے اور اسے کوئی مافوق الفطرت عورت خیال کرنے لگے تھے، ان حالات میں راجہ اپنی رانی سداشنہ کے کمرے میں آیا اور اسے مخاطب کرکے بولا۔

''سداشنہ! یہ سرندھری نام کی عورت بے حد خوبصورت ہے اور جو بھی اسے نظر بھر کر دیکھتا ہے اس کی محبت کا شکار ہوتا ہے اور اس کا گرویدہ ہوجاتا ہے تو پھر اس کے شوہر کہیں سے نمودار ہوتے ہیں اور اس سے محبت کرنے والے کو موت کے گھاٹ اتاردیتے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس سرندھری کے شوہر اس کی حفاظت کرنے کے لئے اسی شہر میں بھیس بدل کر رہتے ہیں جب بھی اسے کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے وہ اس خطرے کو ٹال دیتے ہیں مجھے خدشہ ہے کہ یہ عورت ہمارے لئے کوئی مستقل خطرہ ثابت نہ ہو تو تم ابھی اور اسی وقت اسے بلاؤ اور اسے کہو کہ

اسے کافی پناہ دے دی گئی ہے لہٰذا اب اسے مزید یہاں نہیں رکھا جاسکتا، وہ محل کو چھوڑ دے اور جہاں بھی چاہے چلی جائے اگر تم اس عورت کو مزید یہاں رکھو گی تو میں سمجھتا ہوں یہ عورت ہمارے لئے مسائل ہی مسائل کھڑے کرے گی۔ اب میں جاتا ہوں میری غیر موجودگی میں اسے یہاں بلاؤ اور اسے کہو کہ اب وہ یہاں مزید نہیں رہ سکتی لہٰذا کسی اور پناہ گاہ کی تلاش میں نکل جائے۔"

راجہ کے جانے کے بعد سداشنہ نے دروپدی کو اپنے کمرے میں بلایا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے، سرندھری اب تم مزید یہاں نہیں رہ سکتی ہو لہٰذا میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ کسی مناسب پناہ گاہ کی تلاش میں یہاں سے چلی جاؤ۔ سرندھری! تم ایک خوبصورت اور پرکشش عورت ہو اور ہمیں تمہاری طرف سے خدشہ اور خطرہ لاحق ہے اس لئے کہ جو بھی تمہاری طرف مائل ہوتا ہے تم اس کے لئے موت کا پیغام بنتی جارہی ہو، تمہاری خاطر میں اپنے سگے بھائی سے ہاتھ دھو بیٹھی اور تمہاری وجہ سے میرے پانچ سوتیلے بھائی بھی موت کی نذر ہو گئے، تم ایک سنگ دل عورت ہو اور تم نے میرے بھائی کی محبت اور چاہت کا مذاق اڑایا ہے۔ میں نے ایک اچھے جذبے اور نیک نیتی کے تحت تمہیں پناہ دے دی تھی لیکن تم نے مجھے یہ صلہ دیا ہے جو میرا سگا بھائی تھا اور ریاست کی فوج کا سپہ سالار تھا وہ بھی ضائع ہوا اور اس کے علاوہ تم نے میرے مزید پانچ بھائی بھی مجھ سے جدا کر دیئے لہٰذا میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ راج محل چھوڑ دو اور پناہ لینے کے لئے کہیں اور چلی جاؤ۔"

سداشنہ خاموش ہوئی تو دروپدی نے نہایت عاجزی سے اور کسی قدر روتی ہوئی آواز میں اس سے کہنا شروع کیا۔"سنو رانی! میں بے حد شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے آپ کی ریاست میں یہ حادثہ پیش آیا اور میری ہی وجہ سے آپ کو اپنے چھ بھائیوں سے ہاتھ دھونا پڑے، پر اے رانی! میں نے پہلے ہی آپ کو اور آپ کے بھائی کو بتا دیا تھا کہ جو کوئی بھی مجھے بری نظر سے دیکھنے کی کوشش کرے گا میرے شوہر اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اے رانی! آپ کے بھائی نے میری اس نصیحت پر کوئی عمل نہ کیا اور وہ دیوانہ وار میرے پیچھے پڑ گیا لہٰذا وہ موت کا شکار ہو گیا۔ سنو رانی! آپ جانتی ہیں کہ ایک بدشگونی کے تحت مجھے ایک سال کے لئے یہاں چھوڑا گیا تھا اور وہ سال پورا ہونے میں اب صرف تیرہ دن باقی ہیں، میں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ مجھے صرف تیرہ دن یہاں رہنے کی اجازت دے دیں اور اس کے بعد میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ یہ تیرہ دن پورے ہونے کے بعد میں خود بخود یہاں سے کوچ کر جاؤں گی۔ اے رانی! اس میں نہ صرف میری بلکہ تمہاری بھی بہتری ہے۔ اے رانی! میں یہ ۱۳ دن گزارنے کے بعد جب اپنے شوہروں کے پاس جاؤں گی تو وہ تم سے اور راجہ سے بے حد خوش ہوں گے اور آنے والے دور میں وہ کسی مصیبت کے وقت تمہارے اور راجہ کے کام آسکتے ہیں۔" دروپدی کی اس گفتگو پر رانی سداشنہ گردن جھکا کر کچھ سوچتی رہی پھر شاید اس نے کوئی آخری فیصلہ کیا اور دروپدی کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

"سنو سرندھری! تمہاری گفتگو سننے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اپنے یہ ۱۳ دن یہاں گزار سکتی ہو اور اس کے بعد تم اپنے شوہروں کے پاس چلی جانا لہٰذا اب تم یہاں سے جاؤ اور ساتھ ہی میں تم سے یہ کہوں گی کہ یہ جو مزید ۱۳ دن تم نے یہاں گزارنے ہیں اس دوران زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا کہ اپنے کمرے میں ہی رہنا ایسا نہ ہو کہ مزید کوئی حادثہ تمہاری وجہ سے یہاں پیش آئے۔"

سرندھری، سداشنہ کا یہ فیصلہ سن کر خوش ہو گئی تھی، اس نے سداشنہ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ان ۱۳ دنوں میں کوشش کرے گی کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے کمرے میں رہے، پھر وہ سداشنہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

لاشوں کی بستی کی طرح خاموش، چپ اور ویران رات قطرہ قطرہ ٹپکتی ہوئی اپنے انجام کو پہنچ گئی تھی پھر مشرق کی طرف سے رنگین، حسین اور سرشار صبح کی روشنیوں کا فشار شروع ہوا اور مہکتے شاداب کھیت کھل کھلا اٹھے تھے۔ رات کے جاگنے، چاند کے ڈوبنے اور صبح کے طلوع ہونے کے بعد ٹوٹے رشتے اور بھولے نام پھر استوار ہونے لگے تھے۔ یوناف اور بیوسا سرائے کے اپنے کمرے میں بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ یوناف ایک دم خاموش ہو گیا، کیوں کہ ابلیکا نے اسی لمحے ملائم لمس یوناف کی گردن پر دیا تھا۔ یوناف کو خاموش ہوتے دیکھ کر بیوسا بھی سمجھ گئی تھی کہ یوناف سے ابلیکا مخاطب ہو رہی ہے لہٰذا اس نے بھی سلسلہ کلام

FREE AMLYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بند کردیا تھا۔ یوناف کی گردن پر اپنا لمس دینے کے بعد ابلیکا نے یوناف کو مخاطب کیا۔

"سنو یوناف، جس کام پر تم نے مجھے لگایا تھا، میں اس کام کی صحیح طور پر تکمیل تو نہیں کرسکی، پر میں ایک نشاندہی ضرور کرسکتی ہوں۔ سنو یوناف! میرا خیال ہے کہ سرائے میں لوگوں کے حلئے بگاڑ کر انہیں قتل کردیا جاتا رہا ہے تو یہ کام خود عارب کررہا ہے یا پھر اپنی نیلی دھند کی قوتوں سے لے رہا ہے، تم جانتے ہو کہ عارب، نبیطہ کے ساتھ دریائے گنگا کے کنارے ماہی گیروں کی بستی میں رہتا تھا لیکن اب وہاں کی رہائش ترک کرکے وہ یہاں آگیا ہے۔ اس سرائے کے بالکل سامنے ملاحوں اور ماہی گیروں کی جو بستی ہے وہ وہیں رہنے لگے ہیں۔ میں نے خود ان دنوں کو اس ملاحوں کی بستی میں دیکھا ہے اور انہیں یہاں دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہوگیا ہے کہ سرائے میں جو لوگوں کو قتل کیا گیا ہے اس میں ضرور عارب اور نبیطہ کا ہاتھ ہے۔"

ابلیکا کے اس انکشاف پر یوناف تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "ابلیکا! تم نے صحیح کہا، اس کام میں ضرور عارب اور نبیطہ ملوث ہوسکتے ہیں اور سنو آج اس سرائے کے اصطبل میں تین گھوڑوں کو قتل کیا گیا ہے۔ اب تمہارے اس نئے انکشاف پر میں اور بیوسا بستی کی طرف جاتے ہیں اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عارب اور نبیطہ کہاں رہتے ہیں اور یہ کام ہم ان کی نگاہوں سے اوجھل رہ کر کریں گے۔"

اپنے کمرے سے نکل کر یوناف اور بیوسا جب سرائے کے صحن میں جمع ہونے والے لوگوں کے پاس آئے تو اتنے میں ایک نوجوان بھاگتا ہوا سرائے میں داخل ہوا اور وہاں جمع لوگوں بدحواسی میں بتانے لگا کہ گھوڑوں کے مرنے کے ساتھ ساتھ میں تمہیں ایک اور بری خبر سناتا ہوں، آج رات دریائے گنگا کے کنارے ملاحوں کی بستی میں بھی ایک کشتی کے اندر چار مچھیروں کو بری طرح قتل کردیا گیا ہے۔ وہ لوگ رات کے وقت مچھلیاں پکڑ رہے تھے کہ کوئی مافوق الفطرت قوت ان پر حملہ آور ہوئی اور چار مچھیروں کا کام تمام کرکے رکھ دیا، یہ خبر سن کر وہاں جمع ہونے والے لوگوں میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی تھی، دکھ اور افسوس میں یوناف اور بیوسا کی گردن بھی جھک گئی تھی، پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سرائے سے نکل گئے تھے۔

یوناف اور بیوسا کے نکلنے کے تھوڑی ہی دیر بعد عزازیل سرائے میں داخل ہوا اور لوگوں کو مخاطب کرکے بلند آواز میں کہنے لگا۔ "اے لوگو! میری بات غور سے سنو، میں تمہاری تکلیفوں اور تمہارے دکھوں کا ایک حل لے کر آیا ہوں۔"

عزازیل کی یہ گفتگو سن کر آپس میں گفتگو کرتے ہوئے لوگ چپ ہوگئے اور ہمہ تن متوجہ ہوکر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ اس پر عزازیل پھر ان کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ "سنو لوگو میرا نام عزازیل ہے اور میں ایک بے مثل ستارہ شناس ہوں، مجھے یہ جان کر دکھ ہوا ہے کہ گزشتہ دو روز سے سرائے میں لوگوں کو قتل کیا جاتا رہا ہے اور آج اس سرائے کے اصطبل میں کچھ لوگوں اور گھوڑوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتارا گیا ہے اور گنگا کے ساحل پر ماہی گیروں کو قتل کردیا گیا ہے۔ سنو لوگو! تم میرے ایک سوال کا جواب دو تو میں تمہارے ان دکھوں کا حل تلاش کرسکتا ہوں میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو ایسے کام کرکے سکھ اور سکون حاصل کرتا ہے۔"

اس پر کچھ لوگوں نے عزازیل کو مخاطب کرکے کہا۔ "پوچھو تم کیا چاہتے ہو؟"

اس پر عزازیل کہنے لگا۔ "پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس سرائے میں کوئی ایسا جوان مقیم ہے، جس کا نام یوناف ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسی لڑکی بھی ہو جس کا نام بیوسا ہو۔" سرائے کے ملازموں میں سے چند ملازم بیک وقت بولنے لگے، ان کی بات سن کر عزازیل فیصلہ کن انداز میں کہنے لگا۔ (باقی آئندہ)

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا

کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

چھوٹا دروازہ محلہ خویش گیان گنج کی مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 9319982090

FREE AMLYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

سورۂ ''الغاشیہ'' کے خادم جن ''ولطیش'' کو بلانے کا عمل

رات علیحدہ صاف اور پاکیزہ کمرہ میں پہلے سے تیار کردہ سفید جائے نماز بچھائیں اور احرام زیب تن کرکے پہلے دو رکعت نماز توبہ پھر دو رکعت نماز برائے ایصال ثواب تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو رکعت نماز حاجت برائے حاضری سورۂ ''الغاشیہ'' کے خادم جن ولـــطیـــش کی نیت سے ادا کریں، اب مکمل حصار باندھ کر سورہ ہٰذا کو پڑھیں، جب سورہ ہٰذا ختم ہو تو تین مرتبہ عمل تسخیر پڑھیں۔ اسی طرح آپ سات یا گیارہ دن میں سورۂ ''الغاشیہ'' کی تعداد ۳۷۴۴۹ کو پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ''ولطیش'' کی حاضری ہوگی، حاضری ہونے پر بڑی ہوشیاری کے ساتھ عہد وپیمان کریں، بعد چلہ آپ سورۂ مع عمل تسخیر کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل ہٰذا کی روحانیت ونورانیت آپ کے پاس رہے گا۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. عزمت علیکم یا ولطیش حاضر شو بحق سورة الغاشیہ بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق تورات وانجیل بحق زبور وقرآن مجید المدد یااللّٰہ یااللّٰہ .

☆☆☆☆☆

FREE AMLYAAT BOOKS

TILISMATI DUNYA (MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P)
R.N.I.66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکول عملیات 80/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 45/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 60/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورہ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورہ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعہ آیات قرآنی 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 75/-
سورہ مزمل کی عظمت وافا 45/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذان بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراض جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 75/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	رد اعتراضات نمبر 60/-	خوفناک واقعات نمبر 70/-	عملیات اکابرین نمبر 60/-	عملیات محبت نمبر 110/-

FREE AMLYAAT BOOK'S

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786